www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

SAHARA EXPRESS,DELHI

TITLE APPLY Vol:01 Issue:335 14.12.2024 SATURDAY Re.02 Page:08

جلد نمبر:01 شمارہ:۳۳۵ / سنیچر / ۱۴ / دسمبر ۲۰۲۴ / مطابق / ۱۱ / جمادی الآخر / ۱۴۴۶ھ / صفحات:08

ممبئی کے دادر کا ہنومان مندر کو گرانے کا نوٹس !، اب کہاں گیا بی جے پی کا ہندوتوا؟

ممبئی، 13 دسمبر (یواین آئی) ممبئی کے دادر میں واقع 80 سال قدیم ہنومان مندر کو گرانے کے لیے نوٹس دیے جانے کے حکومت کے فیصلے پر سابق وزیر اعلیٰ ادھوٹھاکرے نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ مندر ہمالیہ کی تعمیر کردہ ہے اور اس کو گرانا ایک سنگین قدم ہے۔ بی جے پی حکومت نے اس مندر کو نوٹس بھیجا ہے۔ میرے پاس وہ نوٹس ہے۔ حکومت کہتی ہے کہ آپ نے ریلوے کی جگہ پر تجاوزات کر رکھی ہیں۔ یہ مندر 80 سال پرانا ہے، اب اسے گرانے جا رہے ہیں۔ٹھاکرے نے بی جے پی حکومت سے سوال کیا کہ" یہ کیسا ہندوازم ہے؟" جب ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ہم نے ہندوتوا چھوڑ دیا ہے، تو آپ نے کیا چھوڑا ہے؟ ادھوٹھاکرے نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے دور میں ہنومان مندر کو منہدم کرنے کا نوٹس آیا ہے۔ کسی کی نظر مندر پر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ان دنوں سب کچھ کس کو ملتا ہے۔ اب کہاں گیا ہندوتوا، بنگلہ دیش میں ایک مندر کو جلایا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی مندر محفوظ نہیں اور ممبئی میں بھی نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں ایک ہیں تو سیف ہیں، لیکن مندر بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ادھوٹھاکرے نے کہا کہ اس وقت مہاراشٹر بے روزگاری میں پہلے نمبر پر ہے، اور سوال اٹھایا کہ کیا اس میں ہندو بھی شامل ہیں؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 80 سال سے ممبئی میں قائم ہنومان مندر کی دیکھ بھال میں محنت کی گئی تھی، لیکن محکمہ ریلوے کی طرف سے مندر گرانے کا حکم آیا ہے۔ ادھوٹھاکرے نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی ای وی ایم کے ذریعے الیکشن جیت کر ہندوتوا کا دعویٰ کرتی ہے، کیا آپ کا ہندوتوا صرف ووٹوں کا ہے؟ تو پھر کٹنگے بٹنگے کیوں کر رہے ہو؟ ہندوؤں کو کیوں ڈرا رہے ہو؟ ادھوٹھاکرے نے یہ سوال دیویندر فڑنویس سے کیا ہے۔ اور ہندوتوا کے حقیقی مفہوم پر سوالات اٹھاتے ہوئے انہیں تنقید کا نشانہ بنایا۔

خواتین کو بااختیار بنانے کا ہندوستانی ماڈل، فیصلوں میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جائے: پردھان

نئی دہلی، 13 دسمبر (یو این آئی) وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے جمعہ کو خواتین کو بااختیار بنانے کا ہندوستانی ماڈل بنانے پر زور دیا اور کہا کہ اس طرح کے ماڈل کا مقصد یہ یقینی بنانا ہونا چاہئے کہ فیصلہ سازی کے تمام ڈھانچے اور زندگی کے انتخاب میں خواتین کو شامل کیا جائے مسٹر پردھان نے آج یہاں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے زیر اہتمام خواتین کی قیادت پر ایک روزہ ورکشاپ کا افتتاح کیا۔ اس ورکشاپ کا موضوع تھا خواتین کی قیادت: 2047 تک ہندوستان کو ترقی پذیر بنانے کے لیے تعلیمی فضیلت کو تشکیل دینا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ جیسے جیسے ہم ترقی یافتہ ہندوستان کے مقصد کو حاصل کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں، ناری شکتی فیصلہ سازی میں مزید کردار ادا کرے گی۔ افتتاحی تقریب میں شمال مشرقی خطے کی تعلیم اور ترقی کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر سوکانت مجمدار، وزارت تعلیم کے سکریٹری سنجے کمار، یو جی سی کے چیئرمین پروفیسر ایم جگدیش کمار، ڈی آر ڈی او میں ایروناٹیکل سسٹمز کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر راجلکشمی مینن، یو جی سی کے وائس چیئرمین، پروفیسر دیپک کمار سریواستو، آئی آئی ٹی دہلی کے ڈائریکٹر پروفیسر رنگن بنرجی اور ملک بھر سے معززین موجود تھے۔ وزیر موصوف نے کہا،"خواتین کی برابری اور بااختیار بنانا ہی ہمارے معاشرے اور قوم کو بااختیار بنا سکتا ہے۔" ڈاکٹر سکانت مجومدار نے اپنے خطاب میں متاثر کن خواتین کے مجموعی اندراج کے تناسب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں اس میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ انہوں نے پی ایم-یوایس ایچ اے جیسے اقدامات کی اہمیت کا بھی تذکرہ کیا، جو پالیسیوں میں صنفی شمولیت پر توجہ مرکوز کرتی ہے، نیز وائس-کرن اور اور دیکشا (علم کے اشتراک کے لیے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر) اور کس طرح حکومت نے خواتین کو تعلیم اور تحقیق میں کمال حاصل کرنے کے لیے بااختیار بنایا ہے۔

کسانوں کو شمبھو بارڈر خالی کرنے پر راضی کریں: سپریم کورٹ

نئی دہلی، 13 دسمبر (یواین آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو پنجاب اور ہریانہ کے شمبھو سرحد پر احتجاج کرنے والے کسانوں کو آسانی سے خالی کرنے کے لئے منانے کی کوشش کرنے کی ہدایت دی اور یہ بھی تجویز کیا کہ وہ (کسانوں کو) اپنی تحریک کو عارضی طور پر ملتوی کر سکتے ہیں۔

یہ ہدایت دیتے ہوئے جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس اجل بھوئیاں کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ اس معاملے میں عدالت عظمیٰ کی طرف سے تشکیل دی گئی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے رکن سکریٹری نے پہلے یقین دلایا تھا کہ کمیٹی کسانوں کو راضی کرنے کے لیے ایک عہد لے گی۔

عدالت عظمیٰ نے محسوس کیا کہ مذاکرات جاری رہنے کے بعد ایجی ٹیشن کو کچھ وقت کے لیے ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے کہا،"سب سے بہتر یہ ہوگا کہ کمیٹی کسانوں کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ فی الحال، وہ (کسان) اپنی تحریک ملتوی کر سکتے ہیں، وہ کہیں جا سکتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ انہیں احتجاج نہیں کرنا چاہیے۔"

سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ "اگر کچھ نہیں ہوا تو احتجاج جاری رہ سکتے ہیں"۔

سپریم کورٹ نے پنجاب کے کسان لیڈر جگجیت سنگھ دلیوال کو بھی فوری طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت دی، جو گزشتہ 17 دنوں سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اس نے کہا،"وہ ایک بزرگ شہری ہیں، ان کی صحت کی حالت خراب ہو رہی ہے۔

ایک ممتاز کسان رہنما کے طور پر، حکومت کا فرض ہے کہ وہ دلیوال کو بغیر کھلائے کے فوری طبی امداد فراہم کرے۔"

سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران اس بات پر زور دیا کہ کمیٹی کا بنیادی کام کسانوں کو اپنے ایجی ٹیشن کو منتقل کرنے یا عارضی طور پر معطل کرنے پر راضی کرنا ہے تاکہ ناکہ بندی کو ہٹایا جا سکے۔ کمیٹی کو مسئلہ حل کرنے کے لیے کچھ وقت دیا جائے۔

سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ کمیٹی کی پیشرفت توقع سے کم تھی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔

سپریم کورٹ نے کہا کہ احتجاج کرنے والے کسانوں پر طاقت کے استعمال کے خلاف سخت سفارش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا،"شاہراہ کی ناکہ بندی ایک وجہ سے ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی وجہ معلوم کی جائے۔ وجہ مکمل یا جزوی طور پر درست ہو سکتی ہے۔ ہم کوئی ایسی ہدایت جاری کرنے کو تیار نہیں ہیں جس پر عمل درآمد مشکل ہو۔"

سپریم کورٹ نے کسانوں کو راضی کرنے کے لیے کمیٹی کی جانب سے مسٹر مہتا اور پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل گرومندر سنگھ کی تجاویز سے اتفاق کیا۔ عدالت نے اس معاملے میں اگلی سماعت کے لیے 17 دسمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ کسان زرعی پیداوار کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی قانونی ضمانت سمیت مختلف مطالبات کو لے کر کئی مہینوں سے مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔

سیکورٹی فورسز کے ذریعہ روکے جانے کے بعد کسان 13 فروری سے پنجاب اور ہریانہ کے درمیان شمبھو اور خانوری سرحدوں پر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

سپریم کورٹ نے 2 ستمبر کو ایک الگ کیس کی سماعت کرتے ہوئے کسانوں سے بات کرنے کے لیے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس نواب سنگھ کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی تھی۔

کسان 13 فروری سے اپنی پیداوار کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی قانونی ضمانت سمیت مختلف مطالبات کے لیے احتجاج کر رہے ہیں۔ ایم ایس پی کے لیے قانونی ضمانت کے علاوہ، کسانوں نے سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد، کسانوں اور کھیت مزدوروں کے لیے پنشن، کسانوں کے قرض کی معافی، حصول اراضی قانون، 2013 کی بحالی اور پچھلے احتجاج کے دوران مارے گئے کسانوں کے خاندانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

مطالبات سپریم کورٹ نے 2 دسمبر 2024 کو یہ بھی کہا تھا کہ جمہوری نظام میں کوئی بھی پرامن احتجاج کر سکتا ہے، لیکن لوگوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

شام سے 77 ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت نکالا گیا

نئی دہلی، 13 دسمبر (یواین آئی) ہندوستان نے شام میں سیکورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے درمیان 77 ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت نکال لیا ہے، جب کہ دمشق اور بیروت میں ہندوستانی سفارتخانے نے دیگر ہندوستانیوں کو نکالنے کی تیاریاں کی ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے آج یہاں ایک باقاعدہ بریفنگ میں شام سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا، شام میں ہندوستانی سفارت خانہ مسلسل کام کر رہا ہے۔ ہم نے شام سے ان تمام ہندوستانی شہریوں کو نکال لیا ہے جو اس ملک میں حالیہ پیش رفت کے بعد گھر لوٹنا چاہتے ہیں۔ اب تک شام سے 77 ہندوستانی شہریوں کو نکالا جا چکا ہے۔ ترجمان نے کہا، "دمشق میں ہمارے سفارت خانے کے اہلکاران کے ساتھ سرحد پر گئے جس کے بعد لبنان میں ہمارے مشن نے ان کا خیر مقدم کیا اور ان کی امیگریشن میں سہولت فراہم کی۔ سفارت خانے نے بیروت میں ان کے قیام وطعام اور گھر واپس آنے کا انتظام کیا ہے۔ ہمارے زیادہ تر شہری پہلے ہی ہندوستان واپس آ چکے ہیں اور باقی آج یا کل تک پہنچ جائیں گے۔

آئین تمام طبقات کی جان آمریت کا حق نہیں دیتا: اکھلیش

نئی دہلی، 13 دسمبر (یواین آئی) سماج وادی پارٹی کے اکھلیش یادو نے آئین کو سماج کے غریبوں، استحصال زدہ اور مظلوم لوگوں کا حقیقی خیر خواہ قرار دیتے ہوئے آج لوک سبھا میں کہا کہ یہ پسماندہ لوگوں، دلت اور اقلیتوں کے لیے زندگی کے خون کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ کسی کو بھی آمریت کی اجازت نہیں دیتا آئین کے 75 شاندار سال مکمل ہونے کے موقع پر لوک سبھا میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ آئین کے خالق بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا تھا کہ آئین چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ اگر اسے نافذ کرنے والے لوگ اچھے نہیں ہوں گے تو اس کے اچھے نتائج نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرحدوں کی حفاظت خود مختار حکومت کا اولین فرض ہے لیکن وقتاً فوقتاً سرحدوں کی حفاظت کو پامال کیا جاتا رہا ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رججو سرحد سے متصل اروناچل پردیش کے رہنے والے ہیں، وہ بہتر جانتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں کتنے گاؤں آباد ہوئے ہیں اور کتنے گھر بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حالات ایسے ہی رہے تو ہم وطنوں کو مان سروور اور کیلاش پروت جانے سے روک دیا جائے گا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ جس ملک میں 140 کروڑ لوگوں میں سے 82 کروڑ لوگ سرکاری کھانے پر گزارہ کر رہے ہیں، اس ملک کی معیشت کے بارے میں بڑے بڑے شیخی مارے جا رہے ہیں۔ اگر ملک دنیا کی تیسری معیشت کی طرف بڑھ رہا ہے تو حکومت کو خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی فی کس آمدنی ظاہر کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص مذہب کے لوگوں کے خلاف مظالم بڑھ رہے ہیں۔ ان کے مکانات گرائے جا رہے ہیں، انہیں ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ اتر پردیش میں کئی مقامات پر جان بوجھ کر کئی وارداتیں کی گئیں، انتخابات کے دوران ایک خاص طبقے کے لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے روکا گیا، خواتین کو پستول سے ڈرایا گیا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ایڈولف ہٹلر بھی جمہوری طریقے سے منتخب ہونے کے بعد ہی آئین میں ترمیم کر کے جرمنی میں ڈکٹیٹر بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت بھی اسی راستے پر چل رہی ہے۔ انہوں نے حکمراں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ذات پر مبنی مردم شماری کروا سکتے ہیں تو کروا لیں ورنہ جب بھی موقع ملے گا ہم کرائیں گے۔ ہم ذات پر مبنی مردم شماری کے حق میں ہیں، ذات پر مبنی مردم شماری فرق کو پر کرے گی، جب تک ذات پر مبنی مردم شماری نہیں ہوگی، ہمیں انصاف نہیں ملے گا۔

مہاکمبھ ہمارے عقیدے، روحانیت اور ثقافت کا ایک مقدس تہوار ہے: مودی

نئی دہلی، 13 دسمبر (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج اتر پردیش کے پریاگ راج میں تقریباً 5500 کروڑ روپے کے متعدد ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور آغاز کیا۔

اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے پریاگراج، سنگم کی مبارک سرزمین پر عقیدت میں سر جھکایا اور مہاکمبھ میں شرکت کرنے والے سنتوں اور سادھوؤں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر مودی نے ان ملازمین، شرمکوں اور صفائی ملازمین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنی محنت اور لگن سے مہاکمبھ کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مہاکمبھ کے شاندار پیمانے اور سائز پر غور کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ دنیا کے سب سے بڑے اجتماعات میں سے ایک ہے جہاں 45 دنوں تک چلنے والے مہایاجنا کے لیے روزانہ لاکھوں عقیدت مندوں کا استقبال کیا جاتا ہے اور اس موقع کے لیے پورا ایک نیا شہر قائم کیا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ" پریاگ راج کی سرزمین پر ایک نئی تاریخ لکھی جا رہی ہے"۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ اگلے سال مہاکمبھ کا انعقاد ملک کی روحانی اور ثقافتی شناخت کو نئی بلندیوں تک لے جائے گا اور کہا کہ اتحاد کے اس طرح کے 'مہا یگیہ' پر پوری دنیا میں بحث کی جائے گی۔ انہوں نے مہاکمبھ کے کامیاب انعقاد کے لیے لوگوں سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

مسٹر مودی نے کہا کہ "ہندوستان مقدس مقامات اور زیارت گاہوں کی سرزمین ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ دریاؤں کی سرزمین ہے جیسے گنگا، جمنا، سرسوتی، کاویری، نرمدا اور دیگر بے شمار دریا۔ پریاگ کو ان دریاؤں کے سنگم، جمع، اجتماع، امتزاج، اثر و رسوخ کے طور پر اور ان دریاؤں کے مقدس بہاؤ کی طاقت، بہت سے زیارت گاہوں کی اہمیت اور ان کی عظمت بیان کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے کہا کہ پریاگ صرف تین دریاؤں کا سنگم نہیں ہے، بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پریاگ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک مقدس وقت ہوتا ہے جب سورج مکر کے گھر میں داخل ہوتا ہے، تب تمام مقدس طاقتیں، امرت، سادھو اور سنت پریاگ میں اترتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پریاگ ایک ایسی جگہ ہے جس کے بغیر پران نامکمل رہ جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پریاگ ایک ایسی جگہ ہے جس کی تعریف ویدوں کی آیات میں کی گئی ہے۔

مسٹر مودی نے کہا کہ" پریاگ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر قدم پر مقدس مقامات اور پاک علاقے ہیں"۔ پریاگ راج کی ثقافتی اور روحانی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم نے سنسکرت کا ایک شلوک پڑھا اور وضاحت کی "تریوینی کا اثر، وینیمادھو کی شان، سومیشور کی برکات، رشی بھردواج کی تپسیا کی سرزمین، لارڈ ناگراج واسوجی کا خاص مقام، اکشے وٹ کی لافانیت اور بھگوان کا فضل – یہی ہمارے تیرتھراج پریاگ کو بناتا ہے۔" انہوں نے مزید وضاحت کی کہ پریاگ راج ایک ایسی جگہ ہے جہاں دھرم ※، ارتھ ※، کام ※ اور موکش ※ کے چاروں عناصر دستیاب ہیں۔ وزیر اعظم نے پریاگ راج کا دورہ کرنے کے لیے شہریوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ" پریاگ راج صرف زمین کا ایک جغرافیائی ٹکڑا نہیں ہے، یہ روحانیت کا تجربہ کرنے کی جگہ ہے"۔ انہوں نے گزشتہ کمبھ کے دوران سنگم میں مقدس ڈبکی لینے کو یاد کیا اور آج موقع ملنے کا بھی ذکر کیا۔ ہنومان مندر اور اکشے وٹ میں دن کے اوائل میں اپنے درشن اور پوجا کے بارے میں بات کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے عقیدت مندوں کی آسانی سے رسائی کے لیے ہنومان کوریڈور اور اکشے وٹ کوریڈور کی ترقی کے بارے میں بتایا اور سرسوتی کوپ کے دوبارہ ترقی کے منصوبے کے بارے میں اپنی پوچھ گچھ کا بھی ذکر کیا۔ مسٹر مودی نے آج کے ہزاروں کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کے لیے بھی شہریوں کو مبارکباد دی۔

مسٹر مودی نے کہا کہ"مہاکمبھ ایک زندہ شناخت ہے جو ہمارے عقیدے، روحانیت اور ثقافت کے مقدس تہوار کی ہماری میراث کی نمائندگی کرتا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر بار، میگا ایونٹ مذہب، علم، عقیدت اور فن کے مقدس اجتماع کی علامت ہے۔ ایک سنسکرت کا شلوک پڑھتے ہوئے، وزیر اعظم نے وضاحت کی کہ سنگم میں مقدس ڈبکی لگانا کروڑوں مذہبی مقامات کی زیارت کے مترادف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک شخص مقدس ڈبکی سے اپنے تمام گناہوں سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نے تبصرہ کیا کہ عقیدے کا یہ ابدی بہاؤ مختلف شہنشاہوں اور سلطنتوں کے دور حکومتوں یا یہاں تک کہ انگریزوں کے غاصبانہ حکمرانی کے باوجود کبھی نہیں رکا اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ کمبھ کسی بیرونی طاقت کے زیر اثر نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمبھ انسان کی باطنی روح کے شعور کی نمائندگی کرتا ہے، وہ شعور جو اندر سے آتا ہے اور ہندوستان کے کونے کونے سے لوگوں کو سنگم کے کنارے کھینچتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیہاتوں، قصبوں، شہروں سے لوگ پریاگ راج کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور طاقت اور اجتماع اور جم غفیر کی ایسی طاقت شاید ہی کہیں اور نظر آئے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ایک بار جب کوئی فرد مہاکمبھ میں آتا ہے تو سب ایک ہو جاتے ہیں، چاہے وہ سنت ہوں، سادھو ہوں، دانشمند ہوں یا عام لوگ اور ذات پات اور فرقوں کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کروڑوں لوگ ایک مقصد اور ایک خیال سے جڑے ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم نے تبصرہ کیا کہ اس بار مہاکمبھ کے دوران مختلف ریاستوں سے مختلف زبانوں، ذاتوں، عقائد رکھنے والے کروڑوں لوگ سنگم میں جمع ہوں گے اور ایک ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ان کا عقیدہ ہے کہ مہاکمبھ اتحاد کا مہا یگیہ کیوں ہے، جہاں ہر قسم کے امتیاز کی قربانی دی جاتی ہے اور یہاں کے سنگم میں ڈبکی لگانے والا ہر ہندوستانی ایک بھارت، شریشٹھ بھارت کی خوبصورت تصویر پیش کرتا ہے۔

مسٹر مودی نے ہندوستان کی ثقافتی اور روحانی روایت میں کمبھ کی اہمیت پر زور دیا اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ کس طرح اہم قومی مسائل اور چیلنجوں پر سنتوں کے درمیان گہری بات چیت کا ایک پلیٹ فارم رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ماضی میں جدید مواصلاتی ذرائع موجود نہیں تھے، کمبھ اہم سماجی تبدیلیوں کی بنیاد بن جاتا تھا جہاں سنتوں اور مذہبی اسکالر ملک کی فلاح و بہبود پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اور موجودہ اور مستقبل کے دونوں چیلنجوں پر غور و خوض کرنے کے لیے جمع ہوتے، اس طرح ملک کے فکری عمل کو نئی سمت اور توانائی فراہم کرتے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آج بھی کمبھ ایک ایسے فورم کے طور پر اپنی اہمیت کو برقرار رکھتا ہے جہاں اس طرح کی بات چیت جاری رہتی ہے، جس سے ملک بھر میں مثبت پیغامات جاتے ہیں اور قومی بہبود سے متعلق اجتماعی سوچ کو متاثر کرتے ہیں۔ اگرچہ ان اجتماعات کے نام، سنگ میل اور راستے مختلف ہو سکتے ہیں، وزیر اعظم نے کہا کہ مقصد اور سفر ایک ہی رہتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کمبھ جاری قومی گفتگو کی علامت اور مستقبل کی پیشرفت کے لیے ایک مینار ہے۔

وزیر اعظم نے پچھلی حکومتوں کی طرف سے کمبھ اور مذہبی یاترا کو نظر انداز کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان تقریبات کی اہمیت کے باوجود عقیدت مندوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ انہوں نے اس کی وجہ ہندوستان کی ثقافت اور عقیدے سے تعلق کی کمی کو قرار دیا اور ساتھ ہی ساتھ شہریوں کو یقین دلایا کہ وہ مرکز اور ریاستی سطح پر موجودہ حکومت کے تحت ہندوستان کی روایات اور عقیدے کے لیے گہرے احترام کا یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز اور ریاست دونوں کی حکومتیں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہیں کہ وہ کمبھ میں جانے والے یاتریوں کو سہولیات فراہم کریں۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ مختلف پروجیکٹوں کے لیے ہزاروں کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جس کی تیاریوں کو یقینی بنانے کے لیے مرکز اور ریاستی حکومتیں مل کر کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے ایودھیا، وارانسی، رائے بریلی اور لکھنؤ جیسے شہروں سے پریاگ راج تک رابطے کو بہتر بنانے پر خصوصی زور دیا، جس سے یاتریوں کے لیے سفر کی آسانی کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعظم نے اس عظیم الشان تقریب کی تیاری میں متعدد سرکاری محکموں کی اجتماعی کوششوں کی تعریف کی، جس میں پوری حکومت کے نقطہ نظر کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ یہ حکومت ہندستان کی وراثت کو ترقی اور مالا مال کرنے دونوں پر مرکوز ہے۔ انہوں نے ملک بھر میں تیار کی جانے والی مختلف ٹورسٹ سرکٹس کا ذکر کیا اور رامائن سرکٹ، کرشنا سرکٹ، بدھسٹ سرکٹ، اور تیرتھنکر سرکٹ کی مثالیں دیں۔ سودیش درشن اور پرساد جیسی اسکیموں کے بارے میں بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت زیارت گاہوں پر سہولیات کو بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے عظیم الشان رام مندر کی تعمیر کے ساتھ ایودھیا کی تبدیلی کو اجاگر کیا جس نے پورے شہر کو بلند کر دیا ہے۔ انہوں نے وشوناتھ دھام اور مہاکال مہالوک جیسے پروجیکٹوں کا بھی ذکر کیا جنہیں عالمی سطح پر پہچان ملی ہے۔ پریاگ راج میں، وزیر اعظم نے کہا، اکشے وٹ کوریڈور، ہنومان مندر کوریڈور، اور بھردواج رشی آشرم کوریڈور اس وژن کی عکاسی کرتے ہیں، جب کہ سرسوتی کوپ، پاتالپوری، ناگواسوکی، اور دواداس مادھو مندر جیسے مقامات کو بھی یاتریوں کے لیے دوبارہ بحال کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پریاگ راج، نشادراج کی سرزمین کو بھگوان رام کے مریادا پرشوتم بننے کے سفر میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھگوان رام اور کیوٹ کا واقعہ ہمیں متاثر کرتا رہتا ہے جہاں کیوٹ نے بھگوان رام کے پاؤں دھوئے اور اپنی کشتی کے ذریعہ دریا پار کرنے میں ان کی مدد کی، جو عقیدت اور دوستی کی علامت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعہ نے یہ پیغام دیا کہ بھگوان بھی اپنے عقیدت مند سے مدد لے سکتا ہے۔ مسٹر مودی نے تبصرہ کیا کہ شرنگور پور دھام کی ترقی اس دوستی کا ثبوت ہے اور بھگوان رام اور نشادراج کے مجسمے آنے والی نسلوں کو ہم آہنگی کا پیغام دیتے رہیں گے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے عظیم الشان کمبھ کو کامیاب بنانے میں صفائی کے اہم رول پر زور دیا۔ انہوں نے نشان دہی کی کہ پریاگ راج میں صفائی ستھرائی اور فضلہ کے مناسب انتظام کو یقینی بنانے کے لیے نمامی گنگے پروگرام کو تیز کیا گیا ہے اور بیداری پیدا کرنے کے لیے گنگا دوت، گنگا پرہاری اور گنگا متر کی تقرری جیسے اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ 15000 سے زیادہ صفائی کارکن اس بار کمبھ کی صفائی کو یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے ان کارکنوں کا پیشگی شکریہ ادا کیا اور کروڑوں عقیدت مندوں کو روحانی اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے میں ان کی لگن کا اعتراف کیا۔ وزیر اعظم نے بھگوان کرشن کی تشبیہ دی جنہوں نے استعمال شدہ پلیٹیں اٹھا کر یہ پیغام دیا کہ ہر کام اہم ہے، اور کہا کہ صفائی کارکنان اپنے عمل سے اس تقریب کی عظمت میں اضافہ کریں گے۔ انہوں نے 2019 کے کمبھ کے دوران صفائی ستھرائی کے لئے موصول ہونے والی تعریف کو یاد کیا اور کس طرح انہوں نے صفائی کے کارکنوں کے پاؤں دھوکر ان کا شکریہ ادا کیا، جو ان کے لئے ایک یادگار تجربہ ہے۔ مسٹر مودی نے زور دے کر کہا کہ کمبھ میلہ اقتصادی سرگرمیوں میں نمایاں توسیع لاتا ہے، جس پر اکثر کسی کا دھیان نہیں جاتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمبھ سے پہلے ہی خطے میں اقتصادی سرگرمیاں تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں۔ وزیر اعظم نے تبصرہ کیا کہ سنگم کے کنارے ایک عارضی شہر تقریباً ڈیڑھ ماہ کے لیے قائم کیا جائے گا جس میں روزانہ لاکھوں لوگ آئیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مدت کے دوران پریاگ راج میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں کی ضرورت ہوگی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ 000,6 سے زیادہ کشتی والے، ہزاروں دکاندار، اور مذہبی رسومات اور مقدس غسل میں مدد کرنے والے اپنے کام میں اضافہ دیکھیں گے، جس سے روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سپلائی چین کو برقرار رکھنے کے لیے تاجروں کو دوسرے شہروں سے سامان لانے کی ضرورت ہوگی۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ کمبھ کا اثر آس پاس کے اضلاع میں بھی محسوس ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دوسری ریاستوں سے آنے والے عقیدت مند ٹرین یا ہوائی خدمات کا استعمال کریں گے، جس سے معیشت کو مزید فروغ ملے گا۔ مسٹر مودی نے زور دے کر کہا کہ کمبھ نہ صرف سماج کو مضبوط کرے گا بلکہ لوگوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانے میں بھی اپنا تعاون پیش کرے گا۔ مسٹر مودی نے ٹکنالوجی میں ہونے والی اہم پیشرفت کو نوٹ کیا جو آنے والے مہاکمبھ 2025 کو تشکیل دے گی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پچھلے سالوں کے مقابلے میں اسمارٹ فون استعمال کرنے والوں میں اضافہ ہوا ہے اور 2013 کے مقابلے میں ڈیٹا بہت سستا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صارف دوست ایپس دستیاب ہیں، یہاں تک کہ محدود تکنیکی معلومات کے حامل افراد آسانی سے ان کا استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کمبھ سہائک ※ چیٹ بوٹ کے آغاز کا حوالہ دیا کہ کمبھ کے لیے اے آئی اور چیٹ بوٹ ٹیکنالوجی کا پہلا استعمال ہو رہا ہے جو گیارہ ہندوستانی زبانوں میں بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر قاسم خورشید: عالمی مشاعرے میں بہار اور ہندوستان کا فخر

سید آصف امام کاکوی، دبئی

ڈاکٹر قاسم خورشید، جو اردو ادب کے میدان میں ایک معتبر نام ہیں، حال ہی میں بحرین میں منعقدہ ایک باوقار عالمی مشاعرے میں مدعو کیے گئے۔ یہ نہ صرف ان کی ذاتی کامیابی ہے بلکہ بہار اور ہندوستان کے لیے بھی فخر کا مقام ہے۔ اس مشاعرے میں دنیا بھر سے منتخب صرف 10 ممتاز شعراء اور شاعرات کو مدعو کیا گیا تھا، جن میں پیرزادہ قاسم، ڈاکٹر امبرین حسیب، ارون جیمینی، قاسم خورشید، طاہر فراز، اقبال اشہر، نواز دیوبندی، منیکا دوبے، حنا عباس، اور مسکان سید جیسے بڑے نام شامل تھے۔ بحرین کے ایک عالیشان ہوٹل "رامی" کے وسیع و شاندار ہال میں یہ مشاعرہ منعقد ہوا، جہاں ہزاروں سامعین نے شرکت کی۔ ہر ملک سے آئے ہوئے شعراء نے اپنی نمائندہ تخلیقات پیش کیں اور سامعین کو متاثر کیا۔ یہ بہار کے لیے خاص طور پر باعثِ فخر تھا کہ تقریباً دو دہائیوں بعد، پدم شری کلیم عاجز کے بعد، بہار سے کسی شاعر کو عالمی سطح پر نمائندگی کا موقع ملا۔ ڈاکٹر قاسم خورشید کے لیے یہ موقع ادب کی دنیا میں ایک نئی کامیابی کا سنگِ میل ثابت ہوا۔ تقریب کی نظامت کرنے والی ڈاکٹر امبرین حسیب "امبر" نے جب ڈاکٹر قاسم خورشید کو مدعو کیا، تو سامعین نے ان کے استقبال میں دیر تک تالیاں بجائیں۔ اس محبت بھرے استقبال نے اس بات کی گواہی دی کہ ادب کے شیدائی ڈاکٹر قاسم خورشید کی شاعری کو کس قدر پسند کرتے ہیں۔ ڈاکٹر قاسم خورشید نے اپنے خطاب میں منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے "سر سید ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی" کو مبارکباد پیش کی اور اپنی غزلوں کا آغاز کیا۔ ان کی شاعری اور اندازِ بیان نے سامعین کو مسحور کر دیا۔ ڈاکٹر قاسم خورشید، جن کا تعلق بہار کے جہان آباد ضلع کے کاکو سے ہے، نہ صرف ایک معروف شاعر ہیں بلکہ تعلیم اور ادب کے میدان میں ان کی خدمات بے مثال ہیں۔ وہ ایک حقیقی عالم، ماہر استاد اور انسانیت کے سچے خادم ہیں۔ ان کی شاعری، ڈرامے، کہانیاں اور تنقیدی تحریریں اردو اور ہندی ادب کو نہ صرف مالا مال کر چکی ہیں بلکہ انہیں ایک نئی شناخت بھی دی ہے۔

منتخب اشعار۔

مشاعرے میں پیش کیے گئے ان کے کچھ اشعار:

"اندھیری رات میں خونِ جگر کے قطروں سے
تمہاری یاد کی شمّیں جلاتے رہتے ہیں۔"
"وہ گرتے ہیں، سنبھلتے ہیں، سہاروں پر نہیں چلتے
اندھیروں کے یہ جگنو ہیں، اجالوں پر نہیں چلتے۔"

ان اشعار نے سامعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا، اور پورے مشاعرے میں سامعین ان کی شاعری سے سرشار نظر آئے۔ ڈاکٹر قاسم خورشید کی اس کامیابی نے بہار کو عالمی ادب کے افق پر ایک نئی پہچان دی ہے۔ ان کی شاعری، ان کا اندازِ بیان اور ان کی علمی و ادبی خدمات نئی نسل کے لیے ایک مشعلِ راہ ہیں۔ ان کی اس شاندار کامیابی پر نہ صرف بہار بلکہ پورے ہندوستان کے علمی و ادبی حلقے مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر قاسم خورشید نے بہار میں تعلیمی دوردرشن کی شروعات کی اور سیکڑوں ڈاکیومنٹریز اور ٹیلی فلموں کی ہدایت کاری کی۔ ایک استاد اور شعبہ صدر کی حیثیت سے انہوں نے تعلیم کے فروغ کے لیے اہم اقدامات کیے۔ ان کی 21 شائع شدہ کتابیں اردو، ہندی اور انگریزی ادب میں ایک اہم اضافہ ہیں۔ ڈاکٹر خورشید کو کئی قومی اور بین الاقوامی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اردو ادب کو مالا مال کیا بلکہ ہندوستانی ثقافت کو بھی عالمی سطح پر روشناس کرایا۔ ڈاکٹر قاسم خورشید کی زندگی اور ان کا کام نوجوانوں کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے۔ ان کی میراث نئی نسل کو ادب، ثقافت اور انسانی اقدار سے جوڑنے کا ذریعہ بنے گی۔

تاج پور میں واقع سیمنٹ فیکٹری میں ٹرک کی زد میں آکر مزدور کی موت کے بعد زبردست ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ

محمد زبیر

سمستی پور/تاج پور:۔سمستی پور ضلع کے بانگرا تھانے کے تحت سرسونا گاؤں میں واقع ایک سیمنٹ فیکٹری میں کام کرنے والے ایک مزدور کی ٹرک سے کچلنے سے موت ہو گئی۔ یہ حادثہ جمعرات کی دیر رات پیش آیا۔ اس سے ناراض ہو کر گاؤں والوں نے جمعہ کی صبح ہنگامہ کیا اور فیکٹری میں توڑ پھوڑ کی۔ بعد ازاں بانگرہ کے علاوہ تھانہ تاج پور کی پولیس نے فیکٹری پہنچ کر لوگوں کو سمجھایا۔ حادثے میں ہلاک ہونے والے مزدور کی شناخت سوریا کانت کمار (22 سال) کے طور پر ہوئی ہے جو جھارکھنڈ کے پالامو ضلع کے چچیریا گاؤں کا رہنے والا ہے۔ معلومات کے مطابق سوریا کانت 15 دن پہلے سیمنٹ فیکٹری میں کام کرنے آیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ وہ گزشتہ رات ڈیڑھ بجے فیکٹری میں سیمنٹ بنانے والی مشین میں میٹریل ڈال رہا تھا۔ اسی دوران مال لے جانے والے ایک ٹرک نے اسے کچل دیا۔ اس کے بعد فیکٹری منیجر زخمی سوریا کانت کو علاج کے لیے صدر اسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر کو دیکھ کر اس نے اسے مردہ قرار دے دیا جس کے بعد منیجر نے مزدور کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بجائے ایمبولینس میں لاش کو فیکٹری پہنچا دیا۔ مقتول کا کزن جو کہ سیمنٹ فیکٹری میں کام کرتا تھا، بھی ایمبولینس میں موجود تھا۔ منیجر لاش کو فیکٹری لانے کے بجائے ادھر ادھر سڑک پر لے جانے لگا۔ مقتول کے کزن نے اس خدشے سے احتجاج کیا کہ واقعہ کو کوئی اور موڑ دیا جائے گا تو منیجر نے اس کی پٹائی کر دی۔ جس کے بعد کزن نے سرسونا گاؤں کے لوگوں کو اپنے خوف اور مارپیٹ کے بارے میں بتایا جس پر گاؤں کے لوگوں نے اس کے موبائل پر اس سے لوکیشن اکٹھی کی اور ایمبولینس کو گھیر لیا۔ جس کے بعد صبح فیکٹری میں توڑ پھوڑ کی گئی۔ جس کے باعث منیجر سمیت فیکٹری میں موجود تمام مزدور گارڈ کے علاوہ فرار ہو گئے۔ مشتعل دیہاتیوں نے متوفی کے اہل خانہ کو 10 لاکھ روپے معاوضہ، فیکٹری کے سیفٹی منیجر اور آپریٹر کے ساتھ ساتھ ٹرک ڈرائیور کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملتے ہی بانگرا اور تاج پور تھانوں کی پولیس پہنچی اور سب کو سمجھایا۔ بعد ازاں فیکٹری کے منیجر کو بلا کر سرسونا کے سربراہ اور مزدوروں کے وفد سے بات کرنے کے لیے کہا گیا۔ پھر لوگ پرسکون ہو گئے۔

چکمہسی گاؤں میں عیدگاہ کا رکھا گیا سنگ بنیاد، علاقے میں خوشی کا لہر

محمد زبیر

سمستی پور ضلع کے کلیان پور بلاک کے چکمہسی پنچایت کے وارڈ نمبر تین میں، گاؤں والوں نے وقف کردہ حاصل کی گئی زمین پر عیدگاہ کا سنگ بنیاد رکھا، گاؤں والوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہم سب عیدگاہ میں ہی نماز پڑھنے کے لیے برسوں سے انتظار کر رہے تھے۔ جو آج مکمل ہوا سکریٹری محمد مقیم نے بتایا کہ 1962 میں اتر اساڑھی چکمہسی کے باسومیاں خاندان نے یہ زمین مسجد کو دی تھی۔ وہ آج نہیں رہے لیکن ان کے خاندان کے افراد زندہ ہیں اور مرحوم باسومیاں کے خاندان کے لوگوں کو اس کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔ بتاتیں چلے کہ چکمہسی پنچایت میں جمعہ کو عیدگاہ کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ اس گاؤں میں عیدگاہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ خاص طور پر تہواروں کے موقع پر نماز پڑھنے میں کافی دقت پیش آتی تھی۔ اس لیے گاؤں میں عیدگاہ کی تعمیر کا فیصلہ یہاں کے مقامی لوگوں نے متفقہ طور پر کیا ہے۔ اس فیصلے کی روشنی میں نشاندہی کی گئی زمین میں اینٹیں بچھا کر عیدگاہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اس پر جو بھی رقم خرچ ہوگی یہاں کے تمام گاؤں والے آپس میں چندہ جمع کریں گے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر چکمہسی پنچایت کے سابق نائب مکھیا محمد صغیر۔ چکمہسی پنچایت کے سمیتی کے شوہر محمد نذرالاسلام، وارڈ ممبر کے شوہر محمد ذاکر، حافظ محمد اجمل، سیکرٹری محمد مقیم، سماجی کارکن محمد رحمت، محمد ذاکر ولد محمد عالم، محمد خورشید ولد محمد اصغر، حاجی محمد جان علی، محمد اسلام محمد انوس، محمد علی، ممتاز کولکتہ سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

سمستی پور کے سول سرجن نے کلیان پور کے انچارج میڈیکل آفیسر کی تنخواہ پر لگائی روک

محمد زبیر

سمستی پور: سول سرجن ڈاکٹر سنجے کمار چودھری نے بار بار اعلیٰ حکام کے حکم کو نہ ماننے پر ان پر الزام ہے کہ ٹرانسفر کیے گئے اے این ایم کو ہیلتھ سب سنٹر میں تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی کام لے رہا ہے، سرکاری کام میں خلل ڈال رہا ہے اور متعلقہ اے این ایم کو ہراساں کیا جا رہا ہے انچارج میڈیکل آفیسر سے 24 گھنٹے میں وضاحت طلب کی گئی تھی۔ جسے موصول نہیں ہوا، سول سرجن نے انچارج میڈیکل آفیسر کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہیلتھ ڈائریکٹوریٹ کے واضح حکم کی تعمیل کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ متعلقہ ہیلتھ سب سنٹر کا جواب ریٹرن پوسٹ کے ذریعے چار اے این ایم کو بھیجا جائے۔ کام کی دلچسپی اور عوامی مفاد۔ وضاحت موصول نہ ہونے اور فیصلہ نہ ہونے پر انچارج میڈیکل آفیسر کو فوری طور پر تادیبی کارروائی کا انتباہ دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ محکمہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل کی ہدایات کی روشنی میں، گنجن کماری، اوشا کماری، ویبھا کماری اور کرن کماری کو سول سرجن نے 7 ستمبر 2024 کو کلیان پور پرائمری ہیلتھ سب سنٹر منتقل کیا تھا۔ کہ، 26 اکتوبر کو چاروں ANMs نے 2024 میں کلیان پور ہیلتھ سب سنٹر میں تعاون کیا۔ 26 نومبر 2024 کو، میڈیکل آفیسر انچارج نے چاروں اے این ایمز کو سول سرجن کو یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ آپ کا ٹرانسفر جعلی ہے۔ یہاں ضلعی وزیر راجیو رنجن نے کہا ہے کہ ان چار اے این ایم کی شراکت کو قبول کیا جانا چاہئے اور بغیر کسی تاخیر کے تنخواہ وغیرہ ادا کی جانی چاہئے۔ سول نے کلیان پور کے انچارج میڈیکل آفیسر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے، اگر فوری کارروائی نہ کی گئی تو اے این ایم اور دیگر ہیلتھ ورکرز نے سول سرجن کے دفتر میں غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کر دی ہے۔ بدھ۔ ضلع وزیر اور روشن کمار بھی ہڑتال پر اے این ایم کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

سمستی پور پولیس نے ہائی سکول حسولی کوٹھی اسکول سے مسروقہ سامان کے ساتھ 2 مجرموں کو بھی کیا گرفتار

محمد زبیر

04-5/12/24 کی درمیانی رات کو ہائی سکول حسولی کوٹھی ودیالیہ کے گورنمنٹ سپانسر شدہ سمارٹ کلاس روم سے کمرے کی گرل اور تالا کاٹ کر اسمارٹ ٹی وی 54 انچ-01، صبح 12 بجے CPU-02 کا لیپ ٹاپ تھا۔ سمارٹ کلاس 01، موبائل-01، انٹرنیٹ راؤٹر-01، پرنٹر-02 سے لیا گیا۔ ہوم تھیٹر-01، پین ڈرائیو 01، ہارڈ ڈسک 04 نامعلوم چور چوری کر کے لے گئے تھے۔ پرنسپل صاحب نے ہائی سکول حسولی کوٹھی کی تحریری درخواست کی بنیاد پر تھانہ اجیار پور میں مقدمہ نمبر 322/24 درج کر کے تفتیش شروع کر چوری کا پردہ فاش کیا گیا ہے انسانی ذہانت اور تکنیکی تحقیق کے دوران، 01 کے گھر سے درج ذیل اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ وکی کمار، عمر 15، 02۔ مونو کمار، عمر 25، دونوں، ہریرام جھا، کا بیٹا پٹیلی پولیس اسٹیشن، اجیار پور ضلع سمستی پور کا بتایا گیا ہے اس واقعے میں ملوث نوعمر لڑکے وکی کمار کے اعترافی بیان کے مطابق یہ واردات شبھم کمار، گردھار بھنڈاری اور سندھو کمار کے ساتھ مل کر انجام دی گئی۔ شبھم کمار کے اعترافی بیان کی بنیاد پر مسروقہ سامان برآمد کر لیا گیا ہے۔ برآمد شدہ سامان میں مانیٹر 11 CPU-02 ماؤس-14 کی بورڈ-03 اسمارٹ ٹی وی 54-01 بیگ-01 لیپ ٹاپ-01 موبائل-01 (واقعہ میں چوری ہونے والا موبائل) واردات میں استعمال ہونے والا موبائل- 04 راؤٹر-01 پرنٹر-01 وغیرہ کیا گیا ہے۔ سنتوش کمار پنڈت شری رام مہتو ایس مالتی وارڈ نمبر 08 اور سہدیو کمار پنڈت رام ونود سنگھ پنڈت دونوں تھانہ اجیار پور ضلع سمستی پور۔ گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

ایس ایف آئی نے ڈی بی کے این کالج نرہن میں ممبرشپ مہم شروع کی

محمد زبیر

وبھوتی پور (سمستی پور): بلاک کے ڈی بی کے این کالج نارہن میں اسٹوڈنٹ فیڈریشن آف انڈیا نے ایس ایف آئی کے سابق ضلع صدر اونیش کمار کی قیادت میں اور زونل وزیر پرنس کمار کی موجودگی میں گزشتہ تین دنوں سے داخلی امتحان کے دوران چار- سال 2024-28 کے گریجویشن سیشن میں رکنیت کے ساتھ "مے آئی ہیلپ یو" کاؤنٹر قائم کیا گیا جس میں طلبہ کو تنظیم کے آئین سے آگاہ کیا گیا اور آزادی، جمہوریت اور سوشلزم کے نعرے کو تقویت دی۔ رکنیت لی۔ اس دوران رکنیت لینے والوں میں سونو کمار، پپو کمار، وویک کمار، روشن کمار، آدتیہ کمار، اکھیلانند، نتیش کمار، شیام کمار، ونیت کمار، سلوچنا کماری، جیا کماری، نشا کماری، انجلی کماری، نیہا کماری، ہریوم کمار، روبی سمیت درجنوں طلباء موجود تھے۔

سمستی پور میں ٹیچر نے چوتھی کلاس کی طالبہ سے کیا چھیڑ چھاڑ، ہوا ایف آئی آر درج

محمد زبیر

سمستی پور/موروا:۔سمستی پور ضلع کے مورواblack میں واقع ایک مڈل اسکول میں پڑھنے والی چوتھی جماعت کی طالبہ نے اپنی ٹیچر پر چھیڑ چھاڑ کا الزام لگایا ہے۔ اس حوالے سے متاثرہ طالب علم کے اہل خانہ نے تھانہ ہلائی میں ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسکول کے ایچ ایم نے بھی بلاک ٹیچر ناگیندر پرساد کے خلاف ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے تحریری شکایت کی ہے اور ملزم ٹیچر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایچ ایم نے کہا کہ ملزم استاد نے تعلیمی کمیٹی کے ارکان، عوامی نمائندوں، گاؤں والوں اور دیگر اساتذہ کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے۔ موروا بلاک ایجوکیشن آفیسر نے کہا کہ ہیڈ ماسٹر کی رپورٹ کی بنیاد پر اس معاملے کے تعلق سے پلاننگ یونٹ کو خط لکھا گیا ہے۔

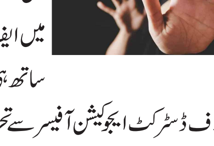

ڈاکٹر یاسر تاجدار ایف۔ آئی۔ اے۔ ایس کی اعزازی ڈگری سے سرفراز، لوگوں کی جانب سے مبارکبادیوں کا سلسلہ جاری

پٹنہ (نمائندہ) آئی جی آئی ایم ایس میں بطور سرجن اپنی خدمات انجام دینے والے متحرک و فعال شخصیت ڈاکٹر یاسر تاجدار کو ایف۔ آئی۔ اے۔ ایس کی اعزازی ڈگری سے سرفراز کیا گیا۔ انہیں یہ اعزاز آگرہ میں سرجنوں کی قومی کانفرنس اے۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ او۔ این 2024 میں دیا گیا۔ یہ اعزاز ملک کے ان چنندہ سرجن کو دیا گیا ہے جن کی طب کے میدان بہترین خدمات ہیں۔ ڈاکٹر یاسر تاجدار بڑے نرم گو اور اپنے کام میں ماہر ڈاکٹر ہیں۔ فی الحال وہ آئی جی آئی ایم ایس میں اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کئی اہم آپریشن کو بڑے ہی بہترین طریقے سے انجام دیا ہے۔ ایمس دہلی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر ایم سی مشرا کے ہاتھوں انہیں یہ عزاز دیا گیا۔ ان کی اس حصولیابی پر لوگوں نے انہیں مبارکباد پیش کیا ہے۔ جن لوگوں نے انہیں مبارکباد پیش کی ہے اس میں جامی صاحب، طبی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محفوظ عالم، سابق رکن اسمبلی ڈاکٹر اظہار احمد، ڈاکٹر عبدالسلام فلاحی سمیت معزز شخصیات نے انہیں مبارکباد پیش کی ہے اور انہیں مزید ترقی کی دعاء کی ہے۔

نیٹی ویٹی پلے، کیرول گانے اور کرسمس اتسو کا انعقاد

پٹنہ (پریس ریلیز) آل انڈیا اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کی پٹنہ شاخ نے 15 ویں اینتھونی والٹر پیری میموریل انٹر اسکول کرسمس کیرول سنگنگ مقابلہ سینٹ ڈومینک سیویو ہائی اسکول، دیگھا، پٹنہ میں منعقد کیا جس میں شہر کے نامور اداروں کے تقریباً 400 طلباء نے حصہ لیا۔ سینٹ ڈومینک سیویو ہائی سکول کے بچوں کی جانب سے عیسیٰ مسیح کی پیدائش پر مبنی نیٹیویٹی پلے انتہائی دلکش انداز میں پیش کیا گیا۔ طالب علم سوربھ کمار آڈیٹوریم میں سانتا کلاز کے طور پر نمودار ہوئے جو جھنگھٹوں کی دھن پر رقص کرتے ہوئے بچوں اور اساتذہ میں مٹھائیاں تقسیم کرتے رہے۔ آرچ بشپ سبسٹین کالوپورہ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اس تقریب میں شرکت کی۔ گریسی اینجل، سندمالا راموپ، ریورنڈ کوسم راموپ، ریورنڈ سیبو پی ایلکس اور فرمارٹن آننداس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔ مقابلے میں نک اینجل، سسٹر پریتی لکڑا اور ریورنڈ آنند کمار پرساد بطور جج موجود تھے۔ طلباء نے کیرول جوائے ٹو دی ورلڈ کی دھن پر ایک تسلسلی رقص بھی پیش کیا۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں صدر گلنڈا گولسٹن نے کیرول گانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ کرسمس کے تہوار کا کیرول گانے سے گہرا تعلق ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ مسیح کے یوم پیدائش کے موقع پر الاؤ جلاتے اور گیت گاتے تھے اور یہ طریقہ رفتہ رفتہ کرول کی شکل اختیار کر گیا۔ انہوں نے تنظیم کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں تنظیم کی 66 شاخیں کام کر رہی ہیں، جن کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے، جس کا قیام 1876 میں عمل میں آیا تھا۔ مہمان خصوصی آرچ بشپ سبسٹین کالوپورہ نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تنظیم کی طرف سے کئے جا رہے کام کی تعریف کی۔

اونی کا کردار ادا کرنے کے لیے میں نے بہت سی گھریلو خواتین کی زندگیوں کا قریب سے مشاہدہ کیا

پٹنہ: راج شری ٹھاکر نے زی ٹی وی کے نئے شو بس اتنا سا خواب میں اپنے کردار کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ زی ٹی وی کا نیا فکشن شو بس اتنا سا خواب ایک دل کو گرمادینے والی کہانی ہے جو گھریلو خواتین کی بے مثال قربانیوں اور ان کے خاندانوں کی پرورش میں ان کے اہم کردار کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کہانی کی ہیروئن، اونی ترویدی، جس کا کردار راج شری ٹھاکر نے ادا کیا ہے، ایک 42 سالہ گھریلو خاتون ہے جو کانپور میں رہتی ہے۔ شو میں اس کے متاثر کن سفر کی نمائش کی گئی ہے کیونکہ وہ گھریلو خاتون ہونے کی حدود سے باہر نکلتی ہے اور اپنے خاندان کے ایک بڑے گھر کے مالک ہونے کے خواب کو پورا کرنے کے لیے اپنے ایک پرانے فن کو دوبارہ اپناتی ہے۔ یہ کہانی ایک بہت ہی طاقتور پیغام دیتی ہے۔ "جو گھر کی دیکھ بھال کر سکتی ہے، گھر کو بھی بنا سکتی ہے، وہ اپنے خاندان کے خواب کو پورا کرنے کے لیے اس سفر پر نکلتی ہے، لیکن کیا وہ اس کا خاندان کرے گی" اس کی نئی کوشش میں اس کے ساتھ کھڑے ہیں؟ آیئے جانتے ہیں راج شری ٹھاکر اس شو اور اس کے کردار کے بارے میں کیا کہتی ہیں.... 1. آپ 15 سال بعد زی ٹی وی پر بس اتنا سا خواب کے ساتھ واپس آ رہے ہیں۔ واپس آنے کے بارے میں آپ کیسا محسوس کرتے ہیں، اور کس چیز نے آپ کو اس پروجیکٹ کی طرف راغب کیا؟ 15 سال بعد زی ٹی وی پر واپسی میرے لیے ایک بے مثال تجربہ ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کافی عرصے بعد اپنے گھر لوٹا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس شو کے لیے منتخب ہونا ایک نعمت ہے۔ 'بس اتنا صخواب' کی کہانی دل کو چھو لینے والی اور ہر کسی کی زندگی سے جڑی ہوئی ہے، اور اسی چیز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اونی کا سفر لاکھوں گھریلو خواتین کی ان دیکھی شراکت اور قربانی کو اجاگر کرے گا۔ اس کی کہانی اور پیغام کہ خواتین کتنی مضبوط اور قابل ہیں میرے دل کے قریب ہیں

معہد الہدی الاسلامی عبداللہ نگر، سپول کی سرزمین پر دو روزہ عظیم الشان بعنوان 'صراط مستقیم' کانفرنس

سپول: (قمر پرویز سپولی) معہد الہدیٰ الاسلامی عبداللہ نگر سپول، بہار کی ابتداء ہی سے اپنی ایک الگ شناخت قائم ہے کہ جب بھی جلسوں یا کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے تو وقت اور حالات کے لحاظ سے کافی حساس موضوع کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ صراط مستقیم یہ عنوان اپنے وقت کے لحاظ سے کافی حساس ہے، لوگوں کو سیدھے رستے پر گامزن کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت کے بعد اس کی عبادت اور حقیقی مددگار ہونے کا ذکر کیا گیا اور اب یہاں سے ایک دعا سکھائی جا رہی ہے کہ بندہ یوں عرض کرے: اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ، تو نے اپنی توفیق سے ہمیں سیدھا راستہ دکھا دیا اب ہماری اس راستے کی طرف ہدایت میں اضافہ فرما اور ہمیں اس پر ثابت قدم رکھ۔ اسی اہمیت وافادیت کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ بتاریخ 22/23/دسمبر 2024ء بروز اتوار و سوموار دو روزہ عظیم الشان بعنوان 'صراط مستقیم' کانفرنس زیرِ صدارت فضیلۃ الشیخ محمد فیروز عالم الندوی/ حفظہ اللہ ورعاہ مدیر جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم شنکر پور، سپول، بہار نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہونے جا رہی ہے۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں ملک کے ممتاز علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں، مہمانانِ اعزازی کی حیثیت سے فضیلۃ الشیخ نظام الدین المدنی حفظہ اللہ ورعاہ مدیر جامعہ سلفیہ مفتاح العلوم بیریا کمال، سپول اور فضیلۃ الشیخ عبدالستار السراجی/ حفظہ اللہ ورعاہ رئیس المدرسین جامعہ اسلامیہ خیر العلوم ڈومریا گنج سدھارتھ نگر، یوپی، تشریف لا رہے ہیں خطبائے کرام کی حیثیت سے سرفہرست فضیلۃ الشیخ خورشید عالم المدنی/ حفظہ اللہ ورعاہ نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار و رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، صوبہ بہار کے ممتاز شاعر، صحافی وخطیب فضیلۃ الشیخ جمیل اختر شفیق التیمی/ حفظہ اللہ سیتامڑھی بہار، فضیلۃ الشیخ منصور عالم السّلفی/ حفظہ اللہ مفتی آل ٹاپو تنظیم اصلاح معاشرہ واستاد جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم شنکر پور، سپول، فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر امان اللہ المدنی/ حفظہ اللہ مدیر معہد حفصہ للبنات زہراء باغ بسمتیہ، ارریہ بہار، فضیلۃ الشیخ کمال الدین السنابلی/ حفظہ اللہ عمید معہد حفصہ للبنات زہراء باغ، بسمتیہ، ارریہ، بہار فضیلۃ الشیخ عبدالسلام الندوی/ حفظہ اللہ استاذ معہد ہذا کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ ان کے علاوہ علاقہ ٹاپو کے ممتاز علمائے کرام کانفرنس کے حصہ بنیں گے۔ لہٰذا امت محمدیہ کے غیور مسلمانوں سے مؤدبانہ التماس ہے کہ بلاتفریق مسلک وملت اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ معہد کے ناظم اعلیٰ شیخ قمر الہدیٰ الاسلامی/ حفظہ اللہ ورعاہ وصدر مدرس شیخ عبداللہ اسحاق الندوی/ حفظہ اللہ ورعاہ اور جملہ معہد کے تمام کارکنان و ذمہ داران آپ سب کی تشریف آوری پر پرتپاک استقبال کرتے ہیں آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کانفرنس کو کامیاب کرے۔ آمین!

آر جی کار میڈیکل کالج واسپتال عصمت دری قتل معاملہ: سندیپ گھوش اور پولس آفیسر ابھیجیت منڈل کو ضمانت مل گئی

کلکتہ 13 نومبر (یو این آئی) آر جی کار میڈیکل کالج واسپتال میں خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری وقتل معاملے میں سی بی آئی چارج شیٹ نہیں دے سکی۔ سابق پرنسپل سندیپ گھوش اور تالہ پولیس اسٹیشن کے سابق او سی ابھیجیت منڈل کو جمعہ کو ضمانت مل گئی۔ ان دونوں پر خاتون ڈاکٹر کے قتل اور عصمت دری کے معاملے میں ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا الزام ہے۔ سندیپ اور ابھیجیت کو 2000 روپے کے بانڈ پر ضمانت مل گئی۔ سندیپ کو ضمانت ملنے کے باوجود جیل سے رہا نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انہیں سی بی آئی نے آر جی کار اسپتال میں مالی بدعنوانی کے الزام میں گرفتار بھی کیا تھا۔ ابھیجیت کے خلاف کوئی دوسرا کیس نہیں ہے۔ اس لیے انہیں جیل سے رہا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب انہیں تھانا بلایا جائے گا تو انہیں جانا پڑے گا۔ جمعہ کو سی بی آئی کورٹ آر جی کے قتل اور عصمت دری کے معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ سی بی آئی نے کہا کہ سندیپ اور ابھیجیت کے خلاف چارج شیٹ پیش کرنے کی آخری تاریخ ختم ہو گئی ہے، جنھیں اس معاملے میں ثبوت کو غلط بنانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ چارج شیٹ نہیں دے رہے ہیں۔ لہٰذا عدالت سے کہا کہ وہ قانون کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں۔

Gulab Jewellers

Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

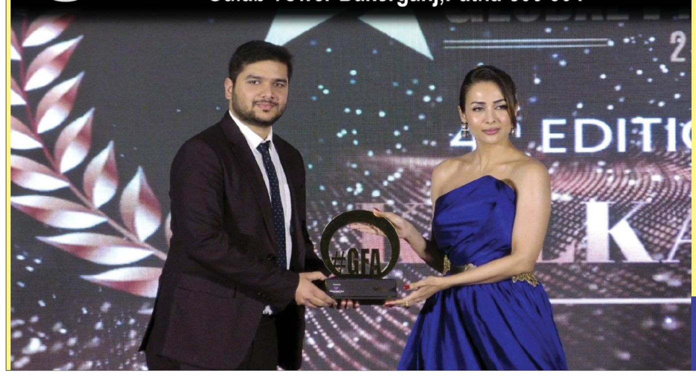

गुलाब ज्वेलर्स

Tejaswi Kr. Kr.Sarraf

Mob:-7870075608

گلاب جوئیلرس

ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना)

गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004 E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com

Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

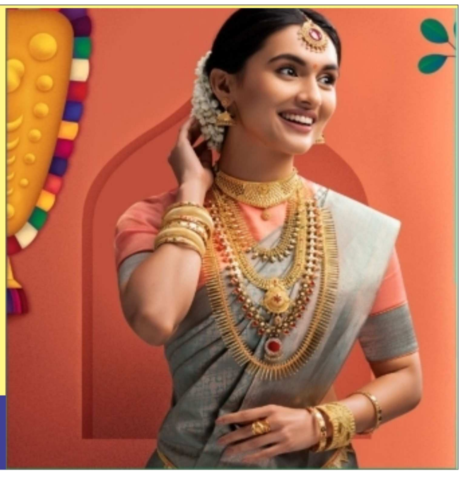

HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.

حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لمیٹیڈ

H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1

Toll Free : 1800-1211-786 Mob. : 9576786786

Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in

A Complete HAJJ UMRAH & ZEYARAT Package Solution

21 JAN & 5feb, 2025	18 FEB, 2025	31 MARCH, 2025	28 FEB, 2025
40 Times Prayers in Madinah	SHABAN RAMZAN	21DAY'S Ramadan	Full Month Ramadan
₹ 1,09,999/-	₹ 1,39,999/-	₹ 1,59,999/-	₹ 1,89,999/-
SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Direct Flight

HOTEL in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA OR SIMILOR

RAMZAN-2025 BOOKING GOING ON

Hotel in MADINA (within 50-100 Mtr.) ZOHRA GROUP

9507577786, 9507777786, 9507877786

We Regard Pilgrim as MEHMAAN-E-HARMAIN SHARIFAIN

DHAKA/E.CHAMPARAN	NAWADA	KISHANGUNJ	JAMUI	SAHARSA	SIWAN	SILAO,NALANDA
9097001221	8700152814	8809175786	9507052786	9471256814	9973250972	9570625268
MD. TABREZ	ARSHI	SYED AHMED KABIR	AFTAB MALLICK	RAHMAT HUSSAIN	PURNAM SIWANI	FAIZAN ALAM
ARARIA	BIHAR SHARIF	MOTIHARI	HARCHANDA	MUZAFFARPUR	MUBARAKPUR	GOPALGANJ
9852382797	9798606457	9576078605	9576078610	8757115859	7033041817	8294797194
QARI NEYAZ	AFAQUE AHMAD	SHAHNAWAZ	HAJI NURUL HUSSAIN	ANWAR SHOIB	QARI NAZIR	KHURSHID

ZAM ZAM

زم زم

حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول

Hajj Umrah Tour & Travel

Main Khagaul Road, Opp सेन्ट्रल बैंक ऑफ इंडिया Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

18 NOV 2024	22 DEC 2024	25 JAN 2025	02 MAR 2025
95,999/-	95,999/-	95,999/-	1,60000/- Full 30 Day Ramdan
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Ramdan Booking Start 2025

LAST 20 DAY RAMDAN 13 MAR 2025 DELHI TO DELHI (1,50,000/-) PATNA TO PATNA (1,60,000/-)

SAUDI AIRLINES/AIR INDIA

Makkah Hotel Within 300-350 Mtr

Package Includes

Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance

Madina Hotel Within 100-150 Mtr

9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246

PATNA TO PATNA 1,05,000/-

CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF	BHAGALPUR	ALAMGANJ PATNA
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir Hussain 9308841431 8409715125	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Sajid Qaiser 9122167786	Md. Chand 8210695856	Kamil Khan 9631923254	Md. Rizwan 8292847945 Md. Ashraf- 8228826640

DAYARE HARAM

دیارے حرم

حج عمرہ ٹورس پرائیویٹ لمیٹڈ

AIHUTOA · ISO 9001:2015 CERTIFIED COMPANY · IATA

HAJJ UMRAH TOURS PVT LTD

عمرہ

17 DAY UMRAH TOUR 2025

Premimum Semi-Delux Package

DEP: 17 Jan. 2025 / RET: 02 Feb. 2025

Direct Flight DEL JED DEL
By Saudi Airlines
SV 759 17 JAN DEL JED 2005 2350 / 2PC
SV 756 02 FEB JED DEL 0215 0945 / 2PC

5 & 4 Sharing Room	Rs. 88,999/-
3 Sharing Room	Rs. 98,999/-
2 Sharing Room	Rs. 1,08,999/-

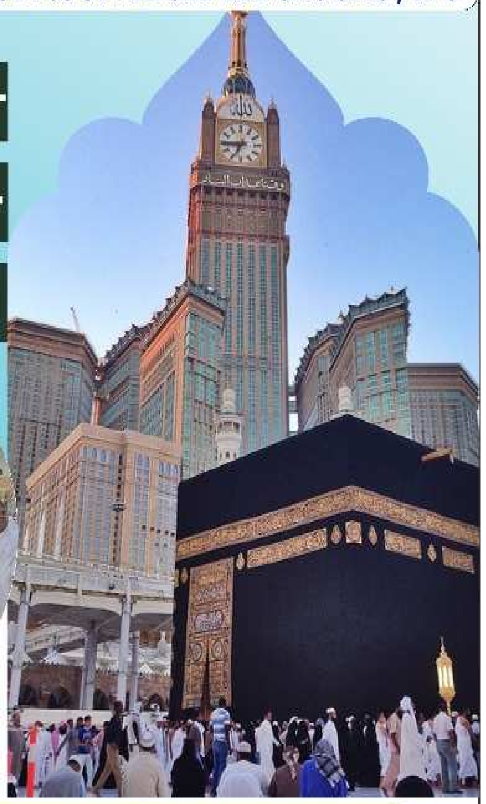

Package Includes:

Return Air Ticket |
Umrah Visa with Insurance |
Best of Accommodation
Indian Meals 3 Time |
Air-conditioned Transportation |
Local Ziyarats in Makkah & Madinah |
5 Liters Zam Zam |
2 Time Laundry | Gifted Umrah Kit |
Exprienced Tour Guide

Document Required
* Valid Passport 6 Months
* Pan Card
* 2 Pc Photo (with White Background)
* Final Vaccination Certificate

Abdur Razaque
(11 years experiance)
+91-9555659996

HOTEL DETAIL
MAKKAH: Shams Al Zahbi Hotel Hotel / SIMILAR
(10 Nights 3 STAR-350 Mtr.)
MADINAH: Sebal Plus HOTEL / SIMILAR
(6 Nights 3 STAR-200 Mtr.)

DAYARE HARAM
HAJJ UMRAH TOURS PVT. LTD.

1st Floor, Shop No- 5 & 6, M.H. Market
Karamganj Road, Near Shiksha Bhawan
Laheriasarai, Darbhanga, Bihar - 846001
Mob- +91 9031310178, Tel- 06272-351228

Web : www.dayareharam.com
Email : info@dayareharam.com

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL

حفیظ ٹور اینڈ ٹریول

HAFEEZ HAJ & UMRAH 9507677786 PATNA

A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1

PACKAGES (UMRAH DEPARTURE)

* 20th January
98,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi

* 15th February
98,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi

* 10th March (RAMZAN EID IN INDIA)
166,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi

SERVICES

Accommodation, Visa, Ticket, Laundry, Zeyarat makkah & Madina, Transportation, Food, Tour Assistance

HOTELS

Makkah Hotel (Within 350-400 mtr)
DAR AL KHALIL
AL RUSHAD
Madina Hotel (Within 100-150 mtr)
REYAZ AL ZAHRA

40 TIMES NAMAZ IN MADINA

حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔

COMPLIMENTARY
BAG PACK · CHAPPAL BAG · ZAMZAM 5LTR

PATNA TO PATNA Rs.1,10,900/-
PATNA TO PATNA (RAMZAN) 1,76,900/-

9835009701
9386899468

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

طالبان امیر ہبت اللہ پر تنقید کرنے والے سراج الدین حقانی کو مغرب کے لیے 'تبدیلی کا چہرہ' کیوں سمجھا جا رہا ہے؟

یہ واقعہ ان چہ مگوئیوں کو مزید تقویت بخش رہا ہے کہ طالبان قیادت کے درمیان لڑکیوں کی تعلیم سمیت کئی معاملات کو لے کر شدید اختلافِ رائے پایا جاتا ہے اور اب یہ اختلافات کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔ اتوار کو پیش آنے والے واقعے میں جو دو طالبان رہنما آمنے سامنے آئے اُن میں موجودہ طالبان حکومت کے وزیر داخلہ اور حقانی نیٹ ورک کے رہنما سراج الدین حقانی اور وزیر تعلیم ندا محمد ندیم شامل ہیں۔ ندا محمد کا شمار طالبان رہنما ہبت اللہ اخونزادہ کے قریبی سمجھے جانے والے افراد میں ہوتا ہے جبکہ سراج الدین حقانی کچھ ہی روز پہلے قندھار میں طالبان رہنما کے ساتھ ایک 'ناکام ملاقات' کے بعد واپس لوٹے ہیں۔ قندھار میں پیدا ہونے والے ندا محمد ندیم کو کابل میں ہبت اللہ اخونزادہ کے نمائندوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے حالانکہ ان کا شمار طالبان کی بااثر شخصیات میں نہیں ہوتا اور ماضی میں بھی انھوں نے جنگ کے دوران بھی کوئی اہم کردار ادا نہیں کیا۔ ندا محمد ندیم خواتین کی تعلیم پر پابندی سمیت طالبان رہنماؤں کے کئی متنازع احکامات پر عملدرآمد کروانے والوں میں شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اپنی تقریر کے دوران ندا محمد ندیم نے طالبان کے ناقدین کو آڑے ہاتھوں لیا اور اسی دوران چند غیر مناسب الفاظ استعمال کیے اور ایسے لوگوں کو 'خدا اور اسلامی نظام کا دشمن، کافروں کا حامی اور غلام، مرتد اور حتیٰ کے کافر' تک قرار دے دیا۔ وزیر تعلیم کی تقریر کے بعد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سراج الدین حقانی نے کہا کہ 'یہ مناسب نہیں کہ ہم لوگوں کے سامنے سخت الفاظ استعمال کریں اور انھیں بدعنوان اور بدکردار کہہ کر اُنھیں مسترد کریں۔' سراج الدین حقانی کا کہنا تھا کہ 'اس کے برعکس اسلامی نظام کے تحت ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان لوگوں کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں لیکن اگر خدا نہ کرے، لوگ بدعنوانی اور کُفر کے طرف راغب ہوتے ہیں تو اس کی بڑی وجہ ہماری تنگ نظری اور کمزوری ہوگی۔' اپنی تقریر کے دوران سراج الدین حقانی نے خبردار کیا کہ 'صورتحال اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ جہاں اب طالبان حکومت کے پاس لوگوں کے سوالوں کا جواب نہیں۔' انھوں نے اپنے کچھ ساتھیوں پر مذہب پر 'اجارہ داری' جمانے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ وہ اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'ہمیں منفی سوچ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اگر ہم حکمران ہیں تو عوام کو ہماری ہر بات ماننی ہوگی ورنہ آسمان گر پڑے گا۔' سراج الدین حقانی کا کہنا تھا کہ 'ہمیں خود کو مذہب کا ٹھِکیدار نہیں سمجھنا چاہیے۔ افغانستان کے عوام نے دین اسلام کی حفاظت کے لیے کئی دہائیوں تک قربانیاں دی ہیں جنھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔' اس فیصلے کے بعد قندھار میں ہبت اللہ اخونزادہ کی موجودگی میں طالبان حکومت کی کابینہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا اور اس پابندی سمیت کئی متنازعہ امور پر بات ہوئی۔ بی بی سی کو اس حوالے سے موصول ہونے والی اطلاعات میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ سراج الدین حقانی دو روز کے لیے قندھار میں موجود تھے۔ جہاں انھوں نے ہبت اللہ اخونزادہ سے ان معاملات پر بات چیت کی لیکن 'فریق ایک دوسرے کو مطمئن' کرنے میں ناکام رہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ 'کابل میں طالبان رہنماؤں' کے نام سے منسوب اکثر طالبان رہنما کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کے دوران براہ راست اپنے تحفظات کا اظہار نہیں کر پاتے کیونکہ انھیں ہبت اللہ اخونزادہ کے طاقتور 'مذہبی دلائل' کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہندستان میں مسلمانوں کا خاتمہ کیسے؟

ترتیب۔ ریاض فردوسی۔ آماخذ۔ (دلت وائس۔ ترجمہ۔) 9968012976

اللہ اس قوم پر رحم کرے جس قوم کا نوجوان اور سنجیدہ طبقہ لہو لعب میں گم ہو اور انہیں کل کی فکر ہی نہ ہو۔ یہ مضمون دلت وائس، 31-مئی، 1999، میں شائع ہوا تھا جس میں معروف صحافی وی ٹی راج شیکھر نے لکھا تھا: ''اس وقت تو محض بیج بوئے جا رہے ہیں فصل کاٹے جانے کا وقت تو ابھی آنا ھے۔ اور فصل کاٹے جانے کے وقت ہندوستان میں جو کچھ کاٹا جا رہا ہوگا وہ وھی ہوگا جو اسپین میں ہو چکا ھے'' مسلمانوں نے اسپین پر ہزار سال تک حکومت کی۔ اس کے باوجود آج اسپین میں مسلمانوں کا وجود نہیں ھے۔ حالانکہ وہاں تمام شعبہ ہائے زندگی پر اسلام کے اثرات ہیں۔ اسپین کی زبان میں دیگر یوروپی زبانوں کی بنسبت عربی کے زیادہ الفاظ موجود ہیں، اس کی موسیقی پر عرب موسیقی کا اثر ھے، اس کی ثقافت پر یوروپین تہذیب کے بجائے عرب ثقافت کی چھاپ ھے اور یہاں تک کے عرب ناموں کی طرح یہاں ناموں کے شروع میں ''ال'' لگا ہوتا ھے۔ 1942 سے، جب غرناطہ میں مسلم سیاست کا آخری قلعہ مسمار ہوا تھا، اسپین میں مسلمانوں کے زوال کی شروعات ہوگئی تھی اور 120 سال بعد 1612 میں یہ زوال یہاں سے باعمل مسلمانوں کے آخری قافلے کی روانگی کے ساتھ اپنی انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ اس سال کے بعد اسپین کے افق سے اسلام بالکل غائب ہوگیا۔

ایک قابل غور نکتہ یہ ھے کہ اسپین میں اسلام کی تنزلی کے اُس دور میں پوری مہذب دنیا پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ ترکی کی عثمانی خلافت قسطنطنیہ پر 1553 میں قبضہ کر چکی تھی اور جزیرہ نما بلقان کا تمام علاقہ اس کے زیر تسلط تھا۔ مصر میں طاقت ور مملوک حاکم تھے۔ عباسیوں کے زیر حکمرانی ایران اپنے عروج پر تھا اور ہندوستان میں مغلوں کی حکومت تھی۔ اس کے باوجود اسپین کے مسلمانوں کو بچانے کیلئے ان عظیم افواج نے کچھ نہ کیا۔ اسپین میں اسلام کا خاتمہ کیسے ہوا؟ اس صدی کی 30 اور 40 کی دہائی میں ہندوستان کے ہندو فسطائیوں نے اس موضوع میں گہری دلچسپی لی تھی۔ انہوں نے اس کا مطالعہ اس غرض سے کیا تھا تا کہ ہندوستان میں اس کی نقل کی جا سکے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں اسپین کی کہانی دوہرائے جانے کو روکنے کیلئے مسلمانوں نیا اپنے طور پر اس کا مطالعہ کیا تھا کیونکہ سب سے بڑی اقلیت ہونے کی وجہ سے (1981 کی مردم شماری کے مطابق ان کا تناسب 11.35 ھے) وہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کیلئے سب سے بڑا دردسر بن گئے ہیں۔ مگر ہندوستان کے مسلمان اسپین کی تاریخ اور اس کی بنیاد پر تیار کی جانے والی سازشوں سے لاعلم ہیں، اور بڑھ کر ستم ظریفی کے علماء کا طبقہ اس بات کو جمعہ یا عیدین کے خطبے میں بیان نہیں کرتا۔ ہماری بڑی آبادی اس فتنے سے لاپرواہ ہے، تعجب ہے؟

ہندوستان کی طرح اسپین کے مسلمانوں کی بھی تین اقسام ہیں: (1) اصل عربوں کی اولادیں (2) عرب باپوں اور اسپینی ماؤں کی اولادیں (3) جنہوں نے عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ سقوط غرناطہ کے بعد اپنی جانیں (دولت نہیں کیونکہ دولت لیجانے کی اجازت نہیں تھی) بچانے کیلئے اصل عرب تیونس اور مراکش چلے گئے۔ بہت سے عیسائی حملہ آوروں کے ہاتھوں مارے گئے۔ وہ عرب جنہوں نے اسپین میں رہنے کو ترجیح دی انہیں بالآخر ''غیر ملکی'' اور اسپین کو برباد کرنے والے قرار دے دیا گیا، جیسا کہ ہندوستان میں کیا جا رہا ھے)۔ دیگر مسلمان یعنی مسلمان باپوں اور عیسائی ماؤں کی اولادیں یا عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں نے مکمل مذہبی آزادی دئے جانے کے شاہ فرنیڈانڈ کے اعلان پر یقین کرتے ہوئے اسپین میں رہتے رہنے کا فیصلہ کیا۔ (ہندوستان میں بھی تو ہمیں یہ ھی بتایا جاتا ھے کہ مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی اور اقلیتی حقوق حاصل ہیں)۔ شروع کے سالوں میں ان کی زندگی اور املاک پر حملوں کو عارضی رویہ قرار دے کر معاف کر دیا جاتا تھا۔

اس کا موازنہ 1947ء میں تقسیم کے حالات سے کیجئے۔ (یہ مضمون 1999 میں لکھا گیا تھا۔ اسپین میں مسلمانوں پر حملوں اور قاتلوں اور جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کا موازنہ گجرات، مظفرنگر اور مالیگاؤں میں مسلمانوں کے قاتلوں کی یکے بعد دیگرے رہائی اور حکومت وقت کے ذریعے انہیں نوازے جانے سے کیجئے)۔ اسپین میں مسلمانوں پر حملے محض اُسی وقت شروع نہیں ہوئے بلکہ 50 سال بعد تک اس سے کم شدت کے ساتھ وقتاً فوقتاً جاری رہے۔ بالکل جس طرح آج ہندوستان میں ہو رہا ھے۔ تقسیم کے بعد ابتدائی سالوں میں ہندوستانی مسلمانوں نے مزاحمت دکھائی اور حملہ آوروں کو جواب دیا۔ سڑکوں پر چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوئیں مگر آہستہ آہستہ یہ یک طرفہ حملوں میں بدل گئیں اور شکست مسلمانوں کی ہوئی۔ اور اب تو ہندو پولیس کو مسلمانوں کے قتل کی کھلی چھٹی دے دی جاتی ھے۔

اسپین میں جس وقت منظم عیسائی گروپ قتل عام کا بازار گرم کئے ہوئے تھے، فرنیڈانڈ کی حکومت مسلمانوں کا نوکریوں سے صفایا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل پیرا تھی:

انتظامیہ سے عربی زبان کو خارج کر دیا گیا۔ جو اسکول مساجد سے منسلک تھے ان پر پابندی لگادی گئی کہ غیر مذہبی مضامین، مثلاً سائنس، تاریخ، ریاضی، اور فلسفہ نہ پڑھائیں۔ وہ صرف مذہبی تعلیم دے سکتے تھے۔

تاریخ کی تعلیم جھوٹے واقعات کی بنیاد پر دی جانے لگی جس میں مسلمان دور حکومت ظلم اور صفا کی کا دور بتایا گیا۔ اسپین کی تعمیر میں مسلمانوں کیکردار کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ ہتھیار جمع کرنے اور خفیہ میٹنگوں کے انعقاد کے الزام کے بہانے مسلمانوں کے گھروں کی آئے دن تلاشی ہوتی تھی۔ اصلی عربوں کے بارے میں مشہور کر دیا گیا تھا کہ وہ ملک دشمن ہیں اور یہ کہ انھوں نے اسپین کو تباہ کیا ھے۔

جن عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ان کو یہ کہہ کر دوبارہ عیسائی بننے کی ترغیب دی گئی کہ ان کے اجداد کو زبردستی مسلمان بنا لیا گیا تھا اور اب کیونکہ کوئی دباؤ موجود نہیں رہا، لہٰذا انہیں عیسائیت اختیار کر لینی چاہئے۔

جن مسلمانوں کے اجداد عیسائی اور مسلمان تھے انہیں حرامی قرار دیا جاتا، ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور ان پر عیسائیت قبول کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جاتا تھا۔

اسلامی طریقے سے ہونے والی شادیوں کا عدالت میں جا کر رجسٹریشن کروانا لازمی کر دیا گیا اور اسلامی قوانین کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔

اسپین میں اختیار کیا گیا ہر طریقہ اِس وقت ہندوستان میں نہایت ہوشیاری اور منظم طریقے کے ساتھ آزمایا جا رہا ھے۔

اسپین میں مسلمانوں کا مذاق اڑایا گیا، ان کی تذلیل کی گئی اور ان پر مسلسل حملے کئے جاتے رہے۔ مسلمانوں کی معیشت برباد کرنے کیلئے ان کی دوکانوں اور مکانوں کو نظر آتش کرنے کیلئے اسپین کے لوگوں کو ترغیب دی گئی۔ مسلمانوں کے عیسائیت قبول کرنے کی علامتی تقریبات منعقد کر کے ان کی تشہیر کی گئی۔ ہندوستان میں ہر طرح کے ہندو نازی —— آریہ سماج، راما کرشنا مشن، وشوا ہندو پریشد وغیرہ —— بالکل یہی کام انجام دیر ھے ہیں۔ اسپین کے مسلمانوں کی پہلی دو نسلوں نے اپنے بچوں کو گھروں اور مساجد میں عربی پڑھا کر اور زبانی طور پر انہیں حقیقت سے روشناس کروا کر اپنے مذہب کی حفاظت کا غیر فعال طریقہ اختیار کیا۔ مگر آہستہ آہستہ ان کا جذبہ سرد پڑتا گیا۔ جب یہ حکم نافذ ہوا کہ شادی صرف سرکاری اداروں کے ذریعے ھی کی جا سکے گی تو شروع شروع میں مسلمان دو تقریبات منعقد کرتے رھے۔ ایک سرکاری ادارے میں اور دوسری اپنے گھروں پر اسلامی طریقے سے۔ آہستہ آہستہ دوسری تقریب پر پابندی عائد کر دی گئی اور گھروں میں منعقد کی جانے والی یہ تقاریب بھی غائب ہوگئیں۔

اس دوران مسلم قیادت کے ساتھ مسلمانوں کا رابطہ ختم ہو گیا اور مسلم اشرافیہ نے بڑی تعداد میں ترکی، تیونس، مراکش اور مصر کی جانب ہجرت کر لی جہاں جذبہ ہمدردی کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ اسپین کے غریب مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ بالکل یہی سب کچھ ہندوستان میں ہو رہا ھے۔ امیر اور انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان برہمنی اثر قبول کرتا جا رہا ھے۔ اس نے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی نقالی شروع کر دی ھے کیونکہ وہ غریب مسلمان (جو 95% ہیں) بدحال بستیوں میں رہتے ہیں اور مراعت یافتہ طبقے کی بنسبت وہ اسلام پر زیادہ عمل کرتے ہیں۔ مسلم کش فسادات میں انہیں لوگوں کی جانیں جاتی ہیں۔

اسپین میں جو بیج نصف صدی کے پہلے حصے میں بوئے گئے تھے، نصف صدی کے بعد ان کی فصل پوری طرح پک کر تیار ہوگئی تھی۔ اب مسلمانوں کی حفاظت کرنے کیلئے نہ کوئی قیادت باقی رہ گئی تھی اور نہ اس صورتحال کا مقابلہ کرنے کیلئے کوئی بابصیرت شخصیت رہ گئی تھی۔ مذہبی قائدین، جنہیں دینیات کے علاوہ کسی اور چیز کا علم نہیں تھا، نے صورتحال سے نمٹنے کی بھرپور کوشش کی مگر حکومتی اداروں کے پروپیگنڈے، اس کی جانب سے دیا گیا لالچ، عیسائیت قبول کرنے کے عوض بڑی بڑی پیشکشوں، اسلامی اقدار سے عوام کی ناواقفیت، اور ان کے ذہنوں میں منظم طریقے سے پیدا کی گئی احساس کمتری کے سامنے علماء کی کوششیں بہت کمزور تھیں۔ اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے سیاسی قیادت اور ایسی تنظیموں کی ضرورت تھی جن کے پاس حالات سے نمٹنے کیلئے وسائل دستیاب ہوں۔ جن مسلمانوں نے ترکی اور مصر کی مسلم حکومتوں سے مدد لینے کی بات کی مسلمانوں نے خود ان کی مخبری حکومت سے کی۔ مسلمانوں میں لڑنے کی خواہش کی عدم موجودگی کی وجہ سے کوئی بھی مسلم ملک ان کی مدد نہ کر سکا۔ جو مسلمان ترکی اور مصر میں ہجرت کر چکے تھے اُنہوں نے اِن حکومتوں کو اسپین کے مسلمانوں کی مدد کرنے کا خیال دل سے نکالنے کا مشورہ دیا کیونکہ اُن کی سوچ کے مطابق اِس سے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم میں مزید شدت آجاتی۔ اُنہیں ایک احمد شاہ عبدالی کی ضرورت تھی مگر اس کا وہاں کوئی وجود نہیں تھا۔ عام مسلمان اسپین کے قومی دھارے میں شامل ہوگئے اور بیروزگار ہوجانے کی وجہ سے مُلّا اسپین چھوڑ چھوڑ کر چلے گئے۔ جن مسلمانوں کو اعتقاد کے لحاظ سے سخت سمجھا جاتا تھا ان کا آخری قافلہ اسپین کو الوداع کہہ کر 1612 میں وہاں سے روانہ ہوگیا۔

ہندوستان میں بھی سیاسی قیادت اُن پارٹیوں کی دم چھلّا بن گئی جن کی قیادت اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے ہاتھ میں ھے۔ صرف عالم دین مولانا ابوالحسن ندوی نے ہندوستانی مسلمانوں کی ثقافتی شناخت کی حفاظت کرنے کی کوشش کی ھے۔

ہندوستان میں ''تجربہ اسپین'' پوری توانائی اور فعالیت کے ساتھ اپنایا جا رہا ھے۔ اردو زبان، جو ہندوستان میں اُتنی ھی اسلامی ھے جتنا اسپین میں عربی اسلامی تھی، کو ختم کیا جا رہا ھے۔ اِس صورتحال کا مشاہدہ ہم نے بنگلور میں ہونے والے عالمی تبلیغی اجتماع میں کیا۔ (دلت وائس 15 مارچ 1985)۔ یہ لوگ عوام میں پہنچنے کے بجائے نفسیاتی اور جسمانی گوشہ نشینی کا سہارا لیر ھے ہیں۔ مسلمانوں کی جانوں اور املاک کی حفاظت کرنے کی غرض سے اٹھائےجانے والے کسی بھی قدم کو فرقہ واریت کا نام دے دیا جاتا ھے۔ کوئی مسلمان اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی تائید نہ بھی کر رہا ہو بلکہ ان کی محبت کا ڈھونگ کر رہا ہو تو اسے ''نیشنلسٹ مسلم'' سمجھا جاتا ھے۔ مسلم عوام اور تعلیم یافتہ امیر مسلمانوں کے درمیان فاصلہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ھے۔ مسلمان قیادت خود بھی مسلمانوں کے قتل عام کو فطری بات سمجھتی ھے۔ جب کبھی بھی اس قسم کے مسائل کو بین الاقوامی اسلامی پلیٹ فارمز پر اٹھایا جاتا ھے تو اسے ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے تعبیر کیا جاتا ھے۔ تعلیمی نصاب سے مسلم تاریخ خارج کر دی گئی۔ نامور مسلمان جن کی اموات ہندوستان میں اور ہندوستان کیلئے ہوئیں ان کے نام لینے سے گریز کیا جاتا ھے۔ ٹیپو سلطان جس کی شہادت ہندوستان کیلئے ہوئی نئی نسل اُس تک کے نام سے ناآشنا ھے۔ اِس کے برعکس تاتیا ٹوپے، جس نے ہندوستان کیلئے نہیں بلکہ اپنی پینشن کیلئے جنگ کی تھی اور جھانسی لکشمی بائی جو اپنے سوتیلے بیٹے کو اپنے تخت کا وارث بنانے کیلئے لڑی تھی، ان کے نام ہر ہندوستانی کے لبوں پر ہیں۔ سائنس، طب، موسیقی، آرٹ کی خدمت یا بہادری کیلئے کسی مسلمان کو انعام نہیں دیا جاتا۔ انتہا تو یہ ھے کہ مولانا آزاد، قدوائی، سید محمود، ہمایوں کبیر وغیرہ جنہوں نے حکمراں پارٹی کانگریس کے پرچم تلے ملک کی آزادی کی لڑائی لڑی، ان کے ناموں پر کسی سڑک کا نام نہیں رکھا جاتا۔ تاریخ دوبارہ لکھی جارھی ھے (Falsifying Indian History یعنی'' تاریخ ہند کو جھوٹ سے آلودہ کرنے کا عمل'' دلت وائس 16 اپریل 1985) مسلمانوں کو روزانہ مارا جارہا ھے اور ان کے مکان اور املاک جلائے جارھے ہیں۔ فوج، پولیس اور انتظامیہ کے دروازے ان کیلئے بند ہیں۔ اس کے باوجود اسلام کی حفاظت کی خاطر مسلم تنظیمیں خود رو گھاس کی طرح وجود میں آتی چلی جارھی ہیں۔ ہر کوئی اسلام کی حفاظت کیلئے فکر مند ھے، کوئی بھی مسلمانوں کی حفاظت نہیں کرنا چاہتا۔ ہم اس بارے میں واقعی فکر مند ہیں۔

حکمراں طبقے کی پالیسیوں کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ھے کہ اِس میں اور اسپین میں فرڈنانڈ اور ازابیل کی پالیسیوں میں بہت زیادہ مماثلت ھے۔ فرق صرف اتنا ھے کہ بیسوی صدی میں اقوام متحدہ کے منشور برائے انسانی حقوق اور بین الاقوامی رائے عامہ کی وجہ سے اعلیٰ ذات کے ہندو زیادہ تیز اور مکاری میں زیادہ سلیقہ مند ہیں۔

آئے دن کے منظم مسلم کش فسادات میں جانی اور مالی نقصان، سب سے بڑھ کر یہ کہ مسلمانوں میں خوف کی کیفیت، دفاع، افواج اور پولیس میں مسلمانوں کا صفایا کر کے ان شعبوں میں برہمنی سوچ کا فروغ دیا جانا، سرکاری نوکریوں اور اداروں میں تقرری کے دروازے مسلمانوں کیلئے بند کر دینا، تعلیم اور ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ میں برہمنی سوچ کا پھیلا دیا جانا، 1947-48 میں، پنجاب، ہریانہ، یوپی، بہار اور مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا، آندھرا پردیش، اور کرناٹک کے کچھ علاقوں سے اردو زبان کا خاتمہ، آہستہ آہستہ اردو اسکولوں کا بند کیا جانا، یہ سب مسلم دشمن پالیسیوں کی واضح مثالیں ہیں۔

نفسیاتی جنگ کے محاذ پر مسلم پرسنل لاء، جسے اب یکساں سول کوڈ کا نام دے کر اسے تحلیل کرنے کی کوشش کی گئی ھے، ہندو ثقافت کی بڑائی کا شور، ملک کی ترقی اور تعمیر میں مسلمانوں کی خدمات کو کم کر کے دکھانے کیلئے بدنام زمانہ مسلم دشمن شخصیات مثلاً ''مہاتما'' گاندھی، جی بی تلک، مدن موہن مالویہ، ویر ساورکر، لالا لاجپت رائے کو بطور ہیرو پیش کرنا، ہندوستان کی تاریخ دوبارہ لکھنا

جو کاروبار مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں مثلاً گوشت کا کاروبار، اسے گناہ بتا کر گائے کی حفاظت کی پالیسیوں کو فروغ دینا اور مسلمانوں کے ذریعے امپورٹ ایکسپورٹ کے کاروبار کو اسمگلنگ سے تعبیر کرنا، یہ وہ حرکتیں ہیں جن سے ہندوستان کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کیا جاتا ھے جس سے مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ھے۔ مسلم اکثریتی حلقہ انتخاب کو مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جاتا ھے تاکہ مسلمانوں کے ووٹ بے وزن ہو جائیں اور ان علاقوں پر ایسے انتہا پسند سیکولر مسلم لیڈروں کو مسلط کر دیا جاتا ھے جنہوں نے اب گائے کی پرستش شروع کر دی ھے اور ان مناظر کو باقاعدہ ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ھے۔ بدقسمتی سے حکومت سے ناامید مسلم قائدین ہندوؤں پر مزید انحصار کرنے لگتے ہیں اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ہندو (دلت) عوام اس پروپیگنڈے کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ اس وقت تو محض بیج بوئے جارھے ہیں فصل کاٹے جانے کا وقت تو ابھی آنا ھے۔ اور فصل کاٹے جانے کے وقت ہندوستان میں جو کچھ کاٹا جا رہا ہوگا وہ وھی ہوگا جو اسپین میں ہو چکا ہے، الا یہ کہ مسلمان جلدی سے جوابی اقدامات کی تیاری کر لیں۔

یہی وقت ھے جب مسلمان یا ان میں دانشمند حضرات اٹھ کھڑے ہوں اور ہندوستان میں اسپین کی تاریخ دوہرائے جانے کو روک دیں۔ اسلام کی حفاظت ہمیشہ عوام الناس نے کی ہے نہ کہ اونچے طبقے سے تعلق رکھنے والوں نے۔ دولت مند مسلمانوں کا تناسب (کچھ استثناؤں کے علاوہ) پانچ فی صد بھی نہیں ھے۔ یہ طبقہ اسلام کی باتیں کرتا ہو مگر مسلمانوں کو بھول چکا ھے۔ برائے مہربانی یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مذہب اپنے ماننے والوں کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ مذہب کے ماننے والے مذہب کی حفاظت کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہندوستان میں اسلام کو بچانے کیلئے مسلمانوں کو بچانا پڑے گا۔ ہمارے اکابرین نے اپنے جان و مال کا نظرانہ دے کر جو قربانی دی اس کا پھل ہم نے کھایا اب پھل ختم ہو چکا ہے۔ اب جب ہم قربانی دیگیں تو ہماری آنے والی نسلیں اس کا پھل کھائے گی۔ ہمیں صرف دو کام کرنا ہے۔ پہلا رجوع الی اللہ دوسرا غیر مسلموں کے کمزور اور پسماندہ طبقات کے حقوق کی لڑائی۔ ان کو بتائے کہ ہم نئے برہمن کا ہندوستان کا خواب دیکھنے والوں کی راہ میں دیوار ہیں۔ جب وہ ہمیں سر کر لیں گے تو وہ آپ کو کچلے گے۔ واضح رہے کہ دلتوں کا پڑھا لکھا طبقہ اس بات کو جانتا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کے آداب قرآن کی روشنی میں

مولانا اسلام الدین حنفی بنارس

مذہب اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس میں ہر چیز کے اصول وضوابط بیان کیے گئے ہیں خواہ وہ کسی بھی چیز سے متعلق ہو۔ قرآن جس طرح زندگی کی ہر گوشے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اسی طرح معاشرے کو فتنے اور انتشار سے بچانے کے لیے کچھ اصول بھی بتاتا ہے۔

آج اس مضمون میں ہم سماجیات سے متعلق ایک اہم موضوع "گھر میں داخل ہونے کے آداب قرآن کی روشنی میں" کے متعلق کچھ گفتگو کریں گے۔ گھر میں کب داخل ہوں، کیسے داخل ہوں، اور اگر وہاں کسی کو نہ پائے تو کیا کریں۔ چنانچہ دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے کے متعلق رب تعالی ارشاد فرماتا ہے اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو (سورہ نور، آیت 28)۔ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی کہ انصار کی ایک عورت نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اپنے گھر میں میری حالت کچھ اس طرح کی ہوتی ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے اس حالت میں دیکھے، چاہے وہ میرے والد یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اور میری اسی حالت میں گھر میں مردوں کا آنا جانا رہتا ہے تو میں کیا کروں؟ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

دوسروں کے گھر جانے سے متعلق چند شرعی احکام:

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں کوئی بے اجازت داخل نہ ہو۔ اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سُبْحَانَ اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا اللہُ اَکْبَر کہے، یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آنا چاہتا ہے

(2)......غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو پہلے سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت لے۔

لیکن اگر وہاں کسی کو نہ پائے تو پھر اس صورت میں کیا کرے اس کے متعلق بھی قران ہماری رہنمائی فرماتا ہے ارشاد باری تعالی ہے

پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے (سورہ نور، آیت 29)

یعنی اگر مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دے دی جائے کیونکہ غیر کی مِلک میں تَصَرُّف کرنے کے لئے اس کی رضامندی ضروری ہے۔ اور اگر مکان میں اجازت دینے والا موجود ہو اور وہ تمہیں کہے کہ ''واپس لوٹ جاؤ'' تو تم واپس لوٹ جاؤ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار اور منت سماجت نہ کرو۔

دروازے او پر دستک دیتے ہوئے کس بات کا خیال رکھنا ہے قرآن اس میں بھی ہماری رہنمائی فرماتا ہے

(1)......کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا اور ان کو زُور سے پکارنا مکروہ وخلافِ ادب ہے۔

(2)......جب کسی کا دروازہ بجائیں اور اندر سے پوچھا جائے کہ کون ہے تو اس کے جواب میں یہ نہ کہیں کہ میں ہوں، بلکہ اپنا نام بتائیں تاکہ پوچھنے والا آپ کو پہچان سکے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے قرض کے سلسلے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے دروازہ بجایا۔ آپ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''میں، میں۔'' (یعنی میں تو میں بھی ہوں) گویا آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔

اور جب بالغ حضرات گھر میں داخل ہونا چاہیں تو ان کے متعلق اتوار کو تھانہ ارشاد فرماتا ہے اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اِذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نمازِ عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

ان تین اوقات میں ہمیں اجازت کیوں لینی چاہیے

(1)......فجر کی نماز سے پہلے۔ کیونکہ یہ خواب گاہوں سے اُٹھنے اور شب خوابی کا لباس اُتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا وقت ہے۔

(2)......دوپہر کے وقت، جب لوگ قیلولہ کرنے کے لئے اپنے کپڑے اُتار کر رکھ دیتے اور تہ بند باندھ لیتے ہیں۔

(3)......نماز عشاء کے بعد، کیونکہ یہ بیداری کی حالت میں پہنا ہوا لباس اُتارنے اور سوتے وقت کا لباس پہننے کا ٹائم ہے۔

یہ تین اوقات ایسے ہیں کہ اِن میں خلوت وتنہائی ہوتی ہے، بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے، لہٰذا اِن اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور اُن کے علاوہ جو ان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں، وہ کسی وقت بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔ ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ کام اور خدمت کیلئے ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں تو اُن پر ہر وقت اجازت طلب کرنا لازم ہونے میں حرج پیدا ہوگا اور شریعت میں حرج کو دُور کیا گیا ہے۔ اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اِذن مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک یہاں ذکر کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عطا بن یسار رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ، انہوں نے عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے بَرَہۡنَہ دیکھو؟'' عرض کی: نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔ اسی حکم سے کچھ اور احکام کی حکمت بھی سمجھ آتی ہے جیسے باپ یا بھائی اگر بیٹیوں یا بہنوں کو جگانے کیلئے کمرے میں جائیں تو کمرے کے باہر سے آواز دیں اور جگائیں کہ بلا اجازت اندر جانا نامناسب ہے کیونکہ حالتِ نیند میں بعض اوقات بدن سے کپڑے ہٹ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

''موجودہ دور میں ڈاکٹرز مسیحا سے زیادہ قصائی بن گئے ہیں''

پوری دنیا میں استاد کے بعد اگر کوئی مقدس شعبہ ہے تو وہ شعبہ طب ہے، اس شعبے سے منسلک انسانیت کی خدمت سے سرشار ڈاکٹرز ومعالج حضرات کو تصور کیا جاتا ہے، اس لئے دنیا بھر میں ڈاکٹرز اپنے میریضوں کیلئے مسیحا کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسپتالوں میں سفید کوٹ میں ملبوس ان ڈاکٹرز کو دیکھ کر کسی دور میں دل کو سکون ملتا تھا لیکن نہ جانے کیوں اب یہ مقدس پیشہ آج کل ہمارے ملک میں اپنے انسانیت سوز منفی کارناموں اور کرتوتوں کی وجہ سے آئے روز ذرائع ابلاغ میں زیر بحث رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دنیا بھر میں ڈاکٹرز کو مریضوں کیلئے مسیحا قرار دیا جاتا ہے کیونکہ ڈاکٹرز کسی بھی انسان کا رنگ، نسل اور مذہب کی تفریق کئے بغیر علاج کرنے میں اہم کردار کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں ڈاکٹرز کا پیشہ سب سے معزز اور قابل ستائش سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں لاتعداد مسائل نے ہمیں گھیر رکھا ہے وہا ہمارے یہاں ایک سنگین مسئلہ صحت کا بھی ہے کیونکہ ہماری بنیادی ضرورت اور بقا کی جنگ لڑنے والے افراد کیلئے بیماری اور اس پر آنے والے اخراجات کسی بھی مصیبت سے کم نہیں ہوتے۔ افسوس ہمیں آزاد ہوئے تقریباً سات دہائیوں سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن پھر بھی ہماری حکومت لوگوں کو بنیادی صحت کی سہولیات پہنچانے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو پائی، دوسری طرف ملک کا حکمران طبقہ انتخابات سے پہلے عوام کو صحت کی مکمل سہولیات دینے کے خواب دکھا کر ووٹ تو حاصل کر لیتا ہے لیکن انتخابات کے بعد عوام سے کئے ہوئے وعدے وعدے نہیں صرف ڈرامے ثابت ہوتے ہیں، یہ ہوتی ہے ہر حکومت کی کہانی۔ اگر ہم بات کریں اپنے ملک کے اسپتالوں میں کام کرنے والے مسیحاؤں کی تو یہ مسیحا یعنی ڈاکٹرز حلف لیتے وقت یہ اقرار کرتے ہیں کہ ملک میں حالات جو بھی ہونگے ہم مریضوں کا علاج کرنے میں کبھی تاخیر نہیں کرینگے، ڈاکٹرز کی دورانِ حلف یہ سب باتیں سوچ کر عوام کا جم غفیر اپنا علاج کروانے کیلئے سرکاری اسپتالوں کا رخ کرتے ہیں، لیکن ہمارے یہاں افسوس اور بے حسی کا عالم یہ ہے کہ جب مریض اپنا علاج کروانے کے سلسلے میں سرکاری اسپتالوں کا رخ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹرز نے معمولی سی بات پر اسپتال میں ہڑتال کر رکھی ہے اور بے چارہ مریض اسپتال کی چوکھٹ پر تڑپ تڑپ کر اپنی جان کی بازی ہار جاتا ہے۔ اس سلسلے میں جب انکوائری کال کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ینگ ڈاکٹرز اپنے جائز و ناجائز مطالبہ منوانے کیلئے سڑکوں پر تھے جس وجہ سے اسپتال میں کسی بھی مریض کو چیک نہیں کیا جا رہا تھا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹرز چند گھنٹے یا چند دنوں کے بعد اپنے مطالبات پورے ہونے یا نہ ہونے کے بعد آخر اپنا احتجاج ختم کر دیتے ہیں، لیکن کوئی ان مسیحاؤں سے یہ پوچھے کہ کیا انہیں وہ حلف یاد نہیں ہوتا جو ڈاکٹر بنتے وقت انہوں نے اٹھایا ہوتا ہے۔ حالانکہ سرکاری اسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹرز زیادہ تر سرکاری میڈیکل کالجز میں حکومت کے خرچ سے ڈاکٹر بنتے ہیں، یہ ڈاکٹر بننے کے بعد جس طریقے سے اسپتالوں میں مریضوں کے ساتھ برتاؤں کرتے ہیں اس سے لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے وہ کوئی ڈاکٹر نہیں جیلر ہوتے ہیں اور مریض بے چارے کسی ظلم کی پاداش میں کوئی سزا بھگتنے جیل میں انکے پاس آئے ہوئے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ڈاکٹر بنانے میں حکومت کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے اور یہ رقم عوام کے خون پسینے کی کمائی سے ان ڈاکٹرز پر خرچ کی جاتی ہے، جو ڈاکٹر بننے کے بعد اس پیشے کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یہ محض پیسہ کمانے پر اپنی ساری توجہ مرکوز کر دیتے ہیں اور اس بات کو مکمل طور پر بھول جاتے ہیں کہ جن مریضوں کو اسپتالوں میں ڈاکٹرز حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ ڈاکٹر انہی عوام کے دیئے ہوئے ٹیکس سے اپنے مسند پر فائض ہیں۔ اسی طرح اگر بات کریں سرکاری اسپتالوں میں سنیئر ڈاکٹرز کی تو سنیئر ڈاکٹرز تو محض اپنی حاضری پوری کرنے کیلئے سرکاری اسپتالوں کا رخ کرتے ہیں، یہ مریضوں کو شاید ہی چیک کرتے ہیں، البتہ ان ڈاکٹرز کا جونیئر اسٹاف اپنی سرکاری ڈیوٹی چھوڑ کر سرکاری اسپتال میں آئے ہوئے مریضوں کو سنیئر ڈاکٹر کے نجی کلینک میں چیک اپ کروانے کا مشورہ دیکر ضرور رخصت کر دیتا ہے۔ ایک دور تھا جب سرکاری اسپتالوں میں حکومت کے رعب اور دبدبے کی وجہ سے ڈاکٹرز اور اسپتال کا عملہ ضرور ڈر کے مارے غریب مریضوں کی دار رسی کر دیتا تھا جو آج کل وہ بھی نہیں ہو رہی ہے کیونکہ اب سرکاری اسپتالوں میں ڈاکٹر تو ڈاکٹر اسپتال کا عملہ بھی حکومت کی نرمی دیکھ کر اسپتال میں آئے مریض اور ان کے لواحقین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اب تو سرکاری اسپتالوں کے ڈاکٹرز چھوٹی چھوٹی باتوں کو ایشو بنا کر حکومت وقت سے اپنے پرسنل مفادات حاصل کرنے کیلئے سرکاری اسپتالوں میں ہڑتال کی دھمکی دے دیتے ہیں جس کا ازالہ کوئی اور نہیں غریب مریض جو اسپتال میں علاج کروانے کیلئے آتا ہے، اس مریض کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ہمارے ملک کے سرکاری اسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں قصائی ہیں جو انسانوں کا علاج کرنے کی بجائے اسپتالوں کی وارڈ بند کر کے حکومت کو بلیک میل کر کے کا اپنے مطالبات منوانے کیلئے سڑکوں کا رخ کرتے ہیں اور مریضوں کو موت کے وادی میں ڈھکیل کر ہڑتال کرتے ہیں۔ قارئین حضرات! ایک وقت سرجن کی بڑی عزت تھی، باقی MBBS ڈاکٹر ہوتے تھے جو مریضوں کا خلوص دل سے علاج کرتے تھے اور ان کے علاج سے بفضل خدا مریض شفایاب بھی ہوتے تھے اور مریضوں کی دعائیں لیتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس آج کل کے ڈاکٹرز لوگوں کو قسم قسم کی دوائیاں تو دیتے ہیں مگر اللہ نے ان کے ہاتھوں سے شفا اٹھالی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ ڈاکٹرز مسیحا سے زیادہ قصائی بن گئے ہیں، ان کا مقصد مریضوں کا علاج کر کے دعائیں لینا نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف پیسے بٹورنا ہے۔ یہ ڈاکٹر نہیں بلکہ ڈاکٹر کی وردی پہنے ہوئے قاتل مسیحا ہیں، قصائی کو تو انہوں نے بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے کیونکہ قصائی بے چارہ تو جانوروں کو ذبح کرتا ہے اور ان کی کھال اس لئے ادھیڑتا ہے تاکہ ان کا گوشت انسان کی بقا اور صحت کا ذریعہ بنے، لیکن قاتل مسیحاؤں نے تو انسانوں ہی کی چمڑی اتارنا شروع کر دی ہے، مریض کا بخار ہلکا ہو یا نہ ہو جیب ضرور ہلکی ہو جاتی ہے۔ یہ قاتل مسیحا پیسوں کی خاطر مرض کو ختم نہیں کرتا بلکہ مریض کو ہی ختم کر دیتا ہے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ ہی بجے بانسری۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج کل کے ڈاکٹرز انسانیت کو بچانے والے اس مقدس پیشے کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے، لیکن افسوس انسانی جانوں کے ساتھ کھیلنے والے ڈاکٹروں کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے والا کوئی نہیں۔ آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ حکومت کو ان نام نہاد ڈاکٹروں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں؟ الغرض بہت دکھ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسپتال وہ جگہ ہے جہاں ایک غریب اپنی زندگی بچانے کی امید لیکر جاتا ہے، اپنے عزیزوں کی زندگی کیلئے امید ڈھونڈنے جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے وہاں اس کو مایوسی ہی ملتی ہے۔ کاش ہمارا کوئی ایسا لیڈر ہو جو اسپتال کے نظام کو سنجیدہ طریقے سے مکمل طور پر نہ سہی تو کچھ حد تک تو ضرور حل کر سکے، کاش کہ کوئی تو ایسا ہو جو اس نظام میں بہتری لائے، تاکہ کم از کم دکھ اور غم کے مارے لوگ اسپتال میں علاج تو سکون سے کروا سکیں، بغیر کسی بوجھ کے اپنے بل بوتے پر۔ بس دعا یہی کی جا سکتی ہے ایسے حکمرانوں کیلئے اور ایسے ڈاکٹرز کیلئے جو اسپتال میں پڑے غربت کے مارے مریضوں پہ رحم نہیں کھاتے۔

قیصر محمود عراقی
کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔

شاندار استقبال

نوشین تبسم عالم گنج، پٹنہ

میرے ایک عزیز طالب علم فارق کا مسلسل اصرار تھا کہ میں اس کے گھر چلوں۔ مگر میں بدستور نظر انداز کر رہی تھی۔ ایک دن اس نے بڑی لجاجت سے کہا کہ "میری امی آپ سے ملنا چاہتی ہیں" اس کی معصوم التجا کے سامنے آخر کار میری رضامندی نے حامی بھر لی۔ میں نے یوم اطفال پر جو کہ صرف دو دن بعد تھا، اس کے گھر جانے کا ارادہ کیا۔ میری رضامندی سے فارق کا چہرہ کھل اٹھا۔ جاتے ہوئے اس نے پرامید لہجے میں کہا میم، اس بار پکا پرامس ہے نا؟" یس! پکا پرامس۔ لیکن میری ایک شرط ہے۔ میں نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ کیا میم؟ وہ قدرے سہم گیا۔ اس دن تمہیں "استاد کی عزت" کے عنوان سے وہ مضمون سنانا ہوگا جو آج میں نے کلاس میں لکھوایا ہے۔ اوکے میم! میں ضرور سنا دوں گا۔ بس آپ میرے گھر آ جائیں۔ میری امی کو آپ سے ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اس کا لہجہ التجا کی آمیزش سے لبریز تھا۔ میں نے اسے تھمس اپ شو کیا۔ وہ مسکرانے لگا تھا۔ یوم اطفال پر چھٹی کے بعد فارق میرے پاس چلا آیا۔ وہ بہت ادب سے میرے ساتھ-ساتھ چل رہا تھا۔ راہ چلتے ہوئے وہ باتیں بھی کرتا جاتا تھا۔ ہم نے آٹو لیا اور فارق کے گھر کی جانب چل پڑے۔ گلی سے گزرتے ہوئے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ گھنی آبادی والا قدیم علاقہ ہے۔ جہاں سے گزرتے ہوئے کچھ بوسیدہ اور مخدوش گھر نظر آئے تو کچھ پرانے طرز کے بنے ہوئے سادہ سے گھر بھی ایستادہ تھے۔ ہم ایک کشادہ گلی میں داخل ہو چکے تھے۔ آیئے میم۔ فارق نے سامنے والے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ واہ! بوگن ویلیا کی خوبصورت ڈالیاں۔ اچھا، یہی ہے تمہارا گھر؟ جی میم۔ اس کی خوشیاں بڑھتی جا رہی تھیں۔ جہاں آجکل ہر طرف فلیٹ نما گھر اور ماڈیولر کچن کو ترجیح دی جا رہی ہے فارق کا گھر اس کے بالکل برعکس تھا۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی پھولوں پتوں کی ملی جلی خوشبو استقبال میں پیش پیش تھی۔ پکی اینٹوں سے بنا راستہ آگے تک جاتا تھا۔ یوں لگتا تھا راستے کے دونوں جانب طرح طرح کے پھل اور پھولوں کے پودے ہماری آمد پر جھوم جھوم کر خوشی کا اظہار کر رہے ہوں۔ انجیر کا درخت میری حیرت انگیز خوشی میں اضافہ کر رہا تھا۔ زمین پر گرے ہوئے انجیر، بکھری ہوئی بوگن ویلیا کی شوخ گلابی پتیاں اور درختوں پر بیٹھے پرندوں کی چہکار نے ہمارا شاندار استقبال کیا۔ میم، آپ کو trees بہت اچھے لگتے ہیں نا؟ "بہت زیادہ" میں نے اطراف پر نگاہ ڈالی۔ یہ جو گرے ہوئے انجیر ہیں نا میم، ان میں سے کچھ تو پک کر گر جاتے ہیں اور کچھ کو برڈس کاٹ کر گرا دیتی ہیں۔ امی کہتی ہیں انہیں بھی کھانے دینا چاہیے۔ اور تالیہ بھی squirrel کی طرح ہی کھاتی ہے... تالیہ؟ یہ کون ہے؟ میری بہن۔ وہ تھری ایئرس کی ہے۔ میں اس سے سیون ایئرس (7years) بڑا ہوں۔ فارق نے خود ہی تفصیل سنا دی۔ باتیں کرتے ہوئے ہم خراماں خراماں آگے بڑھ رہے تھے۔ ایک طرف بڑے سے پورٹیکو میں نئے ماڈل کی دو-دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ پورٹیکو کے ٹھیک اوپر سفید سنگ مرمر کے کتبہ پر "بیت العتیق" کندہ تھا۔ اس گھر میں اب تک عہد رفتہ کا عکس قائم تھا۔ ڈرائنگ روم کی دیدہ زیب سجاوٹ اور نفاست مکیں کے ذوق کی ترجمان تھیں۔ یہ تو مجھے معلوم تھا کہ فارق کے والد بیرون ملک رہا کرتے ہیں۔ اس کی رہائش سے فراوانی اور سلیقے کی عکاسی ہوتی تھی لیکن اس کے گھر آ کر اندازہ ہوا کہ فارق کا گھرانہ کافی خوشحال تھا اور اس بات کی بے حد خوشی ہوئی کہ ہمارے ادارے میں مہذب اور سلیقہ مند امراء و رؤسا کے گھرانے سے بھی بچے آیا کرتے ہیں۔" یہ لیجئے میم۔ "نہایت نفیس کانچ کے گلاس میں مشروب پیش کیا گیا۔ زعفران کی پتیاں سطح پر رقص کناں تھیں۔ "امی کو بلاؤ۔" میں نے کمرے کا جائزہ لیا اور فارق کی طرف دیکھا۔ یس میم۔ امی آ ہی رہی ہیں۔ ارے یہ؟ بلو موسک؟ مسجد کا ماڈل دیکھ کر میں حیران تھی۔ کارنر شلیف پر بلو مسجد کا ہو بہ ہو نمونہ رکھا تھا۔ ہم لوگ جب ترکی گئے تھے نا تو بلیو موسک بھی گھومنے گئے تھے۔ یہاں آ کر امی نے مجھے بتایا اور ہم نے مل کر ویسی ہی بنا لیا۔ میں زباں پر بریک لگائے فارق کی تفصیل سن رہی تھی۔ اچھا!!! میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس نے مزید بتایا۔ میرے ڈیڈی ترکی میں رہتے ہیں۔ ہم لوگ بھی چھٹیوں میں جایا کرتے ہیں۔" گڈ" میرا جواب مختصر تھا۔ ذہن تانے بانے بننے میں مصروف تھا۔ فارق گھر کے اندر گیا اور تھوڑی ہی دیر میں ناشتے کی ٹرالی لے کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ "اوہ!" اتنا تکلف دیکھ کر مجھے تردد محسوس ہوا۔ ارے، فارق! تم اپنی امی کو بلالو تم سے تو روز ہی ملاقات ہوا کرتی ہے۔ آج تمہاری امی سے مل لوں۔ ان کی بھی تو یہی خواہش تھی نا! جی میم! وہ اب آ رہی ہیں میم، یہ کھائیں نا۔ یہ کوکیز میں نے بیک (bake) کیا ہے۔ آپ کو کوکی پر فروٹس کی ٹاپس پسند ہے نا۔ اس نے نہایت نفیس پلیٹ میں میری طرف فروٹ کوکیز بڑھایا۔ اچھا، فارق، یہ بتاؤ تمہیں اپنا پرامس یاد ہے نا۔ میں نے اس سے پوچھا اور کوکی (cookie) کا ایک بائٹ لیا۔ اس نے دھیمی آواز میں "یس" کہا۔ اس کا پرخلوص جذبہ اور پرتکلف میزبانی مجھ پر شاق گزر رہی تھی۔ میں نے قدرے سختی سے کہا* فارق، اب اپنی امی کو بلاؤ۔ ان سے مل کر مجھے واپس جانا ہے اور تمہارا سبق بھی سننا ہے۔ فارق اندر جا کر ماں کو بلا لایا تھا۔ میرے سلام کے جواب میں انہوں نے مسکرا کر سر ہلایا۔ وہ میرے سامنے بیٹھ گئیں۔ انہوں نے فارق کی طرف کچھ اشارہ کیا۔ ان کا اشارہ پا کر فارق نے چکن کٹلٹ کی پلیٹ میرے سامنے کی۔ میں نے قطعیت کے ساتھ معذرت کیا اور اسے اسکا پرامس یاد دلایا۔ میرے گھر سے کال آ رہی تھی۔ میں بات کر چکی تو فارق نے بتایا" میم، امی کہہ رہی ہیں نا کہ ہم نے الحراء پبلک اسکول کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ یہاں کے اساتذہ بہت مشفق ہیں اور ماحول بہت اچھا ہے" میں نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ انکا شکریہ ادا کیا۔ لیکن آج میں بہت سختی کروں گی۔ تم جانتے ہو وعدہ پورا کرنے کی کیا اہمیت ہے۔ یس میم۔ اس نے باادب کہا۔ میری نگاہیں کارنر میں رکھے خوبصورت سے پھول دان پر جمی تھیں جن میں مصنوعی سن فلاور رکھے ہوئے تھے۔ میں انتظار میں تھی کہ مجھے فارق کا سبق سننا تھا۔ میم، ایک اور بات بتاؤں؟ مجھ میں ناگواری داخل ہونے لگی۔ مجھے گمان ہوا کہ فارق ٹال مٹول کر رہا ہے۔ حالانکہ مجھے ایسا شائبہ تک نہ ہونا تھا کیونکہ فارق بہت فرماں بردار اور لائق بچہ تھا۔" اوکے ٹل می۔" میں نے ضبط احساس کے ساتھ حامی بھری۔ پتا ہے میم، امی بتا رہی ہیں نا کہ انہیں آپ کی یہ بات بہت پسند ہے کہ آپ بچوں کو کبھی بھی ہیڈ ڈاؤن کرنے کو نہیں کہتی ہیں۔ اور امی خوب ہنستی ہیں جب میں انہیں بتاتا ہوں کہ میم کہتی ہیں "سر جھکاؤ نہیں، سر اٹھا کے دیکھو۔ تمہارے چاروں طرف کیا کیا ہے۔ اپنے دماغ کو راکٹ کی طرح اسپیس میں جانے دو۔ پھر دیکھنا تمہارا دماغ وہاں سے کتنی امیزنگ چیز لے کر آئے گا....." میری باتوں کو میرے ہی انداز میں سن کر باوجود سنجیدگی کے میرے لبوں پر تبسم کی کلیاں چٹک گئیں۔ اوکے، اوکے، اوکے! اب ذرا جلدی سے اپنا سبق سنا دو۔ میں نے اسے پھر ٹوکا۔ میم، مجھے اچھی طرح یاد نہیں..... اسکے جواب میں لرزش تھی۔ لیکن کیوں؟؟؟ میرے لہجے میں سختی در آئی میم، وہ..... میں..... وہ خاموش ہو گیا۔ میرا ذہن بدگمانیوں کے نرغے میں تھا۔ سامنے بیٹھی اسکی ماں میری کیفیت کو بھانپ رہی تھیں لیکن خاموش تھیں۔ میم، میں نے یاد تو کیا تھا لیکن کوکیز bake کرنے میں revise کرنے کا وقت نہیں ملا... فارق کے جواب سے میں بری طرح تلملا گئی لیکن ضبط لازم تھا۔ ایک خوشگوار ماحول پر سناٹے کا رنگ چھانے لگا۔ سامنے بیٹھی فارق کی ماں اسے کچھ کچھ سمجھا رہی تھیں... میں بت بنی اس عورت کو دیکھے جا رہی تھی۔ میرے الفاظ حلق میں پھنس گئے۔ میں کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن بول نہیں پا رہی تھی... میم، میں مضمون سنا سکتا ہوں۔ صرف وہ یاد نہیں جو آپ نے لکھوایا تھا۔ ماں کی بات سمجھ کر فارق کے لہجے میں خود اعتمادی لوٹ آئی تھی۔ "تو اس میں کیا مشکل ہے؟ میں تو ہمیشہ اسی بات پر فوکس کرتی ہوں کہ رٹ کر نہیں سمجھ کر پڑھو" فارق نے مضمون سنایا۔ اور مجھے فخر تھا کہ اس نے جو سنایا وہ بہت شاندار تھا۔ فارق! کیا تمہاری امی...؟ سوال پورا ہونے سے پہلے وہ بول پڑا۔ ایس میم، امی بول نہیں سکتی ہیں۔ شی از ڈمب۔ میں نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا۔ مصافحے کے لئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اجازت طلب کی۔ وہ اپنے بیٹے سے مخاطب تھیں۔ پھر نہ جانے کیا کیا کہے جا رہی تھیں۔ مجھے اتنا سمجھ آیا کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کی انگلی پر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے کچھ اعداد و شمار کر رہی تھیں۔ میں نے اپنا بیگ اٹھا لیا تھا۔ میم، امی کہہ رہی ہیں کہ انہیں آپکا ٹیچنگ میتھڈ (پڑھانے کا طریقہ) بہت پسند ہے۔ فارق نے ماں کی ترجمانی کی۔ آہا!!!! فخر و انبساط نے میری پژمردگی کو دور کیا۔ میں نے اپنا بیگ کاندھے پر ڈال لیا۔ فارق ابھی کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ میم، آپ کی ٹیچنگ میں امی کو آپکا chunking methodImaginary methodpictionary method activity based teaching project based learning وغیرہ بہت اچھی لگتی ہے... فارق کی زبان اپنی ٹیچر کی ستائش میں رطب اللسان تھی۔ اچھا، اب باقی آئندہ ملاقات پر بتا دینا۔ مجھے گھر کے لئے دیر ہو رہی ہے۔ سراہے جانا مجھے خوشی دے رہا تھا لیکن اپنے ہی سامنے اتنی ستائش مجھے گراں لگ رہی تھی۔ فارق میرے ساتھ چل رہا تھا۔ شام چھا رہی تھی۔ بوگن ویلیا کی ڈالیاں میرے اسکارف سے لپٹتی ہوئی الوداع کہہ رہی تھیں۔ فارق تمہاری میزبانی بہت اچھی رہی۔ تم نے میرے پڑھانے کے طریقے کے مطابق سبق کو سمجھ کر پڑھا، اس بات نے تمہارے استقبال کو شاندار بنا دیا۔ میں نے اسے شاباشی دی۔ میرے قدم گیٹ کی جانب گامزن تھے۔

از: محمد توقیر رضا احسنی

ہماری زندگی کی اہمیت

زندگی انسان کے لیے ایک نعمت ہے، اور ہم اس کی اہمیت کا اندازہ اسی وقت لگاتے ہیں جب ہم اس کے اہم لمحوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ زندگی صرف وقت کے گزرنے کا نام نہیں، بلکہ ایک ایسا موقع ہے جس میں انسان اپنی صلاحیتوں کو پہچانتا ہے اور اپنے مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔ اگرچہ زندگی میں ہم ہر نئے دن چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہیں، مگر یہ اسی قدر ایک قیمتی تحفہ بھی ہے جس کا ہر لمحہ اہمیت رکھتا ہے۔ زندگی کی اہمیت کا سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ اس میں انسان کو سوچنے، سمجھنے، اور عمل کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ہم اپنے فیصلے خود کرتے ہیں، اپنے مقاصد خود طے کرتے ہیں اور اپنے راستے خود منتخب کرتے ہیں۔ یہی آزادی انسان کی شخصیت کو نکھارتی اور اس میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ زندگی کا مقصد صرف جینے کا نام نہیں، بلکہ ایک بہتر انسان بننا بھی ہے۔ قارئین کے سامنے ایک واقعہ ہے، جس میں زندگی کی اہمیت کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک بار ایک بچے نے اپنے والد سے پوچھا: "میری زندگی کی کیا اہمیت ہے؟" تو اس کے والد نے کہا: "اگر تم حقیقت میں اپنی زندگی کی اہمیت سمجھنا چاہتے ہو، تو میں تمہیں ایک پتھر دیتا ہوں، تم اسے لے کر مارکیٹ میں جاؤ۔ اگر کوئی اس کی قیمت پوچھے تو کچھ نہ کہنا، صرف اپنی دو انگلیاں دکھا دینا۔" وہ لڑکا پتھر لے کر بازار گیا اور کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھی عورت آئی اور اس پتھر کی قیمت پوچھنے لگی۔ لڑکا خاموش رہا اور صرف اپنی دو انگلیاں دکھا دی۔ عورت نے کہا: "دو سو روپے ٹھیک ہیں، یہ مجھے دے دو۔" لڑکا حیران ہو گیا کہ ایک معمولی پتھر کی قیمت دو سو روپے کیسے ہو سکتی ہے۔ وہ گھر واپس گیا اور اپنے والد کو ساری کہانی سنائی۔ والد نے کہا: "چلو، ٹھیک ہے، اس بار تم اس پتھر کو میوزیم میں لے جاؤ، اور اگر کوئی قیمت پوچھے تو پھر بھی اپنی دو انگلیاں دکھا دینا۔" لڑکا میوزیم گیا اور وہاں ایک شخص کی نظر اس پتھر پر پڑی۔ اس شخص نے اس کی قیمت پوچھی اور لڑکے نے اپنی دو انگلیاں دکھا دی۔ اس شخص نے کہا: "اس پتھر کی قیمت بیس ہزار روپے ہے۔" اس شخص نے اس پتھر اس سے خرید لیا۔ لڑکا بہت حیران تھا اور پھر اپنے والد کے پاس آ کر ساری کہانی سنائی۔ والد نے کہا: "اب تم اس پتھر کو قیمتی پتھروں کی دوکان پر لے جاؤ، اور وہی کرنا جو تم نے پہلے کیا۔" لڑکا دوکان پر گیا اور خاموش کھڑا رہا۔ وہاں ایک دکاندار کی نظر پتھر پر پڑی اور اس نے اس کی قیمت پوچھی۔ لڑکے نے پھر اپنی دو انگلیاں دکھا دی۔ دکاندار نے کہا: "اس پتھر کی قیمت دو لاکھ روپے ہے، یہ مجھے دے دو۔" لڑکا حیران و پریشان تھا کہ ایک ہی پتھر کی قیمت ہر جگہ مختلف کیوں تھی۔ وہ اپنے والد کے پاس واپس لوٹ آیا اور ساری کہانی سنائی۔ والد نے کہا: "بیٹے، کیا تم نے اپنی زندگی کی اہمیت سمجھ لی؟" پھر والد نے کہا: تمہاری زندگی کی اہمیت وہی ہے کہ تم اپنے آپ کو کہاں رکھتے ہو۔" اس لیے ہمیشہ اپنی زندگی کی اہمیت سمجھو اور اپنے آپ کو ایسی جگہ نہ رکھو جہاں تمہاری اہمیت نہ ہو۔ اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب ایک چیز کی قیمت مختلف جگہوں پر مختلف ہو سکتی ہے، ویسے ہی انسان کی اہمیت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خود کو کہاں رکھتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی اہمیت کا شعور ہونا چاہیے اور اپنے آپ کو ایسی جگہ پر رکھنا چاہیے جہاں ہماری قدر کی جائے۔

اکیلا پن: فرینڈ ہورڈنگ

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

انسان ایک سماجی جاندار ہے، اس کی ضروریات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، خاندان سے لے کر سماج اور معاشرہ کی ضرورت ہے کہ وہ ساتھ رہے، ساتھ چلے، فلاح و بہبود کے لیے مل جل کر کوشاں ہوں، ماضی قریب تک دیہاتوں میں چوپال اور شہروں میں کلب کا قیام اور اس کی ممبری لوگ اسی ضرورت کے لیے لیا کرتے تھے اور جڑا کرتے تھے، لیکن زمانہ بدلا، احوال بدلے، مجلسی گفتگو کی جگہ ہاتھوں میں موبائل آ گئے، اب گھر کا ہر فرد چاہے، ایک ہی مجلس میں کیوں نہ بیٹھا ہو، وہ اکیلا ہوتا ہے اور موبائل کے مختلف ایپس میں لگا رہتا ہے، بیوی کو شکایت ہے کہ شوہر وقت نہیں دیتا، شوہر کو شکایت ہے کہ موبائل کی مشغولیت نے ہماری خانگی زندگی کو برباد کر دیا ہے، بچے والدین کے میٹھے بول اور نصیحت سننے کو ترس گیے ہیں اور وہ بے توجہی کے شکار ہیں، اکیلا پن انہیں کھائے جا رہا ہے، دفتر کے اوقات کا بھی بڑا حصہ موبائل پر برباد ہوتا ہے، اعلیٰ سوسائٹی میں کسی درجہ میں کلبوں سے دلچسپی ہے، لیکن اس قدر نہیں کہ وہ موبائل کی جگہ لے سکے، ہر آدمی اکیلا سا ہو گیا اور سماجی زندگی پر بنگلہ کی مثل "اکلا چل" صادق آ رہا ہے، ہر آدمی اکیلا اور تنہا ہو کر رہ گیا ہے، امریکن سائیکلوٹریک ایسوسی ایشن کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر تیسرا شخص اکیلے پن کا شکار ہے، جن میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہے، غیر شادی شدہ نوجوانوں میں اس کا تناسب 39٪ اور شادی شدہ لوگوں میں 22٪ فی صد ہے، جو لوگ اس قدر تنہا ہوتے ہیں، وہ بھی دوست کا دوست، دوست اور دشمن کا دشمن دوست کے فارمولے سے ہٹ گیے ہیں، اب نہ تو پہلے والے جاں نثار، وفادار اور قربانی کے جذبہ سے سرشار دوست رہے اور نہ ہی تعلقات میں وہ گرم جوشی باقی رہی، جن کے پاس دوست ہیں وہ بھی اپنے دوست کو دوسرے دوست سے ملانے سے کتراتے ہیں اور ایک سے دوسرے کو دور رکھنے کی روش پر عامل ہیں، انگریزی میں اس عمل کو "فرینڈ ہورڈنگ" کے نام سے جانتے ہیں، یہ ایک روایت بن گئی ہے، "فائٹنگ فار آور فرینڈ شیپ" کی مصنفہ ڈانی ایل بیارڈ جکسن کے مطابق "فرینڈ ہورڈنگ" کے کثرت سے رواج پانے کی ایک وجہ عدم تحفظ اور دوستوں کے کھونے کا ڈر ہے، جکسن مانتی ہیں کہ یہ ایک عام نفسیات ہے، لیکن ترقی یافتہ اس دور میں، طریقہ زندگی اور سوشل میڈیا کے غیر معمولی اثرات کی وجہ سے اس عمل میں تیزی آئی ہے، انٹرنیٹ کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلاب نے انسانوں کو اکیلے پن کا شکار بنا لیا ہے، حالاں کہ وہ الگ الگ گروپ میں اپنی مرضی اور پسندیدگی کے اعتبار سے جڑے نظر آتے ہیں، لیکن وہ "فرینڈ ہورڈنگ" کے شکار ہوتے ہیں، انہیں یہ ڈر رہتا ہے کہ اگر اپنے دوستوں کو دوسرے دوستوں سے ملائیں گے تو وہ آپس میں اس قدر گھل مل جائیں گے کہ ہم ہی پیچھے رہ جائیں گے اور وہ دوستی کی راہ پر آگے بڑھ چکے ہوں گے، یہ اصلاً جلن کا عنصر ہے، جو ایک کو دوسرے سے الگ رکھنے پر مجبور کرتا ہے، اس خوف کی ایک اور وجہ اپنی شناخت ہے، لوگ الگ الگ دوستوں کے ساتھ اپنی الگ الگ شناخت کے ساتھ ملتے ہیں، ضروری نہیں کہ ہر دوست پورے احوال سے واقف ہو، ان کا آپس میں ملنا اس پہچان اور شناخت کے ختم کی وجہ بن سکتی ہے، اس لیے "فرینڈ ہورڈنگ" پر سختی سے لوگ عمل پیرا ہوتے ہیں، مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں "فرینڈ ہورڈنگ" کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے، کیوں کہ ان کے اندر حسد اور جلن کی مقدار صنفی اعتبار سے مردوں سے زیادہ ہوتی ہے، وہ دوستی، سہیلی، سکھی، بہنپا کو ایک سماجی تعلق نہیں، ذاتی رشتے کے خانہ میں رکھتی ہیں اور اسے محفوظ رکھنا چاہتی ہیں۔ اس طریقہ کار کو بڑھاوا دینے میں سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا بھی بڑا ہاتھ ہے، اس کی وجہ سے لوگوں کا رجحان نجی دوستی کی طرف بڑھا ہے، اس صورت حال نے دوستی کے مقاصد کو بھی متاثر کیا ہے، دوستی کا ایک بڑا فائدہ مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ہوتا تھا، شیخ سعدیؒ نے اسی لیے کہا تھا کہ "دوست آں باشد کہ گیر دست دوست در پریشاں حالی و درماندگی" لیکن اب یہ باقی نہیں رہا، اکیلا پن اور "اِکلا چل" کی روایت نے اجتماعی خوشی و غمی اور تحفظ کے احساس سے بھی انسانوں کو عاری کر دیا ہے۔ اس روایت کو فروغ دینے میں اس احساس کا بھی حصہ ہے کہ اگر ہم نے دوسروں سے اپنے دوست کو متعارف کرا دیا تو ممکن ہے کہ وہ میری صلاحیت سے زیادہ کا ہو اور کسی وجہ سے ہم پر بھاری پڑ جائے، ایک خطرہ تعلقات میں بٹوارے کے ساتھ ہدایا، تحائف وغیرہ میں بھی بٹوارہ کا ہوتا ہے، اس خوف سے بھی لوگ دوستوں، رشتہ داروں اور متعلقین سے دور رہتے ہیں یا قصداً نظر انداز کرتے ہیں، اس کا فائدہ بھی انہیں یہ ملتا ہے کہ ہدایا اور نظرانہ کی رقم تقسیم نہیں ہوتی اور کسی کو صلاحیتوں کے تقابل کا موقع نہیں ملتا اور وہ "اندھے گاؤں میں کنہا راجہ" کے مصداق اپنی خود ستائی اور خودنمائی کا موقع حاصل کر لیتے ہیں اور ان کی واہ واہی ہوتی رہتی ہے، اسی طرح تنظیم، ادارے، جماعتیں اور جمیعتوں کے اشخاص و افراد عموماً اپنی تنظیم کے مخصوص معاونوں سے ملانے میں بھی کتراتے ہیں، یہاں بھی وہی ڈر ستاتا ہے کہ کہیں یہ شخص ہماری تنظیم سے الگ ہو کر دوسری تنظیم سے جڑ نہ جائے، اور جو معاونت اس کی اس ادارے کے ساتھ رہی ہے وہ دوسرے کو منتقل نہ ہو جائے، یہ معاملہ اس قدر سخت ہوتا جا رہا ہے کہ ذمہ دار افراد اپنے علاوہ دوسرے اداروں اور اشخاص کے بارے میں غلط صحیح افواہیں پھیلانے اور دوسرے اداروں کی خدمات کو کمتر دکھانے سے بھی باز نہیں آتے، یہ فرینڈ ہوڈنگ سے اوپر کا کام ہے جو تیزی سے فروغ پا رہا ہے، ظاہر ہے یہ ایک منفی نفسیات ہے جو اس قسم کے کاموں پر دوستوں، افراد اور ذمہ داروں کو ابھارتا ہے، وہ چھوٹی لکیر کے آگے بڑی لکیر کھینچ کر بڑے بننا نہیں چاہتے، وہ دوسروں کی لکیر کو مٹانے میں یقین رکھتے ہیں، جس کا نقصان ذاتی، خاندانی، سماجی ہمہ جہت ہوتا ہے، ایسا شخص خود بھی اکیلا اور تنہا رہ جاتا ہے۔

اپنے ایمان کی حفاظت کا فکر کیجیئے۔ مفتی محمد نظر الباری ندوی

دربھنگہ 13 / دسمبر (اعجاز احمد اصلاحی) معروف عالم دین امام وخطیب مرکزی جامع مسجد پالی دربھنگہ مفتی محمد نظر الباری ندوی جنرل سیکریٹری جمعیت علماء ہند ضلع دربھنگہ نے آج نماز جمعہ سے قبل اپنی فکر انگیز خطاب میں ایمان کی حقیقت کو قرآن وسنت کی روشنی میں مفصل بیان کرتے ہوۓ کہا یہ فتنوں کا دور ہے ، اس وقت مختلف طرق سے مسلمانوں کے ایمان ویقین سلب ہو رہے ہیں، اس لیے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ایمان کی حفاظت کے سلسلے میں ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، دین کی ضروری اور بنیادی باتوں کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر شرعاً فرض ہے، مفتی محمد نظر الباری ندوی نے شکیل بن حنیف کا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا اس نے اپنے کو امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا جھوٹا پروپیگنڈہ پھیلا رکھا ہے، جبکہ قرآن وسنت میں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے تعلق سے واضح علامات اور فرمان موجود ہیں اس سے اس جھوٹے مدعی کا دور سے بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، مسلمان اس جھوٹے سے ہوشیار رہیں، جنرل سیکریٹری جمعیت علماء نے مزید کہا ہر حال میں دین متین کا صحیح علم ماہرین شریعت سے حاصل کرکے اسکو مضبوطی سے تھامے رہنے کی فکر ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، حضرت مفتی صاحب نے کہا شریعت کی حفاظت شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونے میں ہے، خود اپنی آخرت کی فکر کیجیئے، اور اپنے عمل کے ذریعے شریعت کی حفاظت کا فریضہ انجام دیجیے۔

مختلف اسکولوں کے نرسری اور LKG کلاس میں داخلے کی کارروائی شروع

والدین بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے اچھے اسکول کا انتخاب کریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) نئی تعلیمی پالیسی کے تحت مختلف بڑے اسکولوں میں اس بار ایل کے جی میں داخلے کی کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ کئی معیاری اور اچھے اسکولوں میں درخواست فارم بھرنے کی تاریخ جاری ہوگئی ہے۔ سنت زیویرس ہائی اسکول نے سال 2025-26 میں ایل کے جی میں داخلہ کے لئے آن لائن درخواست فارم 15 دسمبر سے اسکول کی ویب سائٹ www.stxavierspatna.in پر ملے گا۔ آخری تاریخ 30 دسمبر ہے۔ یہ باتیں امتیاز احمد کریمی نے بچوں کے گارجین اور سرپرست حضرات کو بطور رہنمائی دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں کی عمر 31 مارچ 2025 تک 4 سال سے 5 سال کے درمیان ہونی چاہئے اسکول کے مطابق امیدوار صرف بہار بورڈ یا آئی سی ایس سی بورڈ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ فارم فیس کے طور پر امیدوار کو 900 روپے جمع کرنے ہوں گے۔ 9 جنوری کو ویب سائٹ پر انٹریکشن کے لئے داخلہ فارم اپ لوڈ ہوگا۔ اسکول نے کہا ہے کہ 12 سے 14 جنوری تک بچوں کے ساتھ انٹریکشن ہوگا۔ داخلہ فارم پر ان کے ساتھ انٹرایکشن کی تاریخ اور وقت درج ہوگا۔ وہیں دوسری طرف نوٹرے ڈیم اکیڈمی نرسری کا فارم 4 جنوری 2025 سے اسکول کی ویب سائٹ پر جاری ہوگا۔ https://notredameacademy patna.in/ کے لنک پر جاکر 5 جنوری سے حاصل کر سکتے ہیں۔ بچے کی عمر مارچ 2025 تک 3 سے 4 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ فارم فیس کے طور پر 1000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ کارمل ہائی اسکول میں ایل کے جی میں داخلہ کے لئے 24 دسمبر کو اسکول کی ویب سائٹ پر فارم جاری کردیا جائے گا۔ میری وارڈ کیڈگارٹن - نرسری۔ 7 جنوری سے اسکول کاؤنٹر پر فارم ملے گا۔ ایل کے جی 13 جنوری (اسکول کاؤنٹر پر فارم ملے گا) صبح آٹھ بجے سے 12 بجے تک ہی فارم ملے گا اور اسی دن فارم بھر کر جمع کرنا ہوگا۔ ڈان باسکو میں ایل کے جی فارم جاری ہو چکا ہے۔ 14 دسمبر آخری تاریخ ہے۔ اسی طرح لوئلا مانٹیسری میں 20 دسمبر سے فارم بھرے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ویسے گارجین حضرات جو وسائل رکھتے ہیں اور اعلیٰ ومعیاری اسکولوں میں داخلے کے خواہش مند ہیں وہ ابھی سے داخلے کی کارروائی میں لگ جائیں۔ مقررہ تاریخ کو داخلہ فارم بھرنا یقینی بنالیں۔

اپیل تعاون برائے جامعہ حفصہ للبنات روپ نگر سہرسہ

سہرسہ (ایس این بی) جامعہ حفصہ للبنات روپ نگر وارڈ نمبر ۴۵ / سہرسہ بہار ہندوستان کا مشہور ومعروف، دینی ودنیاوی تعلیم کا معیاری واقامتی ادارہ ہے، جس میں تقریباً دوسو بچیاں زیر تعلیم ہیں جنھیں بہترین دینی تعلیم وتربیت کے ساتھ دنیاوی علوم وفنون سے بھی آراستہ کیا جارہا ہے، فالحمدللہ علی ذالک، غریب ومسکین اور یتیم بچیوں کا گویا گھر ہے، یعنی اس ادارہ میں ان یتیم بچیوں کی مکمل کفالت کی جاتی ہے ، ماشاءاللہ دینیات ،ناظرہ، حفظ اور درجات فارسی وعربی کے ساتھ علوم عصریہ کلاس میٹرک تک کی تعلیم کا منظم ومعقول انتظام ہے، الحمدللہ سولہ معلم ومعلمات کی انتھک محنت کوشش اور ان کی خاص نگرانی میں یہ ادارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے، لیکن اب تک جامعہ حفصہ للبنات کے پاس اپنی ذاتی زمین نہیں ہے بلکہ کرائے کی زمین پر خدمت جاری ہے، جن کی مدت پانچ سال میں مکمل ہوجائے گی، ادارے کی روشن مستقبل اور قوم کی بچیوں کی ایمان وعقائد کی تحفظ وبقاء کیلئے جامعہ حفصہ للبنات کو ایک مستقل رہائش گاہ کی سخت ضرورت ہے، اس وجہ سے جامعہ حفصہ کو ابھی ایک اہم چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ ہے جامعہ کیلئے زمین کی خریداری کا معاملہ، زمین کی خریداری میں جامعہ حفصہ للبنات کے بانی وناظم جناب حضرت مولانا معراج عالم اعجازی صاحب نے اپنی ذاتی زمین پندرہ کٹھہ جوان کی کل پونجی تھی بیچ کر وہ سارا رقم زمین والے کو دے دیا ہے لیکن پھر بھی تقریباً پانچ کروڑ کی مزید ضرورت ہے

آپ حضرات سے دست بستہ درخواست ہے کہ اپنی حیثیت و استطاعت کے مطابق ضرور تعاون کیجئے صرف اور صرف سو روپے سے امداد کیجیئے یا جن سے جتنا ہوسکے خوش دلی اور دعاؤں کے ساتھ اس ادارے کی تعمیر میں حصہ لیجیے

اور براہِ کرم صرف ایک بار سنجیدہ ہوکر اس درخواست کو آگے شیئر بھی کیجئے

اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کو دنیا وآخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے

آمین یارب العالمین

مزید معلومات کیلئے ناظم جامعہ کا نمبر 919122165685+ پر رابطہ فرمائیں

منشی باری سنگھرش فٹبال ٹیم نے نیپال کو ایک کے مقابلے دو گول سے شکست دی

پہلا سیمی فائنل میں برون لکڑا بنے مین آف دی میچ

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) ارریہ ماڈرن اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام طفیل سبطین میموریل فٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے سیمی فائنل میں منشی باری سنگھرش فٹبال ٹیم نے کل ایک سخت مقابلے میں نیپال کو ایک گول سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ دوسرا سیمی فائنل میچ ماڈرن اسپورٹس کلب ارریہ اور سرنا فٹ بال ٹیم پورنیہ کے درمیان آج سنیچر کو نیتاجی سبھاش اسٹیڈیم ارریہ میں ہی کھیلا جائے گا، پہلے سیمی فائنل میں لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا کے برانچ منیجر ارریہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے اور احسان ساحل بطورِ مہمانانِ اعزازی اس سیمی فائنل میچ کا مزہ لیا۔ پورنیہ کے کھلاڑی برون لکڑا کو مین آف دی میچ کا خطاب دیا گیا، میچ کا دوسرا سیمی فائنل آج اسی گراؤنڈ پر کھیلا جائے گا، جبکہ فائنل میچ اتوار کو کھیلا جائے گا، جس میں جوکی ہاٹ کے ایم ایل اے شاہنواز عالم اور ضلع پریشد چیئرمین محمد آفتاب عظیم عرف پپو عظیم بطورِ مہمانانِ خصوصی شریکِ فائنل ہوں گے۔ نے شرکت کی، پہلا سیمی فائنل میں ریفری کا کردار ببلو مرانڈی، اجے مرانڈی اور صدرے عالم نے نبھایا۔ ٹورنامنٹ کے کامیاب انعقاد میں ماڈرن اسپورٹس کلب کے صدر ستین شرن، سکریٹری اشتیاق عالم، رشبھ جین، ذکی اختر انصاری، تنزیل احمد جھنّو، شاداب شمیم، وقار احمد کیف، راجن وغیرہ اہم کردار ادا کیا۔

وفاق العلماء بہار کا حالات حاضرہ پر اجلاس عام

کیوٹی دربھنگہ، (سیف الاسلام قاسمی) آج بتاریخ ۹ / جمادالثانی ۱۴۴۶ھ مطابق 12 / دسمبر 2024 کو ایک خصوصی نشست جامعہ عربیہ بیت العلوم میدو چوک میں منعقد کی گئی جس کی صدارت حضرت الحاج فقیہ العصر حضرت مفتی اختر امام عادل قاسمی دامت برکاتہم العالیہ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک حافظ محمود عالم صاحب امام وخطیب گجبتی سے ہوا اور نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزیزم شمس الھدی سلمہ نے پڑھ کر تمام سامعین کے قلوب کو منور ومجلی کیا اس کے بعد حضرت مولانا شمس الہدی صاحب قاسمی نے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں پر روشنی ڈالا اس کے بعد حضرت مولانا شہاب الدین قاسمی مہتمم مدرسہ اسلامیہ بڑاہی نے شادی بیاہ میں ہونے والی خرافات کو بیان کیا اور کہا کہ ہمیں شادی کو زیادہ سے زیادہ سھل کرنے کی ضرورت ہے مولانا رضی احمد صاحب قاسمی نے تعلیم کی اہمیت کے اوپر اہم خطاب کیا اس کے بعد حضرت مولانا عبدالمجید صاحب اکمبا انہوں نے اپنی تقریر میں کہاں کہ یہ فتنہ شکیلیت ہمارے علاقے میں پنپ رہا ہے اسی طرح اور بھی بہت سارے فتنے رات دن جنم لے رہے ہیں ہمیں ان کا مقابلہ کرنا ہوگا، اس کے بعد حضرت مولانا مفتی شمیم صاحب دامت برکاتہم نے وفاق کی اہمیت وافادیت پر بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور اپنا جائزہ لینا چاہیے اس کے بعد حضرت مولانا حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بیان میں کہا کہ لوگوں کو معاشرے میں پھیلی ہوئی برائی سے رات دن بچنا چاہیے اور غیروں کی نقالی سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اس کے بعد حضرت مولانا صابر نظامی صاحب قاسمی خزانچی جمعیت علماء بہار نے علماء کی حوصلہ افزائی کی اور انہوں نے کہا کہ علماء کو کسی کے سامنے جھک کر نہیں رہنا چاہیے چاہے وہ امام ہی کیوں نہ ہو ہمیں متولی اور رؤسا کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیے وہ مقتدی ہو یا دنیا میں بسنے والا کوئی انسان ہم کو اپنے آپ سے بے نیاز رہنا چاہیے اور کسی کی بھی کسی چیز میں ہم پیروی نہیں کریں تشریف لانے والے علماء کرام حضرت الحاج فقیہ العصر مفتی اختر امام عادل قاسمی دامت برکاتہم مہتمم جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار صدر وفاق العلماء بھار، حضرت مفتی شمیم احمد صاحب قاسمی مہتمم جامعہ نور الاسلام بکھری بازار جنرل سیکرٹری وفاق العلماء بھار، حضرت مولانا صابر نظامی صاحب قاسمی وجنرل سیکرٹری جمعیت علماء بہار، حضرت مولانا شہاب الدین صاحب قاسمی مدرسہ اسلامیہ بڑاہی، حضرت مولانا عبدالمجید صاحب قاسمی مدرسہ رضوانیہ اکمبا، حضرت مولانا رضی احمد صاحب قاسمی مدرسہ تعلیم الاسلام بکھنڈا، حضرت مولانا شمس الہدی صاحب قاسمی مدرسہ میراث الانبیاء لادکپیا، حضرت مفتی جاوید اختر صاحب قاسمی استاد جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار، حضرت مولانا اخلد صاحب قاسمی استاد جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار، جناب فیروز قمر امین صاحب بیلون، جناب حافظ خورشید احمد صاحب ادارہ حفظ القران چروٹہ مولانا برکت اللہ صاحب استاد ادارہ حفظ القران چیروٹہ، مولانا عبدالجبار صاحب قاسمی بلاہی سیکریٹری وفاق العلماء بہار، مولانا منت اللہ صاحب نائب صدر وفاق العلماء بہار، حضرت مولانا حسین صاحب قاسمی نائب صدر وفاق العلماء بہار، مولانا عبدالعلیم صاحب قاسمی استاد جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار، جناب حافظ رفیق احمد صاحب مہتمم جامعہ عربیہ بیت العلوم میدو چوک، جناب حافظ عظمت صاحب جانا، ابوظفر رحمانی امام خطیب جامع مسجد پرونا، جناب نور عالم صاحب امام وخطیب بہتر، جناب محمد عرفان صاحب ہری پور، اور جناب محفوظ صاحب سرسیا محمد ارمان جامعی، جناب مولانا کاظم صاحب ہری پور، مولانا اقبال رحمانی امام وخطیب جامع مسجد بہتر، جناب مولانا مکرم صاحب بہتر، بعد ازاں حضرت الحاج فقیہ العصر حضرت مفتی اختر امام عادل قاسمی مہتمم جامعہ ربانی منورواشریف وصدر وفاق العلماء بھار نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی اور کہا کہ بیٹے علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے محبت کیا کرو اور مزید حضرت نے یہ کہا کہ دنیا میں آج جو فسادات ہو رہے ہیں یہ تمام ہمارے اندر تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہے ہمیں اپنے اندر تعلیمی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ علم کی کمی کی وجہ سے بہت سارے صوفیا گمراہ ہوگئے اور اپنے راستے سے ہٹ گئے حضرت نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بہت ہی بڑے پیر اور بہت ہی بڑے بزرگ اولیاء اللہ تھے ایک دن انہوں نے یہ آسمان کی فضا میں ایک روشنی دیکھی اور اس روشنی سے آواز آئی کہ اے عبدالقادر میں نے تیرے تمام گناہوں کو معاف کردیا اب تجھے نماز پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ نے استغفار لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا اور فوراً وہ آواز گم ہوگئی اور آواز دوسری یہ آئی کہ اے عبدالقادر میں نے اس کے ذریعے سے کتنے صوفیا کو گمراہ کردیا ہے لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا تو حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جواب دیا کہ میرے علم نے مجھے نہیں بچایا ہے بلکہ میرے اللہ نے مجھے بچایا ہے اسی لیے دوستو اور بھائیوں ہمیں یہ چاہیے کہ علم کی دولت سے اپنے آپ کو پوری طور پر آراستہ کرلیں نہیں تو دنیا میں رات اور دن نئے نئے فتنے پنپ رہے ہیں اور اس فتنے کا ہم شکار بن سکتے ہیں نظامت کے فرائض انجام دیئے مولانا عبدالعلیم قاسمی استاذ جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار، اور حضرت ہی کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا

برجواسی کی جیت نے ثابت کردیا ہے کہ اساتذہ متحد ہو چکا ہے: تاج العارفین

ھماری جیت بہار کے اساتذہ کی جیت ہے، بدعنوانی کے خلاف ھماری جنگ جاری رہے گی: بنشی دھر برجواسی

مظفر پور، 13 / دسمبر (عبدالخالق قاسمی) ترہت گریجویٹ حلقہ سے سکشھک نیتا بنشی دھر برجواسی کی جیت پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی صدر جناب تاج العارفین نے کہا کہ برجواسی جی کی جیت نے ثابت کردیا ہے کہ ہم اساتذہ اب سرکار کی غلط پالیسیوں کے خلاف متحد ہو چکے ہیں اور سرکار اگر اساتذہ کو پریشان کرنا نہیں چھوڑتی ہے تو بہار میں ایک بڑی تحریک پیدا ہوسکتی ہے جسے حکومت چاہ کر بھی نہیں روک پائے گی۔ یہ بات انہوں نے آج اس وقت کہی جب قومی اساتذہ تنظیم بہار کا وفد ان کی رہنمائی میں بنشی دھر برجواسی کو ان کی جیت پر مبارکباد دینے داموچوک واقع ان کی رہائش پر پہنچا تھا۔ وفد میں قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر وآزاد صحافی محمد رفیع، سکریٹری محمد تاج الدین، سرپرست عبدالحسیب، ریاستی مجلس عاملہ کے رکن محمد رضوان، رضی احمد، نسیم اختر، محمد امان اللہ، ناظر اسرا عارفی، مظفر پور ضلع کے صدر شمشاد احمد ساحل، خازن محمد حماد، محمد اشرف، محمد سجاد، حافظ محمد رضوان اللہ، زاہد انور، محمد مقیم، سابق ڈی ڈی او زبیر عالم، پرنسپل اردو مڈل اسکول مراد پور نوشاد عالم، جمشید حسین، محمد توصیف، قمر اشرف، عاشق حسین، بدیع الزماں اور ذکی انور عرفانی وغیرہ شامل تھے۔ نومنتخب ایم ایل سی بنشی دھر برجواسی نے صاف لفظوں میں کہا کہ یہ جیت ہماری نہیں بلکہ بہار کے پانچ لاکھ اساتذہ کی جیت ہے اور ہم نے بدعنوانی کے خلاف جو چراغ روشن کیا ہے اسے بجھنے نہیں دیں گے۔ بدعنوانی اور بدعنوان افسران کے خلاف ہماری تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں ایم ایل سی اسمبلی میں رہوں گا باہر تو میں آپ سکچھکوں کے بیچ ایک عام اساتذہ کی طرح ہی رہوں گا اور آپ سبھی سے ملوں گا۔ اس موقع پر جناب محمد رفیع نے کہا کہ بنشی دھر برجواسی جی کی کامیابی سے حکومت کو یہ خبر مل گئی ہے کہ اساتذہ اب متحد ہو چکے ہیں اور کبھی بھی پورے بہار کا پانچ لاکھ اساتذہ برجواسی جی کی ایک آواز پر پٹنہ پہنچ کر حکومت کی چولیں ہلا دے گا۔ جناب رفیع نے یہ بھی کہا کہ اب بہار کی سیاست کا ٹرینڈ بھی بدلنے کا احساس ہو چکا ہے، جس طرح برجواسی جی نے پیسہ خرچ کئے بغیر انتخاب میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ عوام بھی بدعنوانی کے خلاف ہے اور وہ پڑھے لکھے لوگوں کو اسمبلی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ محمد تاج الدین نے اس موقع کو غنیمت بتایا اور کہا کہ عام اساتذہ جو آج بھی منتشر ہیں اور حکومت کی سیاست کا شکار ہے اسے بھی سبق مل گئی ہے اور وہ بھی متحد ہو رہے ہیں۔

موٹر سائیکل سوار نوجوان کو گولی لگی، NMCH میں داخل

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

کل رات مجرموں نے موٹر سائیکل سوار نوجوان کو گولی ماردی۔ جسے علاج کے لیے NMCH میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہ واقعہ دیدار گنج تھانہ علاقہ کے نیشنل ہائی وے ناتھا چک پر پیش آیا۔ جہاں جمعرات کی رات دیر گئے ایک موٹر سائیکل سوار نوجوان کو دوسرے موٹر سائیکل پر سوار دو مجرموں نے گولی ماردی اور فرار ہوگئے۔ گولی لگنے سے نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔ جسے علاج کے لیے این ایم سی ایچ میں داخل کرایا گیا ہے۔ زخمی کی شناخت ستیندر رائے کے طور پر کی گئی ہے جو بائی پاس تھانہ علاقہ کے مارچی کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔ دیدار گنج تھانے کی پولیس نے بتایا کہ کل رات ستیندر دنیاوان میں واقع ایک پرائیویٹ کمپنی میں کام کرنے کے بعد واپس آرہے تھے کہ ناتھا چک کے قریب موٹر سائیکل پر اس کا پیچھا کرنے والے مجرموں نے اسے گولی مار کر زخمی کردیا۔ پولیس کو جائے وقوعہ سے ایک خول بھی ملا ہے۔ ایف ایس ایل کی ٹیم نے بھی جائے وقوعہ پر پہنچ کر معاملے کی تفتیش کی اور شواہد اکٹھے کئے۔ پولیس نے بتایا کہ مقتول کے اہل خانہ نے زبانی طور پر بتایا ہے کہ زمین کے تنازع پر ان کے گھر کے دو افراد کو پہلے ہی قتل کیا جاچکا ہے۔ تاہم متاثرہ خاندان کی جانب سے ابھی تک کوئی تحریری شکایت درج نہیں کرائی گئی ہے۔ شکایت درج ہوتے ہی کارروائی کی جائے گی۔

ڈی ایم نے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کی تردید کی، کہا کہ کچھ طلباء نے ہنگامہ کیا ہے۔ ڈی ایم کا دعویٰ: 12 ہزار میں سے 11500 امیدواروں نے امتحان دیا

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

اگم کنواں تھانہ علاقہ کے کمہار میں واقع بی ایس ای بی کے باپو امتحانی مرکز میں بی پی ایس سی 70 ویں کمبائنڈ پرائمری امتحان کے امیدواروں کی طرف سے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کا الزام لگا کر زبردست ہنگامہ کھڑا کرنے کے بعد ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ اور ڈی آئی جی کم ایس ایس پی راجیو مشرا امتحانی مرکز پہنچ کر پورے معاملے کی چھان بین کی۔ موقع پر ہی ضلع مجسٹریٹ اور ایس ایس پی نے امیدواروں اور امتحانات کے کنٹرولر سے ملاقات کی اور پورے معاملے کی جانکاری لی۔ ضلع مجسٹریٹ نے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے معاملے سے مکمل طور پر انکار کیا اور کہا کہ کچھ طلباء ہنگامہ آرائی کر رہے تھے، ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ پورے معاملے کی اطلاع بہار پبلک سروس کمیشن کو دی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ باپو امتحانی مرکز میں تقریباً 12000 امیدواروں کا امتحان لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہر امتحانی ہال میں امیدواروں کو 288 سوالیہ پرچے دیئے جانے تھے لیکن باکس میں صرف 192 سوالیہ پرچے آنے کی وجہ سے سوالیہ پرچے دوسری کلاس سے لے کر طلباء میں تقسیم کردیے گئے تاکہ امتحانی پرچے امتحانی ہال میں تقسیم کیے جائیں۔

امتحان دینے والوں کے ہنگامے کے درمیان ممتحن کی طبیعت بگڑ گئی اور اس کی موت ہوگئی

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

امتحان کے دوران انویجیلیٹر پروفیسر کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے موت ہوگئی۔ یہ واقعہ باپو آڈیٹوریم میں پیش آیا جو کہ اگمکوان تھانہ علاقہ کے کمہار (پنچشیل اسکول کے قریب) میں واقع امتحانی مرکز ہے۔ اگمکوان پولیس اسٹیشن کے ایس آئی رام نارائن سنگھ نے بتایا کہ جانچ کے دوران تفتیش کار پروفیسر رام اقبال سنگھ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ جسے فوری طور پر قریبی پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں داخل کرایا گیا۔ جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ فی الحال لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے این ایم سی ایچ بھیج دیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی موت کی وجہ واضح ہوسکے گی۔ اس کے علاوہ گھر والوں کو بھی واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ متوفی کی شناخت راما قبال سنگھ ولد مرحوم شیو نارائن سنگھ ساکن تھانہ کرپی، پوسٹ روہوئی، ساکن کاروا ضلع اروال کے طور پر کی گئی ہے، جو عبیدانی کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ یہاں امتحانی مرکز میں بطور نگران آیا تھا۔ ادھر متوفی کے کزن ڈاکٹر رنجن سنگھ نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ رام اقبال سنگھ کا انتقال ہوگیا ہے۔ جب وہ یہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس کا کزن ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں مردہ پڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں آکر انہیں معلوم ہوا کہ باپو آڈیٹوریم میں بی پی ایس سی پی ٹی کا امتحان چل رہا ہے۔ اسی دوران امیدواروں کے ہنگامہ آرائی کے دوران ان کی طبیعت بگڑ گئی اور بالآخر ان کی موت ہوگئی۔

دسویں جماعت کے نصاب میں شامل درخشاں اردو کے مختصر ترین سوالات وجوابات

حصہ نظم

غزل (مبارک عظیم آبادی)

مختصر ترین سوالات

سوال مبارک عظیم آبادی کہاں پیدا ہوئے؟

جواب - مبارک عظیم آباد تاجپور ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال مبارک عظیم آبادی کا سال پیدائش کیا ہے؟

جواب - مبارک عظیم آبادی 1869 میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال مبارک عظیم آبادی کا انتقال کب ہوا؟

جواب - مبارک عظیم آبادی کا انتقال 12 دسمبر 1958 کو ہوا تھا۔

سوال مبارک عظیم آبادی کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب - مبارک عظیم آبادی کے والد کا نام فدا حسین وامق تھا۔

سوال - اردو شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد کون تھے؟

جواب - اردو شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد داغ دہلوی تھے۔

سوال فارسی شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد کون تھے؟

جواب - فارسی شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد حکیم عبدالحمید پریشاں تھے مبارک عظیم آبادی کے شعری۔

سوال مبارک عظیم آبادی کے شعری مجموعہ کا نام کیا ہے؟

جواب - مبارک عظیم آبادی کے شعری مجموعہ کا نام جلوہ داغ ہے۔

سوال - مبارک عظیم آبادی کا شعری مجموعہ کب شائع ہوا؟

جواب - مبارک عظیم آبادی کا شعری مجموعہ جلوہ داغ 1951 میں شائع ہوا تھا

سوال - حکومت ہند نے مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کب کیا؟

جواب حکومت ہند نے 1954 میں مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کیا۔

سوال - حکومت ہند نے مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کرتے ہوئے تنا وظیفہ مقرر کیا؟ جواب - حکومت ہند نے مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کرتے ہوئے سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کیا تھا۔

اعجاز احمد اصلاحی گرول علی نگر دربھنگہ ضلع نمائندہ سہارا ایکسپریس پٹنہ رانچی وپٹنہ

اچاریہ کشور کنال نے دیا بہار کو بہترین تحفہ: حمید اللہ پالوی

پٹنہ (پریس ریلیز) پٹنہ کے پھلواری شریف میں تعمیر ہو رہے ہے بچوں کے کینسر اسپتال بہار کے سماجی خدمت گار حمید اللہ پالوی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اچاریہ کشور کنال نے بہار کو بہت بڑا اور بے مثال تحفہ دینے جارہے ہیں۔ انہوں نے اتنا بڑا کارنامہ انجام دے کر مثال قائم کیا ہے۔ ان کے اس کارنامے اور خدمت کو بہار کے عوام ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ حمید اللہ پالوی نے اپنے پریس ریلیز میں مزید کہا کہ میں ان کے ساتھ 40 سال تک جُڑا رہا ہوں۔ ان کے کام کرنے ک انداز اور رفتار کافی بہتر اور تیز ترین ہے۔ کامیشور سنگھ سنسکرت یونیورسٹی کے وائس چانسلر بننے کے بعد انہوں نے وہاں خوب کام کئے۔ وہ ہمیشہ کام پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کا یہ ہاسپیٹل ان غریبوں کے لئے ہے جو پیسے کی کمی کی وجہ کر علاج نہیں کروا پاتے ہیں۔ اس افتتاحی تقریب میں ہر طبقے کے افراد مثلاً ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی جس سے جناب اچاریہ کشور کنال کی مثبت سوچ اور فکر کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ان کا یہ عمل ان کے اندر رچی بسی گنگا جمنی تہذیب، ایکتا اور فرقہ وارانہ یک جہتی کو اجاگر کرتا ہے۔ اس طرح ان کا یہ عمل انہیں ہر دل عزیز بناتا ہے۔

عمران خان کا 9 مئی، 26 نومبر کے واقعات کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ

اسلام آباد۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان نے اپنے دو مطالبات کا اعادہ کیا ہے، جس میں ملک کے سینئر ترین ججوں کے ذریعہ 9 مئی اور 26 نومبر کے واقعات کی عدالتی تحقیقات اور بے گناہ پاکستان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبر کے مطابق، تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے کارکنوں کو پرتشدد واقعات کے بعد گرفتار کیا گیا۔اڈیالہ جیل کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے عمران خان کی بہن علیمہ خان نے کہا کہ پی ٹی آئی کی قیادت نے ڈی چوک کے اردگرد کے علاقے کو ''شہودا چوک'' قرار دیا ہے جو کہ سیاسی بدامنی میں ملوث افراد کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔علیمہ خان نے کہا کہ 9 مئی اور 26 نومبر کے واقعات کے حوالے سے ویڈیو فوٹیج سمیت متعدد شواہد سامنے آئے ہیں۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبر کے مطابق، انہوں نے کہا کہ ان حقائق کو چھپایا نہیں جا سکتا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ادارے اور ہسپتال ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ پی ٹی آئی نے عمران خان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے 24 نومبر کو اس وقت احتجاج شروع کیا جب پی ٹی آئی کے قافلے خیبر پختونخوا سے اسلام آباد کی طرف روانہ ہوئے۔ مظاہرین 26 نومبر تک ڈی چوک پہنچے، جہاں سکیورٹی اہلکاروں نے لوگوں کو منتشر کرنے اور احتجاج ختم کرنے کے لیے رات گئے کریک ڈاؤن کیا۔ کہنے لگی آج نہیں تو کل سچ سامنے آجائے گا۔خان نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے ساتھ حکومتی سلوک پر تنقید کی۔

عالمی بینک نے پاکستان کا 50 کروڑ ڈالر کا قرضہ منسوخ کر دیا

اسلام آباد۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔اسلام آباد کی جانب سے چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور (CPEC) پاور پرچیز معاہدوں پر نظر ثانی سمیت کچھ اہم شرائط پر بروقت عمل درآمد نہ کر پانے کے بعد ورلڈ بینک نے پاکستان کے لیے 500 ملین ڈالر سے زیادہ کا بجٹ سپورٹ قرض منسوخ کر دیا ہے۔واشنگٹن میں مقیم قرض دہندہ رواں مالی سال کے دوران کوئی نیا بجٹ سپورٹ قرض بھی فراہم نہیں کرے گا، جس سے حکومت کے رواں مالی سال کے دوران 2 بلین ڈالر کے تازہ قرضے حاصل کرنے کے بجٹ کے تخمینے پر اثر پڑ سکتا ہے۔کوئی نیا بجٹ سپورٹ لون نہ دینے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ پاکستان نے اپنا کوٹہ بڑی حد تک ختم کر دیا ہے۔سرکاری ذرائع نے بتایا کہ قرض دہندہ نے سستی اور صاف توانائی پروگرام کے تحت 500 سے 600 ملین ڈالر کا قرض منسوخ کر دیا تھا، جسے پیس۔II کہا جاتا ہے۔ابتدائی طور پر عالمی بینک نے 500 ملین ڈالر کا قرضہ فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، جسے بعد میں اس نے بیرونی مالیاتی فرق کو پر کرنے کے لیے 600 ملین ڈالر کا اشارہ کیا۔جون 2021 میں، ورلڈ بینک نے پیس پروگرام کی منظوری دی تھی اور 400 ملین ڈالر کی پہلی قسط بھی جاری کی تھی۔لیکن دوسری قسط متعدد شرائط کے ساتھ رکھی گئی تھی۔ پاکستانی حکام نے کہا کہ سی پیک پاور پلانٹس کے ساتھ دوبارہ مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ذرائع نے بتایا کہ چین نے متعدد باران سودوں کو دوبارہ کھولنے سے انکار کر دیا ہے، جس میں توانائی کے قرضوں کی از سر نو تشکیل سے انکار بھی شامل ہے جس کی کل رقم 16 بلین ڈالر ہے۔بجلی کی قیمتوں کو کم کرنے کی اپنی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، حکومت 1994 اور 2002 کی پالیسیوں کے تحت لگائے گئے پاور پلانٹس کے ساتھ توانائی کے معاہدوں پر دوبارہ بات چیت کر رہی ہے۔چینی پاور پلانٹس اور حکومت کے زیر ملکیت پاور پلانٹس، بنیادی طور پر چار ایل این جی سے چلنے والے اور دو نیوکلیئر پاور پلانٹس، 2015 کی توانائی پالیسی کے تحت لگائے گئے ہیں۔اب تک حکومت نے توانائی کے 22 معاہدوں پر دوبارہ بات چیت کی ہے۔لیکن بجلی کی قیمت میں فی یونٹ کمی کے حوالے سے کوئی بڑی بچت نہیں ہوئی جو کہ اب بھی 65 سے 70 روپے فی یونٹ ہے۔حکومت 16 روپے فی یونٹ کراس سبسڈی کو ختم کرنے سے گریز کر رہی ہے جو وہ 200 یونٹ ماہانہ سے کم کی قیمتوں کو کم کرنے کے لیے زیادہ استعمال کرنے والے صارفین سے وصول کرتی ہے۔

امریکہ نے انسانی حقوق کے حوالے سے چین اور روس کی فرموں پر تجارتی پابندیاں عائد کی

واشنگٹن ڈی سی۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔امریکہ نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام لگاتے ہوئے منگل کو آٹھ کمپنیوں پر تجارتی پابندیوں کا اعلان کیا، جن میں دو چینی کمپنیاں اور کئی روس کی ہیں۔چین میں مقیم کمپنیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں زی جیانگ یونیویو ٹیکنالوجیز شامل ہیں، جن پر امریکی حکام انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں جیسے کہ ایغوروں اور دیگر نسلی اور مذہبی اقلیتی گروہوں کی نگرانی کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔امریکی کامرس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نامزد کردہ دوسری فرم بیجنگ ژونگڈون سکیورٹی ٹیکنالوجی گروپ تھی، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی مصنوعات تیار اور فروخت کرتی ہے جو پبلک سکیورٹی حکام کو حقوق کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت دیتی ہے۔کاروباری اداروں کو ایک "ہستی کی فہرست" میں شامل کیا گیا تھا، جس کے لیے امریکی کمپنیوں کو برآمد کرنے سے پہلے ان کے پاس لائسنس ہونا ضروری ہے۔"انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں امریکہ کی خارجہ پالیسی کے مفادات کے منافی ہیں۔انڈر سکریٹری برائے تجارت برائے صنعت و سلامتی ایلن ایسٹیویز نے ایک بیان میں کہا کہ ان کمپنیوں کو ہستی کی فہرست میں شامل کرنے کا مقصد "اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ امریکی ٹیکنالوجی کا استعمال انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور خلاف ورزیوں کے لیے نہیں کیا جائے گا"۔ایک شخص جس نے بیجنگ ژونگڈون سے وابستہ سیل فون نمبر پر کال کا جواب دیا، ایک اے ایف پی کے رپورٹر نے اپنی شناخت کے بعد فون بند کر دیا۔ زی جیانگ یونیویو سے منسلک دو نمبروں پر کالز کا جواب نہیں دیا گیا۔امریکی حکومت اور کئی دیگر مغربی ممالک کے قانون سازوں نے شمال مغربی سنکیانگ کے علاقے میں ایغور اقلیت کے ساتھ چین کے سلوک کو ہدف بنایا ہے۔حقوق کے گروپوں نے کہا ہے کہ کم از کم 10 لاکھ افراد، جن میں زیادہ تر مسلم اقلیتوں کے ارکان ہیں، کو خطے میں قید کیا گیا ہے اور انہیں مختلف قسم کی زیادتیوں کا سامنا ہے-- جبکہ بیجنگ ان الزامات کی سختی سے تردید کرتا ہے۔محکمہ تجارت نے کہا کہ منگل کے روز جن دیگر فرموں کو نشانہ بنایا گیا ان میں دو میانمار میں اور دو دیگر روس میں تھیں جنہوں نے میانمار کی فوج کو عام شہریوں کے خلاف فضائی حملوں جیسی کارروائیاں کرنے کی اجازت دینے والے اجزاء کی فراہمی میں کردار ادا کیا۔ماسکو کو چہرے کی شناخت کی ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے لیے دو دیگر روسی اداروں کو شامل کیا گیا تھا۔

علاقائی عدم استحکام کے درمیان چین کی مشرق وسطیٰ کی پالیسی بدل رہی ہے۔ماہرین

بیجنگ۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔مشرق وسطیٰ میں چین کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ، خاص طور پر ایران اور شام کے ساتھ شراکت داری، شام میں اسد حکومت کے کمزور ہونے اور یوکرین میں جنگ کی وجہ سے روس کی کم ہوتی ہوئی علاقائی طاقت سے نمایاں طور پر متاثر ہوا ہے۔شام کے ساتھ چین کی مصروفیت میں ایک تزویراتی شراکت داری قائم کرنا، جنگ کے بعد اس کی تعمیر نو کی حمایت، اور دی بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو میں شرکت شامل ہے، جو طویل مدتی اقتصادی اور سیاسی تعلقات کے عزم کی علامت ہے۔ایران کے ساتھ تعلقات کی مضبوطی میں شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن اور برکس جیسی بین الاقوامی تنظیموں میں اس کے انضمام کی سہولت فراہم کرنا اور مختلف شعبوں میں اعلیٰ سطح کے دوروں اور تعاون کے معاہدے شامل ہیں۔چین کی سفارتی ثالثی کی کوششوں، خاص طور پر سعودی-ایران معاہدہ اور فلسطینی دھڑوں کو متحد کرنے کی کوششوں نے علاقائی تنازعات کو حل کرنے اور مغربی اثر و رسوخ کو کم کرنے میں کلیدی کھلاڑی بننے کی اپنی خواہش کو ظاہر کیا۔حالیہ پیش رفت، بشمول اسد کی حکومت کا کمزور ہونا، چین کی مشرق وسطیٰ کی پالیسی کو ایک دوراہے پر چھوڑ دیتا ہے، جس سے بیجنگ کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ آیا وہ مزاحمت کے محور کے لیے اپنی حمایت برقرار رکھے یا بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی منظر نامے کے جواب میں اپنی حکمت عملی کو ایڈجسٹ کرے۔

چین کے پنچن لاما کے دورہ نیپال نے جغرافیائی سیاسی خدشات کو جنم دیا

کھٹمنڈو۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ 14 سے 17 دسمبر تک لومبینی میں ہونے والی ساؤتھ چائنا سی بدھ ازم گول میز کانفرنس کے لیے چینی مقرر کردہ پنچن لاما، گیالتسن نوربو کا نیپال کا آئندہ دورہ، نیپال کی جغرافیائی سیاسی غیر جانبداری اور چین کی علاقائی حکمت عملیوں میں اس کے الجھنے کے بارے میں خدشات کو بڑھاتا ہے۔ نوربو کا دورہ، ثقافتی اور مذہبی سفارت کاری کے ذریعے چین کی نرم طاقت کے پیش خیمہ کا حصہ، نیپال کی تبتی برادریوں کو الگ کرنے اور انسانی حقوق کے گروپوں کی جانب سے ان کی تقرری کی متنازعہ نوعیت اور تبتیوں میں اس کی مذہبی قانونی حیثیت نہ ہونے کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بننے کا خطرہ ہے۔ نیپال کی جانب سے اس تقریب کی میزبانی، جو بدھ کی جائے پیدائش میں واقع ہے، ملک کو جنوبی ایشیا میں چین کے اثر و رسوخ کے مرکز میں رکھتا ہے، جس سے ممکنہ طور پر بھارت اور دیگر علاقائی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ اس کے تعلقات کشیدہ ہوں گے جو اسے نیپال کے روایتی طور پر غیر جانبدارانہ موقف کے لیے ایک چیلنج کے طور پر دیکھتے ہیں۔ یہ صورتحال نیپال کے چین کے ساتھ مضبوط اقتصادی تعلقات اور ہندوستان کے ساتھ اس کی تاریخی اور ثقافتی وابستگیوں کے درمیان توازن قائم کرنے کے عمل کی پیچیدگیوں کو نمایاں کرتی ہے۔

گلگت ریڈیو پاکستان کے ریٹائرڈ ملازمین پنشن اور مراعات نہ ملنے پر احتجاج

گلگت۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ پاکستان کے مقبوضہ گلگت بلتستان (پی او جی بی) میں ریڈیو پاکستان کے ریٹائرڈ ملازمین نے بدھ کے روز اپنے زیر التواء ریٹائرمنٹ فوائد اور پنشن کے اجراء کا مطالبہ کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا۔سابق عملے کے ارکان کے ایک گروپ کے زیر اہتمام، مظاہرے میں مظاہرین کو اپنی شکایات کو اجاگر کرنے کے لیے نعرے لگاتے اور بینرز آویزاں کرتے ہوئے دیکھا گیا۔مظاہرین نے کہا "ہم، ریڈیو پاکستان کے پنشنرز، بشمول پی او جی بی میں، اپنے حقوق کے لیے پرامن احتجاج کر رہے ہیں۔ پی بی سی گلگت سے ریٹائرڈ ملازمین کی حیثیت سے، ہم آپ کے پلیٹ فارم کے ذریعے حکومت تک اپنے مطالبات پہنچانے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ریٹائرڈ ملازمین، جن میں سے کئی دہائیوں تک ریڈیو پاکستان گلگت میں مختلف کرداروں میں خدمات انجام دے چکے ہیں، نے حکام کی طرف سے بار بار کی یقین دہانیوں کے باوجود اپنی پنشن، گریجویٹی اور دیگر ریٹائرمنٹ مراعات کی عدم ادائیگی پر مایوسی کا اظہار کیا۔جنوری 2020 سے، ہمارے ریٹائرڈ ساتھیوں کو کوئی ادائیگی نہیں ہوئی۔اس کے علاوہ، 2023 اور 2024 کے سالانہ بجٹ میں اعلان کردہ پنشن کی بڑھتی ہوئی رقم ہمیں تقسیم نہیں کی گئی ہے، جس سے پنشنرز اپنے حقوق سے محروم ہیں۔مظاہرین نے مناسب طبی سہولیات کی کمی کو بھی اجاگر کیا ایک اور ریٹائر نے کہا،" پنشنرز کے لیے طبی خدمات طویل عرصے سے غائب ہیں، اور 2017 سے، ہمارے طبی بل ادا نہیں کیے گئے۔اس نے ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے اہم مشکلات پیدا کی ہیں جنہیں طبی دیکھ بھال کی فوری ضرورت ہے۔

لندن میں انسانی حقوق کے عالمی دن پر پاکستان کے جبر کی مذمت

لندن۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔انسانی حقوق کے عالمی دن پر، لندن میں 10 ڈاؤننگ سٹریٹ کے باہر ایک بڑے احتجاج نے جیئے سندھ فریڈم موومنٹ کے زیر اہتمام سندھی، بلوچ، پشتون اور کشمیری کمیونٹیز کے خلاف پاکستان کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی۔ مظاہرے میں بلوچ نیشنل موومنٹ، پشتون تحفظ موومنٹ، اور یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی جیسی مختلف تنظیمیں شامل تھیں، نے کئی علاقوں پر پاکستان کے قبضے اور ان کمیونٹیز کو درپیش جبر کو اجاگر کیا، جس میں شہداء اور لاپتہ افراد کی تصویریں دکھائی گئیں۔مختلف گروہوں کے مقررین نے قتل، غلط قید اور جبری گمشدگیوں کی مذمت کی، خاص مثالیں پیش کیں جیسے پشتونوں کے وحشیانہ قتل اور علی وزیر کی غلط قید، احتساب اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔اس احتجاج نے جیئے سندھ آزادی کی تحریک کے لیے ایک تاریخی لمحہ قرار دیا، جس میں پہلی بار پاکستان سے باہر سندھی قوم پرست جماعت کی شرکت کی۔ احتجاج برطانیہ کے وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر جمع کرائے گئے ایک یادداشت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس میں برطانوی حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ازالہ کرے اور مظلوم اقوام کی حمایت کرے، مذہبی انتہا پسندی، سندھی ہندو برادری پر ظلم و ستم اور بین الاقوامی کارروائی کی اہمیت کو اجاگر کرے۔

چین نے تائیوان کے ارد گرد فوجی مشقیں بڑھائیں

تائی پے۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ تائیوان نے چین پر الزام لگایا ہے کہ وہ جزیرے کے اردگرد اپنی فوجی مشقوں کو بڑھا رہا ہے، اور بیجنگ کے اقدامات کو مسئلہ پیدا کرنے والے کے طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ مشقیں، جن میں تقریباً 60 جنگی جہاز اور 30 کوسٹ گارڈ جہاز شامل ہیں، جاپان کے جنوبی جزیروں سے لے کر بحیرہ جنوبی چین تک پھیلے ہوئے ہیں، اور اسی طرح کے واقعات کے پچھلے ردعمل سے نمایاں طور پر بڑے ہیں۔ اکتوبر میں شروع ہونے والی مشقوں کو تائیوان چین کی طرف سے کنٹرول حاصل کرنے اور اسٹریٹجک ڈیٹرنس قائم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھ رہا ہے۔چین کے اقدامات بظاہر تائیوان کے صدر لائی چنگ تے کے حالیہ امریکی دورے کا ردعمل ہیں، لیکن تائیوان کا خیال ہے کہ اصل مقصد پہلے جزیرے کی زنجیر کے اندر وسیع تر تزویراتی اہداف ہے۔مشقوں میں غیر ملکی جہازوں پر نقلی حملے، تجارتی جہازوں کو روکنے کی مشق، اور سمندری راستوں میں خلل ڈالنا، ممکنہ ناکہ بندی کی حکمت عملی کو ظاہر کرنا شامل ہے۔ جب کہ چین نے بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں پر عوامی سطح پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے، تائیوان کی وزارت دفاع نے جاری مشقوں کی شدت کو اجاگر کرتے ہوئے بدھ کو چینی طیاروں کی ایک بڑی تعداد کا پتہ لگانے کی اطلاع دی ہے، جو بدھ کو 53 کی چوٹی تک پہنچ گئے۔

امریکی فوج نے حالیہ چینی بحریہ کی تعیناتیوں کی اہمیت کو کم کیا

نیو یارک۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ ایک امریکی فوجی اہلکار نے بیان کیا کہ مشرقی اور جنوبی بحیرہ چین میں چین کی بحریہ کی بڑھتی ہوئی موجودگی، جب کہ بلند ہوئی، پچھلے بڑے پیمانے پر ہونے والی فوجی مشقوں کے پیمانے سے مطابقت رکھتی ہے، جو تائیوان کے تقریباً تین دہائیوں میں اس کی سب سے بڑی تعیناتی کے تخمینے سے متصادم ہے۔عہدیدار نے واضح طور پر ان تعیناتیوں اور تائیوان کے صدر لائی چنگ تے کے حالیہ دورہ امریکہ کے درمیان براہ راست تعلق کی تردید کی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ سرگرمی پیپلز لبریشن آرمی (PLA) کی فوجی پوزیشن اور پچھلے کچھ عرصے میں مشقوں میں وسیع تر اضافہ کا حصہ ہے۔صدر لائی کے دورے کے جواب میں مشقوں کی توقعات کے باوجود، جس میں ہوائی اور گوام میں سٹاپ شامل تھے، چین نے ابھی تک بحری تعیناتیوں پر باضابطہ طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی کسی مشق کے انعقاد کی تصدیق کی ہے۔ امریکی اہلکار نے پی ایل اے کے اقدامات کو خطے میں جاری کشیدگی کو نمایاں کرتے ہوئے، عدم استحکام پیدا کرنے اور بڑھنے کے خطرے کو لے کر بیان کیا۔

تائیوان کی سپریم کورٹ نے چینی کونسلر چن سوئی لوان کی قید کی سزا کو برقرار رکھا

تائی پے۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ چینی نیشنلسٹ پارٹی (کے ایم ٹی) کے سابق کاؤنسنگ سٹی کونسلر چن سوئی لوان کو سپریم کورٹ کی جانب سے پیر کو بدعنوانی کی سزا کو برقرار رکھنے کے بعد 10 سال، پانچ ماہ قید کی سزا سنائی جائے گی۔تائی پے ٹائمز کی خبروں کے مطابق چن کو 2013 سے شروع ہونے والے جعلی سفری سبسڈی کے دعووں کے ذریعے سرکاری فنڈز میں 409,138 امریکی ڈالر غیر قانونی طور پر جمع کرنے کا مجرم پایا گیا تھا۔تفتیش کاروں نے انکشاف کیا کہ چن نے کونسلر کے طور پر سرکاری کام کے دوروں کا جھوٹا دعویٰ کر کے سفری سبسڈی حاصل کرنے کے لیے جعلی رسیدیں تیار کیں، جبکہ اس کے بجائے خاندان کی چھٹیاں گزارنے کے لیے فنڈز کا استعمال کیا۔اس کی جیل کی سزا اگست 2018 میں شروع ہوئی، لیکن اس نے سلاخوں کے پیچھے سے بدعنوان سرگرمیوں کو منظم کرنا جاری رکھا۔تحقیقات سے پتا چلا کہ چن نے اپنے بیٹے چینگ چیا ہانگ اور کونسلر آفس کے ڈائریکٹر وانگ می چُو کے ساتھ مل کر اپنی بیٹی چینگ این لی کے کونسلر آفس کے لیے جعلی ملازمین کی فہرستیں جمع کرانے کی سازش کی۔ان فرضی معاونین کی ماہانہ اجرت کئی سالوں میں بند کر دی گئی۔جبکہ چینگ چیا ہانگ کو 16 ماہ قید کی سزا سنائی گئی، بعد میں اسے معطل کر دیا گیا۔تاہم، وانگ کو دو سال اور چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔اس کے علاوہ، پینگھو کاؤنٹی میں، عبوری میئر چینگ چاؤ چنگ نے پیر کو وانان ٹاؤن شپ کے میئر ہسو تی ہسین کی بدعنوانی کے الزام میں حراست کے بعد حلف اٹھایا۔استغاثہ نے الزام لگایا کہ ہسو نے مقامی رہائشیوں کے لیے سرکاری سبسڈی کا غلط استعمال کیا، جعلی اکاؤنٹنگ رپورٹس، اور ٹاؤن شپ کی صفائی ٹیم میں ملازمت کی پوزیشن حاصل کرنے کے لیے رشوت لی۔

جرمنی میں چینی فرم کے ذریعہ ایک بلین یورو کے کاربن کریڈٹ اسکینڈل کا خلاصہ

برلن۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ ڈی ڈبلیو اور زیڈ ڈی ایف کی ایک تحقیقات نے چین سے شروع ہونے والی ایک بڑے کاربن کریڈٹ فراڈ اسکیم کا پردہ فاش کیا، جس میں 2020 اور اس سال اس کی دریافت کے درمیان تقریباً 05.1 بلین امریکی ڈالر کے مالیت کے دھوکہ دہی سے حاصل کیے گئے کریڈٹ شامل تھے۔اسکیم نے ایک جرمن کاربن آفسیٹ پروگرام کا فائدہ اٹھایا جو بیرون ملک منصوبوں کی مالی اعانت کے ذریعے اخراج میں کمی کو ترغیب دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا، جس میں بہت سی بڑی آئل کمپنیاں جیسے شیل، ایکسن، ٹوٹل، اور بی پی نے انجانے میں ان کریڈٹس میں سرمایہ کاری کی۔دھوکہ دہی میں پہلے سے موجود چینی منصوبوں کو نئے کے طور پر پیش کرنا، اس طرح کاربن کے اخراج میں کمی کا جھوٹا دعویٰ کرنا شامل ہے۔ یہ جرمن ماحولیاتی ایجنسی کے سائٹ پر ہونے والے معائنے کے بجائے آؤٹ سورس آڈٹ پر انحصار کی وجہ سے آسان ہوا۔ایک اہم کھلاڑی بیجنگ کاربن دکھائی دیتا ہے، جو توانائی کے شعبے سے مضبوط تعلقات کے ساتھ ایک چینی کنسلٹنسی ہے، جس نے متعدد پروجیکٹس جمع کروائے، جن میں سے اکثر کو دھوکہ دہی کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔تفتیش جرمن آڈیٹنگ فرموں، Müller-BBM Cert اور Verico SCE، جنہوں نے زیادہ تر مشتبہ منصوبوں کا آڈٹ کیا، اور TÜV Rheinland، جس نے دو آڈٹ کیے، کی جانب سے ممکنہ پیچیدگی کی طرف اشارہ کیا۔ یہ فرمیں اب ممکنہ دھوکہ دہی کے لیے زیر تفتیش ہیں۔ اسٹیفن شریبر، Verbio کے بورڈ کے رکن، ایک جرمن بائیو فیول پروڈیوسر، نے دھوکہ دہی کے منصوبوں میں سے ایک میں انجانے میں سرمایہ کاری کرنے کا اپنا تجربہ شیئر کیا، جس میں اسکیم کی دھوکہ دہی کی نوعیت اور مناسب مستعدی کی واضح کمی کو نمایاں کیا گیا۔جرمن ماحولیاتی ایجنسی نے پروگرام کو معطل کرتے ہوئے، 45 منصوبوں کو شک کے دائرے میں ڈال کر، اور دھوکہ دہی سے حاصل کیے گئے کریڈٹ کو منسوخ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، اس اسکینڈل سے سامنے آنے والی اہم نظامی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے جواب دیا ہے۔

کینیڈا کی ڈاسپورا سیاست پر اثر انداز ہونے کے لیے چین کا خالصتان تحریک استحصال

بیجنگ۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔چین ہندوستان کے عالمی امیج کو خراب کرنے اور کینیڈا کی سیاست کو غیر مستحکم کرنے کے لیے کینیڈا میں خالصتانی تحریک کا فائدہ اٹھا رہا ہے، ہندوستان کے خلاف اپنے اسٹریٹجک مقاصد کو آگے بڑھا رہا ہے۔ خالصتانی تحریک، جو بھارت میں ایک علیحدہ سکھ ریاست کی تلاش میں ہے، کینیڈا میں موجود سکھوں کے ایک طبقے کے درمیان گونج پائی ہے، اس کے باوجود کہ اس کی تشدد کی تاریخ ہے اور خود بھارت میں حمایت کم ہوئی ہے۔ خالصتان کے حامی عناصر کے لیے چین کی حمایت ایک کثیر جہتی حکمت عملی ہے: یہ بھارت کے بین الاقوامی تعلقات کو کمزور کرتی ہے، بھارت کی جارحانہ خارجہ پالیسی کے خلاف جوابی کارروائی کرتی ہے، اور اندرونی تقسیم کو فروغ دے کر کینیڈین جمہوریت کو غیر مستحکم کرتی ہے۔کینیڈا کا کثیر الثقافتی معاشرہ، جب کہ ایک طاقت ہے، اسے بیرونی ہیرا پھیری کا شکار بناتا ہے۔کینیڈا میں خالصتان کے حامی گروپ سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں اور اکثر نفرت انگیز تقریر اور اشتعال انگیزی میں ملوث ہوتے ہیں، ممکنہ طور پر چینی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی مدد سے، ایک ہائبرڈ جنگ کا منظر نامہ تیار کرتے ہیں۔اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے: کینیڈا کو غیر ملکی مداخلت کا مقابلہ کرنے، آن لائن پلیٹ فارمز کی نگرانی کو بڑھانے، اور ہندوستان کے ساتھ تعاون کے لیے اپنے قانونی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کو اپنے تارکین وطن کے ساتھ زیادہ مؤثر طریقے سے مشغول ہونے اور علیحدگی پسند بیانیہ کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

کینیڈا کی رئیل اسٹیٹ مارکیٹ منی لانڈرنگ کے لیے ایک پناہ گاہ

ٹورنٹو۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ٹورنٹو کی رئیل اسٹیٹ مارکیٹ منی لانڈرنگ کا ایک اہم مرکز بن گئی ہے، جس میں 2008 اور 2018 کے درمیان غیر قانونی سرگرمیوں سے منسلک کارپوریٹ اداروں کے ذریعے 28 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی گئی ہے، جس میں اینٹی منی لانڈرنگ چیک سے بچنے کے لیے تقریباً 10 بلین ڈالر نقد لین دین بھی شامل ہے۔لانڈر شدہ رقم کی اس آمد کو کمزور ریگولیٹری فریم ورک، شفاف فائدہ مند ملکیت کے اندراج کی کمی، اور گریٹر ٹورنٹو ایریا (GTA) میں رہائشی قرضوں کے اندازے کے مطابق 35 بلین امریکی ڈالر کا انتظام کرنے والے غیر منظم رہن قرض دہندگان کے پھیلاؤ کے ذریعے سہولت فراہم کی گئی ہے۔دولت مند افراد کی شمولیت، خاص طور پر بنگلہ دیش سے، شیل کمپنیوں اور ٹرسٹوں کو ملکیت کو مبہم کرنے کے لیے استعمال کرنا، اس مسئلے کو مزید بڑھاتا ہے، جو کینیڈا کی امیگریشن پالیسیوں اور ٹورنٹو میں ایک بڑی بنگلہ دیشی کمیونٹی کی وجہ سے ہوا ہے۔ فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) جیسی بین الاقوامی اینٹی منی لانڈرنگ تنظیموں میں کینیڈا کی رکنیت کے باوجود، کمزور نفاذ، رئیل اسٹیٹ فرموں کے اندر منی لانڈرنگ کے خلاف نامکمل پالیسیاں، اور فائدہ مند زمینداروں کا تاخیری قومی ڈیٹا بیس مؤثر انسدادی اقدامات میں رکاوٹ ہے، جس سے کینیڈا کمزور رہے۔

ضلع کرم کو جاری سکیورٹی بحران کے درمیان خوراک کی شدید قلت کا سامنا

کرم۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ کا ضلع کرم مسلسل سکیورٹی بحران کی وجہ سے خوراک، ایندھن اور طبی سامان کی شدید قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ایک حالیہ امن جرگہ جس کا مقصد تنازعہ کو حل کرنا تھا اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکام رہا، جس سے مرکزی شاہراہ بلاک ہوگئی اور ضروری وسائل تک رسائی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔صوبائی حکومت ادویات کی ہیلی کاپٹر ترسیل کے ساتھ جواب دے رہی ہے اور صورتحال کو کم کرنے کے لیے ہوائی سفر بحال کرنے کے امکانات تلاش کر رہی ہے۔ بحران نے روزمرہ کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے، گیس کی قلت نے کاروبار بند کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور رہائشیوں کے لیے مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔مقامی رہنما اور سرکاری اہلکار پائیدار امن کے حصول کے لیے اتحاد اور تعاون کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں، ہتھیاروں سے پاک کرنے اور ہائی وے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے نجی بنکروں کو ہٹانے کی وکالت کر رہے ہیں۔ امدادی کوششوں کے باوجود، بشمول 150 ملین پاکستانی روپے کی امداد، طویل مدتی استحکام اور پشاور پاراچنار ہائی وے کو مستقل طور پر دوبارہ کھولنے سمیت پائیدار حل کی ضرورت کے بارے میں خدشات برقرار ہیں۔

پاکستان گیس بحران: راولپنڈی اور بلوچستان کو شدید قلت کا سامنا

راولپنڈی۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔راولپنڈی، پاکستان، شہر کے 70٪ حصے کو متاثر کرنے والے گیس کے شدید بحران کا سامنا کر رہا ہے، جس سے رہائشیوں کو سپلائی میں بڑے پیمانے پر رکاوٹوں، خاص طور پر چکلالہ سکیم III اور گلستان کالونی جیسے علاقے متاثر ہونے کی وجہ سے کھانا پکانے اور روزمرہ کے کام کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، بلوچستان بھی گیس کی نمایاں قلت سے دوچار ہے، جس کے نتیجے میں کوئٹہ اور مستونگ میں احتجاجی مظاہرے ہوئے جہاں کے رہائشیوں نے ضروری خدمات کی کمی، یوٹیلیٹی بلوں میں اضافے، اور جسے وہ پتھر کے زمانے کے حالات قرار دیتے ہیں، کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لیے سڑکیں بلاک کر دیں۔ جب کہ سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ (SNGPL) کی جانب سے نومبر میں گیس کی فراہمی کے ایک نئے منصوبے کا اعلان کیا گیا تھا، یہ بحران کو کم کرنے میں واضح طور پر ناکام رہا ہے، جس سے پاکستان کے کئی علاقوں میں سخت سردیوں کے حالات کے درمیان بنیادی ضروریات کے لیے جاری جدوجہد کو نمایاں کیا گیا ہے۔

چینی سامان پر پابندی عائد کرنے والا دفاعی بل امریکی ایوان میں پاس

واشنگٹن ڈی سی۔13 ر دسمبر۔ایم این این۔چینی لیزر پر مبنی نیویگیشن ٹیکنالوجی سے لے کر چینی لہسن تک ہر چیز پر پابندی کا قانون امریکی ایوان نمائندگان سے منظور ہو چکا ہے اور سال کے آخر تک قانون بن جائے گا۔ایوان نے کانگریس کے سالانہ دفاعی بل کو، جسے نیشنل ڈیفنس آتھرائزیشن ایکٹ (NDAA) کہا جاتا ہے، بدھ کو 281-140 کے ووٹ سے پیش کیا۔توقع ہے کہ امریکی صدر جو بائیڈن کی جانب سے قانون میں دستخط کرنے سے قبل سینیٹ اگلے ہفتے تک 884 بلین امریکی ڈالر کے اقدام پر ووٹ ڈالے گی۔این ڈی اے اے، جو سب سے اوپر کا بجٹ قائم کرتا ہے اور پینٹاگون کے لیے پالیسی کی ہدایت کرتا ہے، ایک "پاس ہونا ضروری" بل ہے کیونکہ اس کا نفاذ فوج کے ارکان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی تنخواہ اور مراعات وقت پر وصول کریں۔ نتیجے کے طور پر، دفاع سے سختی سے منسلک نہ ہونے والی دفعات اکثر اسے قانون سازی میں شامل کر دیتی ہیں۔جیسا کہ گزشتہ برسوں میں ہوتا رہا ہے، 2025 کے مالی سال کے لیے این ڈی اے اے چین کے ساتھ مقابلہ کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے سے متعلق اقدامات کے ساتھ تیار ہے۔دیگر خریداری کی پابندیوں کے علاوہ، بل پینٹاگون کو چین میں تیار کردہ آپریٹنگ سافٹ ویئر میں تیار کردہ یا استعمال کرنے والی روشنی کا پتہ لگانے اور رینجنگ (لائیڈر) ٹیکنالوجی کو چلانے یا معاہدہ کرنے پر پابندی عائد کرتا ہے۔واشنگٹن میں قائم ایک تھنک ٹینک، فاؤنڈیشن فار ڈیفنس آف ڈیموکریسیز نے کہا، لیدار، ایک ریموٹ سینسنگ ٹیکنالوجی جس میں فوجی اور سویلین دونوں ایپلی کیشنز ہیں، بیجنگ کی تکنیکی برتری کے لیے بولی کے مرکز میں ہے۔"گروپ نے کہا کہ جب کہ چین سے تعلق رکھنے والے سینسرز امریکہ میں عوامی تحفظ، نقل و حمل اور یوٹیلیٹیز کے نظام کے اندر "ضروری نوڈس" کے طور پر کام کرتے ہیں، ان کا "سسٹم وسیع انضمام" اپنے صارفین کے ڈیٹا کو بیجنگ کی طرف سے "جاسوسی اور تخریب کاری کا خطرہ" چھوڑ دیتا ہے۔اس سال کے شروع میں، امریکی محکمہ دفاع نے چین کے ہیسائی گروپ کو، جو کہ لیڈر سسٹم بنانے والے سب سے بڑے اداروں میں سے ایک ہے، کو بیجنگ کی فوج سے مبینہ تعلقات رکھنے والی کمپنیوں کی فہرست میں شامل کیا۔ڈیٹا کے خدشات نے چینی آن لائن ٹیوشن کرنے والی کمپنیوں اور اداروں کے ساتھ پینٹاگون کے معاہدے پر پابندی لگانے کی دفعات بھی کیں جو چینی ملکیتی ہواوے کو سیمی کنڈکٹر مصنوعات اور خدمات فراہم کرتی ہیں۔دریں اثنا، زرعی تحفظ اور مقابلہ مخالف خدشات نے امریکی فوجی کمیشنوں میں تازہ یا ٹھنڈے چینی لہسن کی فروخت پر پابندی عائد کر دی۔انڈو پیسفک میں امریکی دفاعی صنعتی اڈے کی توسیع اس سال کے NDAA میں ایک اور اہم موضوع تھا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر قمر العابدین نے سہارا پریس فضل انکلیو 2۔شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیو 2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیو فرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

ہیمنت حکومت کو ہائی کورٹ کے حکم کے بعد پرائیویٹ سیکٹر کی ملازمتوں میں مقامی نوجوانوں کے لیے 75 فیصد ریزرویشن پر پابندی عائد کرنے کا ارادہ ظاہر کرنا چاہیے۔ وجے شنکر نائک

انہوں نے یہ بات ہائی کورٹ کے حکم کے بعد پرائیویٹ سیکٹر کی ملازمتوں میں مقامی نوجوانوں کو 75 فیصد ریزرویشن دینے پر پابندی پر اپنے ردعمل میں کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب حکومت کو بتانا چاہئے کہ آیا وہ جھارکھنڈ ایمپلائمنٹ ایکٹ 2021 میں ترمیم کرکے اسے دوبارہ نافذ کرے گی یا حکومت اس حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرے گی۔ شری نائک نے مزید کہا ہے کہ ہیمنت حکومت کی طرف سے جھارکھنڈ کے لوگوں کے حقوق اور استحقاق کے لیے بنائے جانے والے تمام اصول وضوابط کو عدالتوں میں منہدم کیا جا رہا ہے اور بہت سے قوانین گورنر کے یہاں سے کوئی قانون بنائے بغیر بنائے جا رہے ہیں۔ واپس ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ ریاستی حکومت قانونی ماہرین سے رائے اور مشاورت نہیں لے رہی ہے اور ریاست کا محکمہ قانون بھی ریاستی حکومت کو مناسب مشورہ نہیں دے رہا ہے اور حکومت کے لیے شرمندگی کا باعث بن رہا ہے اور ساتھ ہی جھارکھنڈی برادری کو محروم کر رہا ہے۔ ان کے حقوق اور حقوق حاصل کرنے کا کام کر رہا ہے، جو ریاست کے ان استحصال زدہ لوگوں کے لیے اچھی علامت نہیں ہے جو اپنے حقوق سے محروم ہیں۔ شری نائک نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت کو کوئی بھی قانون بنانے سے پہلے جھارکھنڈ کے محکمہ قانون اور قانونی ماہرین سے ہزاروں بار مشاورت کرکے قانون بنا کر جھارکھنڈ کے لوگوں کو ان کے حقوق اور حقوق فراہم کرنے کی سمت میں قدم اٹھانا چاہیے۔ تاکہ عدالت میں بنائے گئے قوانین قائم رہ سکیں اور حکومت کو مستقبل میں شرمندگی سے بچایا جا سکے۔ ورنہ یہ مانا جائے گا کہ حکومت صرف جھارکھنڈ کے لوگوں کو لالچ دے کر بے وقوف بنا رہی ہے۔

ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی۔ ڈی جی آف انڈیا آف نیشنل ہیومن رائٹس گلوبل فیملی کا ایم ایل اے یودھویر سیٹھی اور سابق چیئرپرسن منیش شرما کو انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر اعزاز

اولاد کی دینی تربیت والدین کی غفلت اور اصلاح کی ضرورت

خالد سیف اللہ موتیہاری

اولاد والدین کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اور ان کی پرورش وتربیت والدین کے ذمے ایک بڑی امانت ہے۔ یہ امانت نہ صرف دنیاوی کامیابی کے لیے بلکہ آخرت کی نجات کے لیے بھی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ والدین اپنے بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، انہیں اعلیٰ اسکولوں میں داخل کراتے ہیں، ان کے لیے مہنگی کوچنگ کلاسز کا انتظام کرتے ہیں، اور دنیاوی میدان میں کامیاب دیکھنے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔ یہ سب قابل تعریف ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے اپنی اس کوشش میں ان کی دینی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے؟ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بچے دنیاوی علوم میں مہارت رکھتے ہیں، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں سب سے آگے ہیں، اور مادی ترقی کی دوڑ میں نمایاں ہیں۔ لیکن جب بات دین کی آتی ہے تو اکثر بچے نہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں، نہ نماز کے فرائض سے واقف ہیں، اور نہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ یہ صورت حال والدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں اپنی جگہ اہم ہیں۔ دنیاوی تعلیم ہماری دنیاوی ضروریات کو پورا کرتی ہے، لیکن دینی تعلیم وہ روشنی ہے جو ہماری زندگی کو مقصد اور سمت عطا کرتی ہے۔ دنیاوی علوم انسان کو مادی کامیابی دیتے ہیں، لیکن دینی علم انسان کی روحانی زندگی کو جلا بخشتا ہے۔ یہ علم انسان کے اخلاق، کردار، اور زندگی کے مقاصد کو بہتر بناتا ہے اور اسے اللہ کی بندگی کے اصل مقصد سے روشناس کراتا ہے۔ بدقسمتی سے آج کے دور میں والدین کی ترجیحات بدل چکی ہیں۔ وہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں، لیکن دینی تعلیم کے لیے نہ ان کے پاس وقت ہے اور نہ ہی دلچسپی۔ بچے اپنے اسکولوں میں سائنس، ریاضی، اور انگریزی میں مہارت حاصل کرتے ہیں، لیکن گھر میں قرآن پاک پڑھنے والا کوئی نہیں۔ والدین خود بھی دین کے بنیادی اصولوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں، اور یہ غفلت ان کے بچوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ قرآن مجید ہمیں واضح طور پر تنبیہ کرتا ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔" (سورۃ التحریم: 6) یہ آیت ہمیں یہ باور کراتی ہے کہ اولاد کی دینی تربیت محض ایک اضافی عمل نہیں، بلکہ والدین پر فرض ہے۔ اگر ہم نے اپنی اولاد کو دین کے زیور سے آراستہ نہیں کیا تو کل قیامت کے دن ہم ان کی غفلت کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی ترجیحات کو درست کریں۔ بچوں کے لیے دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بندوبست کریں۔ گھروں میں ایسا ماحول بنائیں جہاں قرآن کی تلاوت ہو، نماز کی پابندی کی جائے، اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر عمل کیا جائے۔ اگر والدین خود دین پر عمل کریں گے تو بچے بھی انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی اولاد کو ایک متوازن زندگی گزارنے کی تربیت دیں۔ وہ دنیا کے میدان میں بھی کامیاب ہوں اور دین کے راستے پر بھی گامزن رہیں۔ یہ تربیت ان کی دنیاوی کامیابی کے ساتھ آخرت میں ان کی نجات کا ذریعہ بنے گی۔ یاد رکھیں، دنیاوی تعلیم انہیں عارضی سکون دے سکتی ہے، لیکن دینی تعلیم انہیں دائمی کامیابی کی طرف لے جائے گی۔ اگر ہم آج اپنی غفلت کو ختم نہیں کریں گے تو کل ہماری نسلیں دین سے دور ہو جائیں گی، اور اس نقصان کی تلافی ممکن نہیں ہوگی۔ آئیے، اپنی نسلوں کو دین کی روشنی سے منور کریں، تاکہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہوں اور ہماری بھی نجات کا ذریعہ بنیں۔ یہ ہماری سب سے بڑی کامیابی ہوگی، اور یہی ہمارے ایمان کی تکمیل کا ثبوت ہے۔

Since- 2007
نفیسہ حج وعمرہ ٹریولس
NAFISA HAJ & UMRAH TRAVELS
NAFISA HAJ & UMRAH TRAVELS Since-2007 BAZAR SAMITI, DARBHANGA

20th Dec. 2024 (15 Days)
Amount 95000/-
Delhi to Delhi (Direct Flight)
السعودية SAUDIA

28th Feb. 2025
Special Ramdan
For 20 Days Amount 140000/-
For 40 Days Amount 160000/-
السعودية SAUDIA

HAJ 2025
For 40 Days
Amount Rs. 700000/- (Seven Lacs)
(Including all facilities)

PACKAGE INCLUSION
Air Ticket, Umrah Visa, Hotel, Insurance
Food (Breakfast, Lunch & Dinner) (Buffet System)
Roundtrip Transportation, by Bus
Ziyarat (with Experienced Tour Guide
Zamzam (as per Govt. Approval), Laundry

Documents Required
Passport (6 Months valid from departure)
2 Passport Size Photo
Pan Cards

★ زندگی کا بہترین سفر اللہ کے گھر تک، اپنی زندگی کے دن یادگار بنائیں۔ ★ اپنی سہولت کے اعتبار سے جب چاہیں عمرہ پر جائیں۔

For Any Enquiry Please Contact Us
Haji Abul Kalam (Director Darbhanga Head Office)........9835686530
9667048262
Md. Abrar Alam (Kishanganj)........9470035621
Maulana Akbar Sb. (Kishanganj)........7763897517
Dr. Gulab (Kathihar)........8409100001
Md. Sanobar, (Darbhanga)........7004517325

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔
"اور اللہ کی خوشنودگی کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔"

Head Office: Bazar Samiti, Shivdhara, Darbhanga (Bihar)

Important Documents: VALID PASSPORT , PAN CARD, 2 PHOTOS WITH WHITER BACKGROUND
FLIGHT BY السعودية Saudia
*4/5 PAX IN 1 ROOM SHARING
DELUXE PACKAGE
No BRANCH
Umrah
2024-25 (1446 H)
DELHI-JEDDAH-DELHI
حج 2025 بکنگ شروع
Umrah with alhamiz.in
الحمیز Al-Hamiz
Hajj and Umrah Tour & Travels E-mail: alhamiz.tour@gmail.com
23x2 Kg. Baggage

Departure Date	17 DAYS PACKAGE COST
04 JAN 2025-20 JAN 2025 SV759 G 04 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 20 JAN JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
11 JAN 2025-27 JAN 2025 SV759 G 11 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 27 JAN JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
18 JAN 2025-03 FEB 2025 SV759 G 18 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 03 FEB JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
25 JAN 2025-10 FEB 2025 SV759 G 25 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 10 FEB JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-

:: Our Hotels ::
MAKKAH HOTEL: AL FAJR BADIE 5 550 MTR
MADINAH HOTEL: KARAM AL MADINA 100 MTR
:: Important Documents ::
VALID PASSPORT
PAN CARD
2 PHOTOS WITH WHITE BACKGROUND

Government Reg No: 20XX/04680
www.almataftravel.com
ISO Certified 9001 2002 Company
AL-Mataf Travel
المطاف ٹریول
بہترین خدمات اور مناسب خرچ میں حج وعمرہ کرنے کے لئے رابطہ کریں
Umrah Package 15 Days
Dec 2024 Jan & Feb 2025 / Flight From Delhi

Budget	Standard	S. Deluxe
69,000	82,000	88,000
Makkah Hotel with Bus service Madina Hotel with Bus service	Burj Diyafa 900 Mtrs Erjawan AL Sada 450 Mtrs	Wahat AL Diyafa 550 Mtrs AL Baity 50 Mtrs

Dec 2024 Jan & Feb 2025 / Flight From Patna & Ranchi

Budget	Standard	S. Deluxe
82,000	97,000	1,11,000
Makkah Hotel with Bus service Madina Hotel with Bus service	Burj Diyafa 900 Mtrs Erjawan AL Sada 450 Mtrs	Wahat AL Diyafa 550 Mtrs AL Baity 50 Mtrs

Hajj 2025
INR: 5,70,000 /-
TCS: 5 % Extra
حج مبرور
Booking Open

Umrah Package Includes:
Ticket Visa Food Hotel Ziyarat Laundary Zam zam Transport

رمضان المبارک
Ramzaan Umrah 2025
First 20 Days 1,05,000/-
Last 20 Days 1,15,000/-
Full Month 30 Days 1,21,000/-

We also do 07 Days, 10 Days, 20 Days Customized Umarh Package.
Umrah + Dubai
Umrah + Turkey
Umrah + Uzbekistan
Umrah + Baitul Maqdas
New Travel Partner & Agents are Welcome
We have every week Umrah Group departure from Delhi, Patna & Ranchi.
Head Office: Patna S 103, First Floor, Imam Shopping Center Patna Market, Ashok Rajpath, Patna - 800004 (Bihar)
Call us:: 8750102283, 9450914885
Delhi 8750420155
Ranchi 9308992564
Varanasi 7860822282
Chapra 9852751170
Siwan 7068782707

انڈو عرب حج عمرہ ٹریولس
INDO Arab Hajj umrah Travels
IATA
Hajj . Umrah . Zeyarat
1st Floor, Behind Woodland Showroom, Sikandar Manzil , Fraser Road ,PATNA -1
CONTACT US ON :- 0612-4013652 , 6207670927 , 9308102375 , 9097171909
Email : indoarabhajjumrahtravels@gmail.com website : www.indoarabhajjumrahtravels.com
Narrated by Abu Huraira : Umrah is an forgiveness for the sins committed.

23 DEC 2024	23 JAN 2025	6 APRIL 2025
1,09,000/-	1,09,000/-	1,09,000/-
SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES
PATNA-PATNA	PATNA-PATNA	PATNA-PATNA

BOOK ATLEAST 20 DAYS BEFORE DATE TO AVAIL BENEFITS
RAMADAN -2025
FIRST 20 DAYS-1,39,000/-
LAST 22 DAYS-1,59,000/-
FULL MONTH-1,79,000/-
BOOKING STARTED FOR RAMADAN & SHAWWAL 2025
HOTEL MAKKAH-MISFLAH HOTEL MADINA-MARKAZIA
PACKAGE INCLUDES:- FLIGHT TICKET ,VISA & INSURANCE,HOTEL ACCOMODATION (MAKKAH & MADINA), 3 TIMES MEALS,GUIDE FOR ZIYARAT,TRANSPORT FACILITY,ZAMZAM & LAUNDARY
A complete HAJJ UMRAH & ZIYARAT Package Solution